UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226594

UNIVERSAL
LIBRARY

کتب خانہ
کیمیائے نکہت

الحمد للّٰہ الذی انزل فی محکم کتابہ و رتل القرآن ترتیلا

بعونہ تعالیٰ والمنہ کہ کتاب لاجواب من مترجمات جناب مولانا المعظم قدوۃ العلماء الدین
زبدۃ الحفاظ والمجددین حضرت شاہ کرامت علی الحنفی علیہ الرحمہ المسمّٰی بہ

شرح جزری ہندی

۱۳۰۰

بسبب کمیابی کے اس سراپا تقصیر بندہ طالب غفران میر عبدالرحمان نے
نہایت کوشش و سعی کے ساتھ بہ نیت خالص واسطے فواید عام کے

مطبع پرستان رفیق سے مطبع مزین ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ رسالہ شرح ہندی جزری تجوید کے
علم مین بڑا معتبر ہی

سب تعریف اُس نعمت دینے والے کے لایق ہی جسنے عرب کے سارے
خوش بیانون سے بڑے خوش بیان اور خوش آواز اور خوشرو نبیؐ پر
قرآن کریم کو ترتیل اور تجوید کے ساتھہ بھیجا اور اسکو ٹھہر ٹھہر کے دیری
کے ساتھہ لوگون کے سامھنے پڑھنے کا اپنے نبیؐ کو حکم دیا اور درود بیشمار
اُسکے رسولؐ اور محبوب محمد رسول اللہ پر جو آپ بھی قرآن کو خوش آواز
پڑھتے تھے اور اپنی امت کو بھی فرمایا کہ جو کوئی قرآن کو خوش آواز نہ پڑھے
سو ہمارے طریقہ پر نہین اور اُن کے آل اور اصحاب پر جنھون نے قرآن
عربی کو عرب کی لغت کے قاعدے کے ساتھہ ترتیل اور تجوید سمیت اُس نبی
الرحمۃ سے سیکھہ لیا اور تابعین لوگون کو ویسا ہی تعلیم کیا اور اُن کے
سارے تابعدارون اور اُنکی اُمت کے سارے قاریون پر آمین بعد اسکے
کہتا ہی علی جونپوری عفی اللہ عنہ کہ سارے علمون سے افضل قرآن مجید کے
حرفون کی تجوید اور اُسکی لفظون کی تحسین اور تصحیح کا علم ہی جو قرآن
حمید کے علمون مین سے بجاے اصل اور جڑ کے ہی کیونکہ یہہ علم اُسکی ذات

سے علاقہ رکھتا ہی اور دوسرے علم مانند شاخ کے ہین بجائے احوال اور
صفات قرآن کے سو اسوقت مین ہمارے ملک مین اِس علم کا نور بجھہ گیا
اور اُسکا نشان باقی نرہا ایسے لوگ جو اُس کے سیکھنے سکھانے مین مشغول
ہون کھوئے گئے اور ایسے لوگ جو اُس علم کی تلاش کرین اور اُسکے درست
کرنے مین لگے رہین گم ہوگئے لوگ قرآن پڑھتے ہین اور سین اور صاد مین
فرق نہین کرتے اور اُسکی تلاوت کرتے ہین اور زے اور ضاد کو جدا نہین
کرتے یہہ خاکسار آپ بھی اِس غلط خوانی اور تحریف کلمات قرآنی کی بلامین
اگرچہ قصدانہ تھی گرفتار تھا حروف کی تجوید اور قرأت کی تحسین نہین جانتا
تھا اور جانتا تھا کہ مین جانتا ہون بارے الحمد للہ کہ ازل کی توفیق کے سبب
سے اپنی غلط خوانی پر مطلع ہوا اور اپنی ناواقفی پر شرمندہ اور پشیمان
ہوا اور تجوید کے سیکھنے اور اُسپر عمل کرنے کو واجب جانا تب ایک مدت
دراز تک اُس کے سیکھنے اور تحقیق کرنے مین کمر ہمت کی باندھی اور
دن رات کی محنت کو اپنے اوپر برداشت کرلیا اور عرب کے قاریون کی
صحبت کو اختیار کیا خصوصًا قاری اور مجود قرآنی حضرت سید محمد اسکندرانی
رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردی مین داخل ہوکے دو اڑھائی برس تک اُس جناب
سے تجوید سیکھتا رہا اور اُس سبحانہ نے محض اپنے کرم اور فضل سے جسقدر
مقدر تھا اُس قدر اِس علم کا حصہ دیا اور عجمی بولی اور آوازکو عربی بولی
اور آواز سے بدل دیا والحمد للہ علی ذٰلک وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ
یعنے اور جو احسان ہی تیرے رب کا اُسکو بیان کر اِس حکم کو جان و دل سے
قبول کرکے اپنے بھائیونکی محبت کے جوش سے فارسی زبان مین جزری کی
شرح کی تھی بعد اُسکے فائدہ عام کی نیت پر زیادہ باتون کو جو طالب علمون

سے کے بحث کے قابل ہی نکال کے اُس شرح کی ہندی کی اور اپنے مقدور بھر تجوید کے بھید کے کھولنے اور اُسکے بیان کرنے اور سمجھانے کو لگاؤ نہ رکھا اور اس رسالہ کا نام شرح ہندی جزری رکھا اب یارب العالمین اسکی مزدوری دنیا اور آخرت مین ہم تجھسے چاہتے ہین اور اس رسالہ سے تو ہمارے بھائیون کو خوب فائدہ دے یہی دعا اور التجا کرتے ہین اب جزری کے متن کو لکھہ کے اُسکی شرح شروع کرتے ہین ط

	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	

یَقُوۡلُ رَاجِیۡ عَفۡوِ رَبٍّ سَامِعٍ		مُحَمَّدُ بۡنُ الۡجَزَرِیِّ الشَّافِعِیۡ

کہتا ہی امیدوار معافی پروردگار سننے والے کا جو پوشیدہ اور ظاہر سب سنتا ہی اُس اُمیدوار کا نام محمد ہی اُسکی کنیت ابو الخیر اُسکا لقب شمس الدین اُسکا نام بھی محمد اور اُسکے باپ اور دادے کا نام بھی محمد تھا اور وہ محمد جزری ہی یعنے عرب کے جزیرون مین سے ایک جزیرہ کا رہنے والا اور قوم مین بنی شافع کے قبیلون مین سے تھا یا یہہ کہ شافعی مذہب تھا +

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَصَلَّی اللّٰہُ		عَلٰی نَبِیِّہٖ وَمُصۡطَفَاہُ

سب تعریف اللہ کیواسطے ثابت ہی اور صلوٰۃ اور رحمت بے تمار ہمیشہ اللہ سبحانہ نازل کرے اپنے نبی اور اپنے مقبول پر کہ سارے مخلوقات سے اُنکو پسند اور قبول کر لیا ہی +

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ		وَمُقۡرِئِ الۡقُرۡاٰنِ مَعۡ مُحِبِّہٖ

وے نبی مقبول محمد ہین اور اُنکے آل اور اصحاب پر اللہ سبحانہ باران رحمت کا برساوے اور قرآن کے قاریون پر اور قرآن کے دوست دارون پر باران رحمت کا برساوے +

وَبَعْدُ إِنَّ هٰذِهِ مُقَدِّمَهْ	فِيمَا عَلَى الْقَارِئِ أَنْ يَعْلَمَهْ

اور بعد حمد اور صلوٰة کے بیشک یہہ رسالہ مقدمہ ہی کہ اِسکو مین نے پیش کیاہی اور مشتاقون کے حضور مین حاضر کیاہی یا یہہ معنے ہین کہ اِس رسالہ کا نام مقدمہ جزری ہی یہہ رسالہ اُن چیزون کے بیان مین ہی جنکا جاننا قرآن پڑھنے والون پر واجب ہی +

إِذْ وَاجِبٌ عَلَيْهِمُ مُحَتَّمُ	قَبْلَ الشُّرُوعِ أَوَّلًا أَنْ يَعْلَمُوا

اسواسطے کہ واجب ہی قاریون پر بڑی تاکید کا واجب کہ تلاوت شروع کرنے کے پہلے جان لیوین +

مَخَارِجَ الْحُرُوفِ وَالصِّفَاتِ	لِيَلْفِظُوا بِأَفْصَحِ اللُّغَاتِ

حروفونکے مخرجون اور اُنکی ساری صفتون کو تاکہ بولین قرآن کی لفظون کو سب بولیون سے بڑی فصیح بولی مین اور وہ بولی عرب کی ہی کہ اُسی مین قرآن مجید اُترا اور وہ بولی ہمارے پیغمبر کی اور بہشتی لوگون کی ہی +

مُحَرِّرِي التَّجْوِيدِ وَالْمَوَاقِفِ	وَمَا الَّذِي رُسِمَ فِي الْمَصَاحِفِ

اور تلاوت شروع کرنے کے پہلے تجوید کے شایستہ اور درست کرنیوالے ہون اور وقفون کے احکام کے پہچاننے والے اور پہچاننے والے ہون اس چیز کے جو عثمانی مصحفون مین لکھی گئی ہی یعنے اس بات کو جانین کہ حضرت عثمان نے جو مصحفین لکھوکے ملک ملک مین بھیجی تھی اور حکم دیا تھا کہ اسیکے موافق سب کوئی قراءت کرین اور اُسکے سوا دوسرے کو معتبر نجانین سو اُن مصحفون مین قرآن کی لفظون کے لکھنے کی رسم اور آئین کسطرح سے مقرر کیاہی کیونکہ اُسکے بغیر جانے تلاوت ہی نہو سکے گی مثلاً کسی مقام مین ایک لفظ کو دراز تاء سے لکھاہی اور اُسی لفظ کو دوسرے مقام مین گول تاء سے

لکھاہی جسطرح رحمت رحمۃ سنت سنۃ جنت جنۃ فطرت فطرۃ وغیرہ یا بعض لفظ ایک مقام مین ملا کے لکھاہی اسکو موصول بولتے ہین اور دوسرے مقام مین جدا کرکے لکھاہی اسکو مقطوع کہتے ہین جسطرح کلما - کل ما - بئس ما - بئسما - فی ما - فیما - فان لم - فالم - وغیرہ اور یہہ سب آگے چلکے معلوم ہوگا اور اسکو رسم خط بولتے ہین اسیکو کہتاہی +

وَتَاءِ أُنْثَى لَمْ تَكُنْ تُكْتَبُ بِهَا		مِنْ كُلِّ مَقْطُوعٍ وَمَوْصُولٍ بِهَا

یعنے چاہیئے کہ جانین رسم خط ہر مقطوع اور موصول قرآن کی لفظون کو جسطرح پر عثمانی مصحفون مین لکھاہی اور جانین رسم خط "تا" تانیث کی کہ وہ "تا" نشانی ہی مونث کی اور اُسکے لکھنے کا دستور عرب مین گول "تا" کے ساتھہ ہوز کی ہا کی شکل پر ہی اور وقف مین اسکو ہا پڑھتے ہین سو جانین رسم خط "تا" تانیث کی کہ بعضے مقام مین موافق دستور کے ہا کی شکل پر لکھی ہی اور بعضے مقام مین برخلاف دستور عرب کے دراز "تا" سے لکھی ہی اگر اُسکے مقام کو نہ پہچانین گے تو وقف کسطرح کرینگے کیونکہ اسکا قاعدہ یہی ہی کہ دراز تا کو وقف مین تا پڑھتے ہین اور گول تا کو وقف مین ہا پڑھتے ہین مثلا ایک ہی رحمت کا لفظ کہین تو وقف کی حالت مین رحمت پڑھا جاتاہی اور کہین رحمۃ وعلی ہذا القیاس یہہ سب اپنے مقام پر معلوم ہوگا +

پہلی فصل حرفون کے مخرجون کے بیان مین

عَلَى الَّذِي يَخْتَارُهُ مَنِ اخْتَبَرْ		مَخَارِجُ الْحُرُوفِ سَبْعَةَ عَشَرْ

مخرجین حرفون کے سترہ ہین اُس شخص کے قول کے موافق جسنے سترہ مخرج کو اختیار اور قبول کیاہی اور وہ وہ شخص ہی جسنے کہ آزمایاہی یعنے مخرجون کے عدد مین اختلاف ہی سو جسنے آزمایاہی اور خوب اسکلاہی اُسکے

نزدیک یہی سترہ ہی اور مخرج کے پہچاننے کا طریق یہہ ہی کہ جس حرف کا مخرج دریافت کرنا ہو اُسکو ساکن کرے اور اُسکے شروع مین ہمزہ ملا وے جسطرح سے اَبْ اَجْ اَدْ ۔ تب جس مقام مین آواز موقوف ہووہی اُس حرف کا مخرج ہی ۔

فَاَلِفُ الْجَوْفِ وَاُخْتَاهَا وَهِیْ	حُرُوْفُ مَدٍّ لِلْهَوَاءِ تَنْتَهِیْ ۔

یعنے مخرج اوّل حلق اور مُنہہ کا جوف یعنے درمیان اور خالی پن ہی سو الف حرف جوف کا ہی کہ معلق سن سے نکلتا ہی اور مُنہہ کے کسی جز سے لگاؤ نہین رکھتا اور دونون بہن الف کی کہ واو اور یا ہی وہ دونو بھی جوف سے نکلتی ہین اور یے الف اور واو اور یا تینون مد کے حرفین ہین کہ ہوا پر تمام ہوتے ہین اب جاننا چاہئیے کہ جسوقت واو ساکن ہو اُسکے پہلے پیش اور یا ساکن ہو اُسکے پہلے زیر تب اُنکو مدہ اور حرف مد کا بولتے ہین اور الف ہمیشہ مدہ رہتا ہی کہ آپ ہمیشہ ساکن رہتا ہی اور اُس کے پہلے زبر ہوتا ہی تو یہ تینون حرف مد کے ہین کہ اُنکے آواز ہوا پر تمام ہوتی ہی مُنہہ اور حلق کے کسی جز پر نہین ٹھہرتی سو الف کا حال بدلتا ہی نہین اُسکا مخرج ہمیشہ جوف ہی اور واو یا جب مدہ ہوتے ہین تب اُنکا مخرج بھی جوف ہوتا ہی اور نہین تو اُن دونون کا بھی دو مخرج جدا ہی جیساکہ معلوم ہوگا اور سیبویہ کہتے ہین کہ الف ہمزہ کے مخرج سے نکلتا ہی یعنے الف ہمزہ کے مقام سے شروع ہوتا ہی اور ہوا پر تمام ہوتا ہی اور وہ واو یا جو مد ہی اُسکے ادا کرنیکی حقیقت یہہ ہی کہ اُنکی آواز کا شروع اُنکے مخرج سے ہوتا ہی اِسطرح پر کہ واو اور یا سنا جاتا ہی بعد اِسکے ہوا پر تمام ہوتا ہی مانند بِالسُّوْءِ۔ اِنِّیْ آنَا کے اور الف جوف سے اور سیبویہ

کے قول بموجب ہمزہ کے مخرج سے شروع ہوتا ہی اور ہوا کی تمامی پر تمام ہوتا ہی مانند ہلکے اور یہہ بات اُسپر کھلتی ہی جو عرب کے معتبر قاری سے سنتا ہی - فائدہ مخرج کے بیان مین یہہ قاعدہ مقرر ہی کہ جس حرف کا مخرج مقدم ہوتا ہی یعنے سینہ سے نزدیک ہوتا ہی اسکا ذکر پہلے کرتے ہین اِسی قاعدے بموجب مصنف نے ہمزہ سے میم تک ترتیب کے ساتھہ بیان کیا ہی +

ثُمَّ لِاَقْصَى الْحَلْقِ هَمْزٌ هَاءُ ۔ ثُمَّ لِوَسْطِهِ فَعَيْنٌ حَاءُ

دوسرا مخرج اقصی حلق کا یعنے حلق کی تمامی سینہ کیطرف سو اقصا حلق سے نکلتا ہی ہمزہ اور ہا تیسرا مخرج بیچ حلق کا ہی سو اُسسے عین اور حاء مہملتین نکلتے ہین مہملہ کہتے ہین بے نقطہ کو +

اَدْنَاهُ غَيْنٌ وَخَاءٌ وَالْقَافُ ۔ اَقْصَى اللِّسَانِ فَوْقُ ثُمَّ الْكَافُ

چوتھا مخرج ادنا حلق کا ہی یعنے حلق کی تمامی مُنہہ کے طرف سو ادنا حلق مخرج غین اور خا معجمتین کا ہی معجمہ کہتے ہین نقطہ دار کو - پانچوان مخرج اقصا زبان کا ہی یعنے تمامی زبان کی حلق کیطرف اور وہی زبان کی جڑ ہی مصنف کہتا ہی اور قاف مخرج اُسکا اقصا زبان کا ہی اوپر کے تالو سمیت جو زبان کی جڑ کے برابر ہی بعد اُسکے کاف ہی اور اسکے واسطے +

اَسْفَلُ وَالْوَسْطُ فَجِيمُ الشِّينُ يَا ۔ وَالضَّادُ مِنْ حَافَتِهِ اِذْ وَلِيَا
لاَضْرَاسَ مِنْ اَيْسَرَ اَوْ يُمْنَاهَا ۔ وَاللَّامُ اَدْنَاهَا لِمُنْتَهَاهَا

چھٹوان مخرج ہی اقصا زبان کا قاف سے کچھہ نیچے مُنہہ کیطرف اوپر کے یعنے زبان کے بیچ اور جڑ کے درمیان مین اوپر کے تالو سمیت جو اُسکے برابر ہی اور ان دونو حرفون کو لہویہ کہتے ہین اسواسطے کہ لہاۃ کے پاس سے

نکلتے ہین لہاۃ لام مفتوح کے ساتھہ ایک گوشت کا ٹکڑا ہی جو حلق کے جڑ پر
کھانا او تر نیکی راہ پر ہوتا ہی اور اُسکو لَوْزہ لام مفتوح کے ساتھہ بھی کہتے
ہین اور اُسکو ہندی مین گھانٹی کہتے ہین اور ساتوان مخرج بیچو بیچ زبان کا
ہی اوپر کے تالو سمیت جو اُسکے برابر ہی سو وہ مخرج جیم اور شین معجمہ اور اُس
یا کا ہی جو مدہ نہین ہی **فائدہ** واو الف یا کو حرف علت کا کہتے ہین اور
واو کو پیش کی بہن الف کو زبر کی بہن یا کو زیر کی بہن کہتے یعنے واو پیش کے
موافق ہی اور الف زبر کے موافق اور یا زیر کے موافق تو جب حرف علّت کا
جو مذکور ہوا ساکن ہوا ور اُسکے پہلے کے حرف کی حرکت اُسکے موافق ہو تب اُسکو
مدہ کہتے ہین حرکت کہتے ہین زبر زیر پیش کو اب جاننا چاہئے کہ وسط واو کے
زبر اور سین کے جزم سے درمیان اور بیچ کو کہتے ہین اور وسط واو کے زبر اور
سین کے زبر سے بیچو بیچ کو کہتے ہین سو ساتوان مخرج جیم اور شین اور یا کا بیچو
بیچ زبان کا ہی ناپنے مین ۔ اوپر کے تالو سمیت جو اُسکے برابر ہی اور یہان
جو سین کو جزم ہی سو شعر کی وزن کیواسطے **آٹھوان مخرج** زبان کے دون طرف
کے کنارے مین سے ایک طرف کنارہ خواہ داہنا ہو خواہ بایان مصنف کہتا ہی
اور ضاد معجمہ نکلتا ہی زبان کے دو کنارون مین سے ایک کنارے سے جو زبان
کی جڑ کے نزدیک ہی جب کہ نزدیک ہون دونون مین سے ایک کنارے اضراس
سے جسکی ہندی داڑھہ اور جبڑا اور پچھلی ہی وہ داڑھہ اور کنارہ داہنے کا ہو یا
بائین کا بائین سے اکثر نکالتے ہین اور یہہ آسان ہی اور داہنے سے کم نکلتے
ہین اور یہہ دشوار ہی مگر دونون طرف سے نکالنا درست ہی اور یہان
مراد ہی اوپر کی داڑھہ سے **فائدہ** آدمی کے بتیس دانت ہوتے ہین سولہ
اوپر کے مسکڑون سے لگے ہوئے اور سولہ نیچے کے مسکڑون سے لگے ہوئے

اور ہر ایک کا نام جدا جدا مقرر ہی ثنیہ اور ثنایا یہہ دونو اگلے چارو دانتون کا نام ہی جو دو اوپر کے ثنایا علیا اور دو نیچے کے ثنایا سفلی کہلاتے ہین اور رباعیہ را مفتوح اور باء والف کی تخفیف کے ساتھ چار دانت ہین کہ چارو پہلو مین چارون ثنایا کے ایک ایک ملے ہوئے ہین اور ناب بے بھی چار ہین کہ ایک ایک چارون پہلو مین چارون رباعیہ کے ملے ہوے ہین اور ناب کی جمع انیاب ہی اور اضراس بیس دانت کہلاتے ہین اُس مین سے ضواحک چار وہ بھی ایک ایک چارون پہلو مین چارو انیاب کے ملے ہوئے ہین اور طواحن بارہ ہین کہ ضواحک کے چارون پہلو مین سے ہر پہلو کی طرف تین تین ہین اور نواجذ چار ہین کہ طواحن کے آخر مین اُنکے چارو پہلو سے ایک ایک ملے ہوئے ہین ۔ نوان مخرج مخرج لام کا ہی زبان کے دونون کنارون مین سے ایک کنارے کا ادنا ۔ ادنا کہتے ہین زبان کے کنارے کو منھہ کی طرف سو مخرج لام کا زبان کے ادنا سے زبان کے کنارے کی تمامی تک جو زبان کی جڑ کی طرف ہی اور اوپر کے تالو کے اس مسکڑے سمیت جو ضاحک اور ناب کے اوپر ہی وہ مسکڑا نہین جو رباعیہ اور ثنیہ کے اوپر ہی اور لام حروف مُنحَرِفَہ مین سے ہی کہ اُسکے ادا کرتے وقت زبان اوپر کی طرف پلٹتی ہی ۱

وَالنُّونُ مِنْ طَرَفِهِ تَحْتُ اجْعَلُوا	وَالرَّاءُ يُدَانِيهِ لِظَهْرٍ اَدْخَلَا ۹۱

دسوان مخرج ۔ نون کا مخرج ہی زبان کے کنارے یعنے سرے سے اور اوپر کے تالو سمیت جو اُسکے برابر ہی اور نون کے مخرج کو لام کے مخرج سے کچھ نیچے اوتارو یعنے منھہ کی طرف اُتارو اور زبان کے سر اور دونو ثنایا علیا کے مسکڑون سے جو اُسکے برابر ہی ادا کرو ۔ گیارھوان مخرج رای مہملہ کا مخرج ہی اور وہ نون کے مخرج کے نزدیک ہی لیکن را زبان کی پشت مین داخل زیادہ ہی خلاصہ یہہ

ہی کہ

ہی کہ مخرج را کا زبان کی پیٹھ ہی زبان کے سر کی طرف سے اور دو نو ثنایا علیا ء کے سکڑے سے جو اُسکے برابر ہی نونکے مخرج کے قریب لیکن را زبان کے سر کی طرف زبان کی پیٹھ سے نکلتی ہی اور نون زبان کے سر کی طرف کے اوپر کی طرف سے نکلتا ہی اور لام کیطرح سے را بھی حروف مُنحَرِفَہ مین سے ہی +

وَالطَّاءُ وَالدَّالُ وَتَا مِنْهُ وَمِنْ	عُلْيَا الثَّنَايَا وَالصَّفِيرُ مُسْتَكِنْ

بارھوان مخرج طا مہملہ اور دال مہملہ اور تا فوقانیہ کا مخرج ہی جس تا کے اوپر دو نقطہ ہی اسکو تا فوقانیہ کہتے ہین یہہ تینون زبان کے کنارے کے درمیان مین اور ثنایا علیا کی جڑ کے درمیان مین جو کچھہ ہی اُسسے نکلتے ہین اور اِنکے نکلنے کے وقت زبان کا کنارہ اوپر کے تالو کی طرف چڑھنے والا ہو۔ تیرھوان مخرج صفیر کے حرفون کا اور حرفین صفیر کے یعنے صاد اور سین مہملتین اور زا ے معجمہ قرار پکڑنیوالے ہین یعنے +

مِنْهُ وَمِنْ فَوْقِ الثَّنَايَا السُّفْلَى	وَالظَّاءُ وَالذَّالُ وَثَا لِلْعُلْيَا

زبان کے کنارے کے درمیان مین اور ثنایا سفلی کی جڑ کے درمیان مین جو کچھہ ہی اُسسے یہہ تینون نکلتے ہین اور چودھوان مخرج ظا اور ذال معجمتین اور ثا مثلثہ یعنے تین نقطہ والی کا ثنایا علیا ہی اسطور سے +

مِنْ طَرَفَيْهِمَا وَمِنْ بَطْنِ الشَّفَهْ	فَالْفَامَعَ أَطْرَافِ الثَّنَايَا الْمُشْرِفَهْ

کہ یہہ تینون نکلتے ہین زبان کے کنارے سے اور ثنایا علیا کے کنارے سے پندرھوان مخرج فا کا اسکا بیان یہہ ہی اور نیچے کے ہونٹھ کے شکم سے اور ثنایا علیا کے کنارے سمیت یعنے ہونٹھ کے شکم سے اور ثنایا علیا کے کنارے سے فا نکلتی ہی +

لِلشَّفَتَيْنِ الْوَاوُ بَاءٌ مِيمُ	وَغُنَّةٌ مُخْرَجُهَا الْخَيْشُومُ

سولھوان مخرج دونو ہونٹھ ہین اور اُسسے تین حرف نکلتی ہاین وآو باٗ موحدہ
میم اسطورسے کہ واو کے ادا ہوتے وقت دونو ہونٹھ لپٹتے نہین بلکہ کھلے رہتے
ہین اُسکے ادا کی یہہ حقیقت ہی کہ پیش کے طور دونو ہونٹھ آگے کو نکلتی ہین اور
اُنکے درمیان مین سوراخ رہتا ہی چاہیے وآو کو زبر زیر پیش ہوجاے جزم
اور تشدید ہر وقت یہی حال ہی اور با اور میم کے ادا ہوتے وقت دونون ہونٹھ تلے اوپر لپٹ
جاتی ہین سترھوان مخرج خیشوم یعنے ناک کا بانسا ہی اُسیکو مصنف کہتا ہی اور غنہ مخرج اُسکا
خیشوم ہی **فائدہ** غنہ معنے لغت مین نرم کرنا آواز کا اور ناک کی آواز اور
مجودین کی بولی مین اُس صفت کو غنہ کہتے ہین جو نون اور میم ساکن مین
اخفا اور ادغام کی حالت مین پائی جاتی ہی اور اسکی حقیقت کھلتی ہی ناک کو
پکڑکے دباکے آواز کرنے مین اور نون اور میم اخفا اور ادغام کی حالت
مین اپنے اصل مخرج سے پھرکے ناک کے بانسے سے نکلتے ہین جیساکہ وآو یا
جو مدہ ہوتے ہین سو جوف سے نکلتے ہین اور جو مدہ نہین ہوتے وے جوف سے
پھرکے اپنے اصلی مخرج مین پھر پہونچتی ہین +

دوسری فصل حرفون کی صفتون کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ حرفون کے واسطے صفتین مقرر ہین اور انھین صفتون کے سبب
سے اُن حرفون کے بہت سے قسم مقرر ہین کہ اُنکا شمار چالیس سے زیادہ
تک پہونچتا ہی مثل مجہورہ مہموسہ رخوہ شدیدہ کے وعلیٰ ہذا القیاس
اور مجودین نے کہا ہی کہ جیساکہ سونے کیواسطے ترازو ہی ایسا حرفون کے
واسطے مخارج ہاین اُسسے حرفون کی کمیت یعنے تعداد اور کتنا ہونا پہچانا جاتا ہی "
اور صفتین مثل کسوٹی کے ہین کہ اُسسے کیفیت یعنے کیسا ہونا پہچانا جاتا ہی
اور کہا ہی کہ اگر حرفون کی صفتین نہ ہوتین تو سب حرف ایک ہوجاتے اور

چارپائے کی آواز کے طور پر ہوتے کہ اُسسے کوئی مضمون نہ سمجھا جاتا پھر اُن صفات مشہورہ مین سے جنکو تجوید کی رعایت مین بڑا دخل ہی تجوید کی ساری کتابون مین دوقسم مذکور ہین پہلا قسم وہ صفات کہ آپ اور اپنی ضد سمیت تمام حرفون کو شامل ہی یعنے بعضے حروف مین ایک صفت آتی ہی اور اُسکی ضد نہین آتی اور بعضے حروف مین اُس صفت کی ضد آتی ہی اور وہ صفت آپ نہین آتی اِس قسم کی صفات دس ہین جہر ہمس شدّت رِخاوت اِستِفال اِستِعال اِطباق اِنفتاح اِصمات اِذلاق کہ ایک کی ضد دوسری ہی اور دونو قسم صفتین سارے حروف کو شامل ہین کہ بعض حرف مجہورہ ہی اور بعض مہموسہ بعض رخوہ بعض شدیدہ بعض مستفلہ بعض مستعلیہ بعض منفتحہ بعض مطبقہ بعض مُصمِتہ بعض مُذلقہ سو اس قسم کا بیان مصنّف نے پہلے شروع کیا سنو

صِفَاتُهَا جَهْرٌ وَرِخْوٌ مُسْتَفِلْ	مُنْفَتِحٌ مُصْمَتَةٌ وَالضِّدَّ قُلْ

حرفون کی صفات مین سے ایک صفت جہر ہی یعنے آواز بلند حرف مجہورہ کے بولتے وقت اُسکے مخرج پر جب سانس پہنچتی ہی تب سانس کا جاری ہونا موقوف ہوجاتا ہی اور اُسکے مخرج پر سانس خوب زور سے نکلتی ہی اسی سبب سے سانس جاری نہین ہوتی لیکن بعد موقوف ہونیکے پھر سانس جاری ہوتی ہی اسیواسطے بلند آواز نکلتی ہی اسیواسطے اُسکو مجہورہ بولتے ہین خلاصہ یہہ کہ پہلے سانس کا رستا بند ہوتا ہی بعد اُسکے آواز نکلتی ہی اور یہہ بات حرف مجہورہ مین ہر وقت موجود ہی متحرک ہو خواہ ساکن اور اُسکی صفات مین سے رِخاوت ہی یعنے نرمی حرف رخوہ مین اُسکے مخرج پر پونچ کے سانس بالکل موقوف نہین ہوجاتی بلکہ کچھہ جاری رہتی ہی اور یہہ حروف اپنی نرمی کے سبب سے اور انکے ادا کے ساتھہ سانس کے جاری رہنے کے سبب سے

یہان تک کہ بولتے وقت ایسا نرم نکلتے ہین کہ مہموسہ کے قریب قریب معلوم ہوتے ہین اسیواسطے یہہ حروف رخوہ کہلاتے ہین اور اسکی صفات مین سے استفال ہی استفال معنے پستی چونکہ مستفلہ حرفونکے نکلتے وقت زبان پست ہوتی ہی اسواسطے انکو مستفلہ کہتے ہین اور اُسکی صفات مین سے انفتاح ہی یعنے کشادگی منفتحہ حرفون کے بولتی وقت زبان اور تالوکے درمیان مین کشادہ رہتی ہی اور دونونکے درمیان سے ہوا نکلتی ہی اسیواسطے اُنکو منفتحہ کہتے ہین اور اُسکی صفات مین سے اصمات ہی اِصمات صمت سے بنا ہی صمت معنے خاموش اور چپ تو یہہ حروف اِس بات سے چپ ہین یعنے منع کرتے ہین کہ چار حرف یا پانچ حرف والی لفظ اصلی مین اکیلے انھین حرفون سے بنے بغیر اسکے کہ اُنکے ساتھہ حروف مذلقہ مین سے کوئی حرف ملے اسیواسطے عرب والون نے حکم کیا کہ عَسْجُد عجمی بولی ہی کیونکہ اُس مین کوئی حرف مذلقہ مین کا نہین ہی اور مذلقہ آگے معلوم ہوگا اور ضدان پانچون صفتون کی کہہ یعنے ترتیب کے ساتھہ ان پانچو صفتونکی ضدکو بیان کر پہلی صفت کیواسطے پہلی دوسریکے واسطے دوسری اور تیسری کے واسطے تیسری چوتھی کیواسطے چوتھی اور پانچوین کیواسطے پانچوین ضد معنے الٹے جسطرح دن رات روشنی تاریکی کہ ایک کے ضد دوسرا ہی اسیطرح جسے حروف کی صفات کا حال ہی سو پانچون صفتون کی ضد مصنف بیان کرتا ہی ترتیب کے ساتھہ سنو

مَهْمُوسُهَا فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتْ	شَدِيدُهَا لَفْظُ أَجِدْ قَطٍّ بَكَتْ

حروف مہموسہ دس ہین اِس ترکیب فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتْ مین سب جمع ہین بس یہی مہموسہ ہین اِن کو یاد کرے اور باقی سب مجہورہ ہین ہمس معنے دبی اور نرم آواز اِن حرفون کا نام مہموسہ رکھا گیا اُنکی کمزوری کے سبب سے اور اسواسطے کہ اُنکے مخرج پر سانس کمزوریکے ساتھہ نکلتی ہی اور اُنکے نکلنے کی

وقت

وقت ان حرفون کے ساتھہ شروع سے سانس جاری رہتی ہی جسطرح کوئی بدن سہلاتا ہی اُسطرح ان حرفونکی آواز پہلکے نکلتی ہی اور ضد مہموسہ کی مجہورہ ہین حروف شدیدہ آٹھہ ہین اس ترکیب اَجِدْ قَطٍّ بَكَتْ مین سب جمع ہین شدیدہ معنے سخت شدیدہ نام رکھا گیا اسواسطے کہ یہہ حروف سکون اور ادغام کی حالت مین اپنے مخرج پر خوب سخت لگ رہتے ہین اور سانس کو جاری ہونے سے منع کرتے ہین کہ انکے ساتھہ سانس جاری نہین ہوتی یعنے انکی آواز نہین نکلتی مطلق بند ہو جاتی ہی اسّے معلوم ہوا کہ وقف کی حالت مین ان حرفون مین سانس کا بند ہونا شرط نہین ہی اسی سبب سے مانند لفظ هَيْتَ لَكَ اور عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ مین وقف کی حالت مین سانس جاری ہوتی ہی اپنے استاد اور عرب کے قاریون سے ایسا ہی سنا اب جو کوئی کہے کہ مجہورہ اور شدیدہ دونو سانس کو جاری ہونے سے منع کرتے ہین تو دونو دو قسم کسطرح ہوئے تو اُسکا یہہ جواب ہی کہ مجہورہ مین دم پہلے شروع مین بند ہوکے پھر جاری ہوتی اور آواز بلند نکلتی ہی جیساکہ مذکور ہوا اور اسکے آواز مین شدت نہین ہوتی اور شدیدہ کے بولتے وقت اسکی آواز مین ایک سختی معلوم ہوتی ہی اور جب اُسکو ساکن پڑھتے ہین تب سانس اُسکے مخرج پر پہنچ کے بالکل موقوف ہو جاتی ہی اور مطلق جاری نہین ہوتی اور اُسکی آواز اُسی مقام پر ٹھہر رہتی ہی اب جاننا چاہیئے کہ آٹھون حروف شدیدہ مین سے چھہ حروف جو مجہورہ ہین سو اُن مین باوجود بلندی آواز کے سختی آواز کی بھی شروع سے موجود ہی اور صفت خاص اُسکی کہ حالت سکون مین سانس کا اُسکے مخرج پر پہونچکی بند ہو جاتا ہی سو یہہ بھی انتہا مین حالت سکون اور ادغام مین موجود ہی تو یہہ چھہ حروف مجہورہ شدیدہ کہلاوینگے اور آٹھو نمین سے دو حرف کاف اور تا جو مہموسہ ہین سو اُن مین باوجود ہمس کے

یعنے دبی آواز کے شدت آواز کی شروع سے موجود ہی اور شدیدہ کی صفت خاص کہ سانس کا بند ہوجانا ہی آخر مین حالت سکون اور ادغام مین موجود ہی تو یہہ دو نو حرف مہموسہ شدیدہ کہلاوینگے اور حروف شدیدہ مین جو سکون اور ادغام کی حالت مین سانس بند ہوجاتی ہی اسکے سمجھانے کیواسطے کئی لفظ لکھے ہین مثال سکون کی ﴿ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي سُبْحَانَ اللهِ فِتْيَةٌ يَجْتَبِيكَ لَا تَدْخُلُوا اَوِطْرَحُوهُ الْحِقْنِي اَكْثَرَ النَّاسِ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ حَتّٰى حِجُّ الْبَيْتِ ﴾ مثال ادغام کی ﴿ وَادَّكَرَ وَلْيَتَلَطَّفْ حَقًّا فَذَكِّرْ ﴾ ان سب لفظون مین خیال رکھے کہ سکون حرف شدیدہ کا خوب ادا ہو سانس جاری ہونے نپاوے پھر اگر کسیکو شبہہ ہو کہ آٹھون حروف شدیدہ مین سے قلقلہ کے پانچون حرف مین سکون کی حالت مین سانس جاری رہتی ہی تو یہہ پانچون حرف شدیدہ کسطرح ہوئے تو اُسکا جواب یہہ ہی کہ حروف قلقلہ مین بھی سختی آواز کی لازم اور موجود ہی تو اگر قلقلہ کی صفت کے آجانیکے سبب سے سانس کا جاری ہونا سمجھا جاوے تو کیا مضایقہ اور یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ وہ سانس کا جاری ہونا نہین ہی بلکہ وہ مخرج کی جنبش ہی کہ مخرج ہلتا ہی اور ذرا سی آواز سُن پڑتی ہی تو ان حرفون کو حروف شدیدہ اور قلقلہ کہینگے اور ایک حرف مین کئی صفت کا جمع ہونا درست ہی مگر جو صفت آپس مین ایک کی ضد ایک ہی ایسی کئی صفت کا جمع ہونا درست نہین جسطرح جہر کی ضد ہمس اور رخاوت کی ضد شدت وعلی ہذا القیاس جیساکہ کچھہ معلوم ہوچکا اور کچھہ معلوم ہوگا انشاءاللہ تعالی تو جہر اور ہمس اور رخاوت اور شدت ایک ساتھہ جمع نہین ہوسکتے اور جہر اور شدت جمع اور ہمس اور شدت اور جہر اور جمع

رخاوت ہمس اور رخاوت ساتھ جمع ہوتے ہین پھر اگر کسیکو شبہہ ہو کہ جب کاف اور تا مین دم بند ہولی تب یہہ دونو مہموسہ نہ باقی رہے تو اسکا جواب یہہ ہی کہ کاف اور تا مین حرکت اور وقف کی حالت مین اسکی اصلی صفت جو ہمس ہی اور عارضی یعنے اوپری صفت جو آواز کی سختی ہی موجود ہی اور شدت کی صفت کے اوپر کے آجانیکے سبب سے جو سکون اور ادغام کی حالت مین سانس موقوف ہو جاتی ہی سو یہہ موقوف ہونا بھی اوپری ہی تو اوپری صفت سے اصلی صفت جاتی نہین تو کاف اور تا کو مہموسہ شدیدہ کہینگے اور ضد شدیدہ کی رخوہ ہی ان آٹھونکے سوا سب رخوہ ہین +

وَبَیْنَ رِخْوٍ وَّالشَّدِیْدِ لِنْ عُمَرْ	وَسَبْعُ عُلْوٍ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ حَصَرْ

اور حرف میانہ رخاوت اور شدّت کے بیچ بیچ پانچ حرف ہین اس ترکیب لن عمر مین سب جمع ہین یہہ حرفین نہ نرے شدیدہ ہین اور نہ حرف رخوہ یعنے ان حرفون مین سکون کی حالت مین ایک طرح کا سانس کا جاری رہنا اور ایک طور کا بند ہونا ہی اس خاکسار نے جو خوب آزمایا اور اِلْ اِنْ اَعْ اَمْ اَرْ ان کو ادا کرتے وقت جو غور کیا تو نیچے کو سانس کے رستہ مین سانس کو بند پایا اور اسکے اوپر جاری پایا اسطرح سے کہ سانس نیچے بند رہتی ہی اور ان حرفون کی آواز اوپر اوپر جاری رہتی ہی اور ان پانچون کے سوا اور باقی حرفون مین یا تو شدت ہی یا رخاوت اور سات حرفین استعلا کے اس ترکیب مین جمع ہین خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ اور یہہ صفت انھین ساتون مین منحصر اور موقوف ہی استعلا اسواسطے نام رکھا کہ ان کے بولتے وقت زبان اوپر کے تالو کیطرف بلند ہوتی ہی اور ضد ان حرفون کی مُسْتَفِلَہ ہین جو ان ساتون کی سوا بائیس حرف ہین اور مستفلہ کا بیان گذر چکا +

وَصَادُ ضَادُ طَاءُ ظَاءُ مُطْبَقَةٌ	وَفِرَّ مِنْ لُبِّ الْحُرُوْفُ الْمُذْلَقَةْ

اور صاد مہملہ ضاد معجمہ طا مہملہ ظا معجمہ استعلا کے ساتون حرفون مین سے یہہ چارون

حرف مُطبقہ ہین اطباق معنے تلے اوپر تہ کرنا اور لپٹانا ان حرفون کو مطبقہ اسواسطے کہتے ہین کہ اُنکے بولتے وقت زبان کا کسی قدر ٹکرا اوپر کے تالو پر لپٹتا ہی اور مُطبقہ حرفون کو اِستِعلاء لازم ہی یعنے زبان کا بلند ہونا اور مُستَعلیہ حرفون کو زبان کا لپٹنا کچھہ لازم نہین سو خا اور غین اور قاف کے نکلتے وقت زبان اوپر کے تالو کیطرف بلند ہوتی ہی اور لپٹتی نہین اور اِن چارون حرفون مین بلند ہوتی ہی لپٹتے کے ساتھہ اور مطبقہ کی ضد مُنفتحہ ہی تو اُنکے سوا پچیس حرف مُنفتحہ ہی اُسکا بیان گذر چکا اور چھہ حروف جو اس ترکیب فَرَّ مِن لُبٍّ مین جمع ہین یہہ حروف مُذلقہ ہین انکا نام اِسواسطے مذلقہ رکھا ذلق معنے کنارہ مذلقہ معنے کنارے سے نکلنے والے تو اِن حروف مین سے تین حرف جو شفویہ یعنے ہونٹھہ کے ہین سو ہونٹھہ کے کنارے سے نکلتے ہین اور تین حروف زبان کے کنارے سے نکلتی ہین اور ضد مُذلقہ کی مُصمتہ ہی جو تیئیس حروف ہین ان چھون کے سوا اور مُصمتہ کا بیان اوپر ہو چکا فصول اکبری سے معلوم ہوا کہ حروف مُذلقہ جلدی کے ساتھہ بولے جاتے ہین تو اُسی سے معلوم ہوا کہ حروف مُصمتہ کے بولنے مین ثِقل یعنے زبان پر بوجھہ ہوتا ہی اور یہہ حرف جلدی کے ساتھہ نہین بولے جاتے ؀

دوسرا قسم وہ صفات جو بعضے حرفون کیواسطے خاص کرکے مقرر ہین اسکا بیان شروع ہوا

قَلْقَلَةٌ قُطْبُ جَدٍّ وَالِلِّيْنُ	صَفِيْرُهَا صَادٌ وَّزَايٌ سِيْنٌ

صفیر کے حرفین تین ہین صاد مہلہ زای معجمہ سین مہلہ صفیر کہتے ہین چڑے کی آواز کو اور یہان چڑیا سے مراد ہی گنجشک جسکی ہندی گونزیہ ہی تو اِن حرفون کے بولتے وقت جو ایک آواز چڑیا کی آواز کیطرح سُنی جاتی ہی اسیواسطے اِنکو حرف صفیر کہتے ہین اور اُن صفتون مین سے قلقلہ ہی اور حرف قلقلہ کے پانچ ہین اس ترکیب قُطْبُ جَدٍ مین سب جمع ہین اِنکو حرف قلقلہ کہتے ہین اسواسطے کہ اُنکے بولتے وقت اُنکے مخرج مین جنبش ہوتی ہی سکون اور وقف کی حالت مین اور یہہ جنبش وقف مین زیادہ ظاہر

ہوتی

ہوتی ہی اور اِسکی حقیقت یہہ ہی کہ حرف قلقلہ کے وقت اور سکون کی حالت مین بالکل چھپ جاتے ہین پھر مخرج کی جنبش کے سبب سے ذراسی آواز سن پڑتی ہی اُسی آواز سے وہ حرف پہچان پڑتا ہی اور نہین تو بالکل مٹ جاوے تو بس اسی قدر جنبش سے قلقلہ ادا ہوتا ہی اُس مین کسی قدر کوئی حرکت نہین دینا ہوتا ہی مگر اُس جنبش مین فتحہ کی بوسی معلوم ہوتی ہی زیر پیش کی نہین، باقی قاری معتبر سے سنے پر موقوف ہی اور اُن صفتون مین سے لین ہی اور حرف لین کے دو ہین واو اور یا اسکا بیان یہہ ہی کہ

وَاوٌ وَيَاءٌ سَكَنَا وَانْفَتَحَا	قَبْلَهُمَا وَالْإِنْحِرَافُ صُحِّحَا
فِي اللَّامِ وَالرَّا بِتَكْرِيرٍ جُعِلْ	وَلِلتَّفَشِّي الشِّينُ ضَادًا اسْتَطِلْ

واو اور یا ساکن ہون اور اُن کے پہلے کا حرف مفتوح ہو تب انکو لین کہتے ہین جسطرح یَوْم بَیْت + لین اسواسطے کہتے ہین کہ یہہ دونو زبان پر بغیر رنج اور تکلیف کے جاری ہوتے ہین اور جب واو ساکن ہو ما قبل اسکے پیش اور یا ساکن ہو ماقبل اُسکے کسرہ تب دونو کا نام مدہ ہوتا ہی اور ماقبل یای ساکن کا مضموم آتا ہی نہین اور جب دونو متحرک ہون تو اُنکا کوئی جدا نام نہین مقرر ہی اور اُن صفتون مین سے اِنحراف ہی یعنے پلٹنا زبان کا سو انحراف صحیح اور ثابت ہی لام اور را مین اور یہہ دونو مُنحَرِفَہ کہلاتے ہین اسواسطے کہ لام کے بولتے وقت زبان اپنے کنارے یعنے نوک کیطرف پلٹتی ہی اور را کے بولتے وقت اپنی پیٹھ کیطرف اور لام کے مخرج کی طرف پلٹتی ہی اسی سبب سے توتلا آدمی را کو لام کہتا ہی اور اُن صفتون مین سے تکریر ہی یعنے دوہری آواز اور رای مہملہ تکریر کیواسطے بنائی گئی ہی یعنے جیساکہ انحراف اُسکی صفت ہی ویسے تکریر بھی اسکی صفت ہی اسکے یہہ معنے ہین کہ را تکرار کو قبول کرتی ہی اور اُسکی دوہری آواز نکالنی چاہتی ہی اِس سبب سے کہ اسکے بولتے وقت زبان کا کنارہ اوپر کو بلند ہوتا ہی

سو یہان مصنف کا یہہ مقصد ہی کہ قاری ہوشیار رہے اور راء کی دوہری آواز نکالنے
سے اپنی تئین بچاوے اسواسطے کہ راء کی دوہری آواز نکالنا خطا اور غلطی ہی دوہری آواز کی
شناخت یہی ہی کہ جیسا کہ بکری کو ہندوالے ملا تے ہین اُر اسمین دوہری آواز سن پڑتی
ہی مجود ین نے کہا ہی کہ قاری پر واجب ہی کہ راء کی تکرر یعنے دوہری آواز کو
چھپاوے کیونکہ جب دوہری آواز کو ظاہر کریگا تو جہان تشدید نہوگی وہان راء کی دو
حرف نکلین گی جسطرح اکبر اور جہان تشدید ہوگی وہان راء کے بہت سے حرف
نکلین گے جسطرح اَلرَّحْمٰنُ اور یہہ خطا اور غلطی ہی جیسا کہ اسکا بیان
آویگا اور اُن صفتون مین سے تَفَشّی ہی تفشی معنے کشادگی اور پہیلانا اور
تفشی کیواسطے ایک حرف خاص مقرر ہی وہ حرف شین معجمہ ہی شین کو حرف تفشی
کا اسواسطے کہتے ہین کہ اسکے نکلنے وقت آواز مُنہہ مین پہیل جاتی اور پہیلا جاتی ہی
اور اُن صفتون مین سے اِسْتِطَالَتْ یعنے دراز ہونا ہی اسکیواسطے ایک
خاص ضاد مقرر ہی جیسا کہ کہتا ہی معجمہ کی تئین مُسْتَطِیل یعنے دراز کر اس حرف کو
مُسْتَطِیل کہتے ہین اُسکی درازی کے سبب سے یہان تک کہ اُسکے بولتے وقت
اسقدر درازی ظاہر ہوتی ہی کہ یہہ حرف لام کے مخرج تک پہونچ جاتا ہی اور مُسْتَطِیل
یعنے دراز حرف اور مَمْدُوْد یعنے مدوالے حرف مین یہہ فرق ہی کہ حرف مُسْتَطِیل اپنے
مخرج مین جاری ہوتا ہی اور دراز مخرج سے اُسکی آواز نکلتی ہی اور مدوالا حرف
سانس مین دراز ہوتا ہی **فائدہ** اس بات سے خبردار کرنا واجب ہی کہ جتنے
حروف ہین سب کا یہہ حال ہی کہ ایک ایک حرف کئی کئی صفات مذکورہ کو جمع کرلیتا ہی
کہ ایک حرف مین کئی صفت اکہٹھی موجود ہوتی ہین اور صفات کا بیان جو مذکور ہو چکا
اُسکے ضبط کرنے کے بعد یہہ بات چھپی نہین رہتی یعنے خود معلوم ہو جاتی ہی کہ اس
حرف مین اسقدر صفتین جمع ہین اور صفتون مین سے بعضی صفت ایسی ہی کہ وہ قوی ہا ہی

وہ کیا ہی جہر اور شدت اور اطباق اور استعلا اور اصمات اور استطالت
اور قلقلہ اور صفیر اور تفشی اور انحراف اور تکریر سو جس حرف مین یہہ صفات جمع
ہونگی وہ حرف بڑی قوت اور بڑے زور والا ہی اور ان مین سے بعضی صفت
ایسی ہی کہ وہ کمزور ہی وہ کیا ہی ہمس رخاوت انفتاح استفال اذلاق +
اور جس حرف مین یہہ صفات جمع ہونگی وہ حرف نہایت کمزور ہی اور جس حرف مین
دونون قسم کی صفتین جمع ہونگی یعنے بعضی قوی صفتین اور بعضی ضعیف صفتین جمع ہونگی
وہ حرف میانہ ہی قوت اور کمزوری مین پھر سب حرفون مین سے بعضا حرف ایسا
ہی کہ اُس مین جہر شدت استعلا اطباق قلقلہ اصمات سب جمع ہین وہ حرف
بڑی قوت والا ہی اور ایسا حرف طاء مہملہ ہی اور بعض حرف ایسا ہی کہ اُسمین ضعیف
صفتین جمع ہین جیسا کہ ہا کہ اُس مین ہمس رخاوت استفال انفتاح سب جمع ہین
فقط ایک صفت قوی اصمات بھی اُس مین ہی سو ویسا اُسکا مخرج بھی دور ہی اور
مخرج کا دور ہونا موجب کمزوری کا ہی جیسا کہ مخرج کا نزدیک ہونا موجب قوت کا
ہی تو یہہ ہاء نہایت کمزور اور نہایت پوشیدہ حرف ہی اور ہمزہ قوی ہی جہر اور
شدت کے سبب سے اور کمزور ہی انفتاح اور استفال کے سبب سے تو بس
ہمزہ میانہ ہی قوت اور کمزوری مین پھر میانے حرف بھی آپس مین تفاوت
رکھتے ہین مثلاً ہمزہ بھی میانہ ہی اور باء موحدہ یعنے ایک نقطہ والی بھی میانہ ہی مگر
باء ہمزہ سے قوی ہی قلقلہ کے سبب سے اور مخرج کے نزدیک ہونیکے سبب سے
اگرچہ جہر اور شدت اور استفال اور انفتاح کی راہ سے مثل ہمزہ کے میانہ ہی اور
ان صفتون کے احکام ظاہر ہونگے جب تجوید پر عمل کرنے لگینگے اب یہہ بات یاد رہے
کہ جو حرف قوی ہی اُس مین ضرور ہی آواز کی تقویت اور شدت یعنے زور کی
آواز اور سخت آواز نکالنا اور جو حرف ضعیف ہی اُسمین ضرور ہی آواز کا کمزور

اور باریک کرنا اور حرف مخفیہ یعنے پوشیدہ مین جیسا کہ ہا ہی ضرور ہی کہ اُسکے ظاہر کرنے مین تکلف کرے تا کہ ہا نیست ونا بود ہونے پاوے اور یہہ مضمون تجوید کی تعریف کے بیان مین اور تجوید کے قاعدے اور احکام کے بیان مین دریافت ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اب آیات جدول صفات حروف کی پہچان اور اسکے یاد کرلینے کیواسطے کہ کس حرف مین کتنی صفات جمع ہین ہم لکھتے ہین اور اُن صفات کے حفظ ہو جانے کی یہہ راہ ہی کہ صفات حروف کی اور اسکے ضد کی بیتون کو خیال مین رکھکے کہتا جاوے مثلا وہ حرف فَحَثَّہٗ شَخْصٌ سَكَتَ کا ہی تو مہموسہ ہین اور غیر اونکے مجہورہ وعلیٰ ہذا القیاس اور جن صفات کے ضد نہین ہی مانند صفیر قلقلہ وغیرہ کے اُسیطرح انکی بتیونکو بھی خیال مین رکھکے کہتا جاوے وہ جدول یہہ ہی ❊

نقشۂ جدول

ن	ل	ض	ي	ش	ج	ك	ق	خ	غ	ح	ع	ه	ء	ا
مجهوره	مجهوره	مجهوره	مجهوره	مهموسه	مجهوره	مهموسه	مجهوره	مهموسه	مجهوره	مهموسه	مجهوره	مهموسه	مجهوره	مجهوره
متوسطه	متوسطه	رخوه	رخوه	رخوه	شديده	شديده	شديده	رخوه	رخوه	رخوه	متوسطه	رخوه	شديده	رخوه
مستفله	مستفله	مستفله	مستفله	مستفله	مستفله	مستفله	مستعليه	مستعليه	مستعليه	مستفله	مستفله	مستفله	مستفله	مستفله
منفتحه	منفتحه	مطبقه	منفتحه	منفتحه	منفتحه	منفتحه	منفتحه	منفتحه	منفتحه	منفتحه	منفتحه	منفتحه	منفتحه	منفتحه
مذلقه	مذلقه	مصمته	مصمته	مصمته	مصمته	مصمته	مصمته	مصمته	مصمته	مصمته	مصمته	مصمته	مصمته	مصمته
حرف غنه	منحرفه	مستطيل	حرف مد	حرف تفشى	قلقله	+	قلقله	+	+	+	+	+	+	جوفى
+	+	+	حرف لين	+	+	+	+	+	+	+	+	+	+	حرف مد
+	+	+	+	+	+	+	+	+	+	+	+	+	+	هاوى

ر	ط	د	ت	ص	س	ز	ظ	ذ	ث	ف	و	ب	م	+
مجهوره	مجهوره	مجهوره	مهموسه	مهموسه	مهموسه	مجهوره	مجهوره	مجهوره	مهموسه	مهموسه	مجهوره	مجهوره	مجهوره	+
متوسطه	شدیده	شدیده	شدیده	رخوه	رخوه	رخوه	رخوه	رخوه	رخوه	رخوه	رخوه	شدیده	متوسطه	+
مستفله	مستعلیه	مستفله	مستفله	مستعلیه	مستفله	مستفله	مستعلیه	مستفله	مستفله	مستفله	مستفله	مستفله	مستفله	+
منفتحه	مطبقه	منفتحه	منفتحه	مطبقه	منفتحه	منفتحه	مطبقه	منفتحه	منفتحه	منفتحه	منفتحه	منفتحه	منفتحه	+
مذلقه	مصمته	مصمته	مصمته	مصمته	مصمته	مصمته	مصمته	مصمته	مصمته	مذلقه	مصمته	مذلقه	مذلقه	+
منحرفه	قلقله	قلقله	+	صفیره	صفیره	صفیره	+	+	+	+	حرف مد	قلقله	+	+
مکرره	+	+	+	+	+	+	+	+	+	+	حرف لین	+	+	+
+	+	+	+	+	+	+	+	+	+	+	+	+	+	+

اب جاننا چاہیئے کہ صفات مشہورہ مین سے جنکو تجوید کی رعایت مین بڑا دخل ہی تجوید کی ساری کتابون مین دو قسم مذکور ہین پہلا قسم وہ کہ آپ اور اپنی ضد سمیت تمام حرفون کو شامل ہی اور ایسی دس صفات ہین جیسا کہ معلوم ہو چکا دوسرا قسم وہ صفات جو بعضے حرفون کے واسطے خاص کر کے مقرر ہین اِنکا بیان بھی گذر چکا اور پھر یاد کیواسطے یہان بھی ایک جگہہ پر لکھہ دیتے ہین سو اس دوسرے قسم کی صفات سات ہین پہلی صفت صفیر کہ موصوف اُسکے یعنے جو صفت کئے جاتے ہین اُسکے ساتھہ صَاد مہملہ اور زَای معجمہ اور سِین مہملہ ہین دوسری قَلقَلَہ کہ موصوف اُسکے قُطُبُ جَدٍ کے حروف ہین تیسری لِین کہ موصوف اُسکے وَاو اور یَاء ساکن ہین ماقبل اُنکا مفتوح چوتھی اِنحِراف کہ موصوف اُسکے لام اور رَاء مہملتین ہین پانچوین تکریر کہ موصوف اُسکی رَاء مہملہ ہی چھٹی تَفَشّی کہ موصوف اُسکی شِین معجمہ ہی ساتوین اِستِطَالَت کہ موصوف اُسکا ضَاد معجمہ ہی اب جب مصنف رحمۃ اللہ علیہ مخارج اور صفات حروف کے بیان سے فارغ ہوا تب تجوید کے واجب ہونیکی دلیل اور تجوید کے معنی کا بیان شروع کیا ٭

تیسری فصل تجوید کے معنی اور تجوید کے واجب ہونیکی دلیل روشن کے بیان مین

وَالاَخذُ بِالتَّجوِیدِ حَتمٌ لَازِمٌ	مَن لَم یُجَوِّدِ القُراٰنَ اٰثِمٌ

اور لینا اور سیکھنا اور اختیار کرنا تجوید کا اور اُسپر عمل کرنا واجب لازم ہی اب تجوید کیا چیز ہی اُسکا بیان سنو۔ اسم مجرد اسکا جَودہ ہی بمعنی نیکی اور تجوید اصل مین مصدر ہی اُسکے معنے نیک اور بھلا کرنا جب کوئی شخص کسی چیز کو بہت ہی خوبی اور خوبصورتی کے ساتھہ لاتا ہی اور بناتا ہی اور اُسکے خوبصورت کرنے مین حد سے زیادہ کوشش کرتا ہی تب ایسے مقام مین بولتے ہین جَوَّدَ الشَّیءَ ٭ یعنے بڑی خوبی اور خوبصورتی کے

ساتھہ یہہ چیز لایا اور اُسکی درستی اور خوبی مین بڑی کوشش کی اسی معنے کا خیال کر کے بولتے ہین تَجوِیدُ القِرَاءَة یعنے استوار کرنا قراءت کا اور خوبی اور لطافت اور خوش زبانی کے ساتھہ قراءت کرنا اور وہ قراءت خالص ہو زیادتی اور کمی سے اور قراءت تجوید کی تعریف اور پہچان یون بیان کیا ہی کہ حروف کو اُنکے مخارج نکالنے اور اُنکے ٹھکانے پر اُنکے جگہہ دینے کے بعد اُن حروف کا حق اُنکو دینا وہ کیا ہی کہ صفات لازمی اُن حروف کی مثل ہَمس اور جَہر اور شِدت اور رِخاوت وغیرہ صفات مذکورہ سے اُنکو دینا اور اُن حروف کا جو مُستحق ہی سو اُنکو دینا مُستحَق حاءِ مفتوح کے ساتھہ وہ چیز جو سزاوار اور لایق ہی یعنے اِن صفات کے سبب سے جو احوال اُن حرفون کے واسطے سزاوار اور لایق ہی سو اُس احوال کو اُن حرفونکو دینا یعنے اُس احوال کی رعایت اور نگہبانی کرنا مثلا حروف مُستَفِلَہ مین لسبب اِستفال کے احوال تَرقِیق یعنے باریک پڑھنے کا اور حروف مُستَعلِیہ مین لسبب اِستعلاء کے احوال تَفخِیم یعنے پر پڑھنے کا اُس حرف کیواسطے سزاوار اور لایق ہوا ہی تو حرف مُستَفِلَہ مین احوال تَرقِیق کی رعایت اور حرف مُستَعلیہ مین احوال تَفخیم کی رعایت کرنا خلاصہ یہہ ہی کہ ہَمس اور شِدت وغیرہ صفتین ذاتی اور لازمی حرفون کی ہین اور ترقیق اور تفخیم عارضی اور اُوپری صفات ہین کہ ذاتی صفات کے سبب سے حرفون پر آگئی ہین کہ اُنکو حال اور واردات کے طور پر کہہ سکتے ہین حال اور واردات بولتے ہین اسبات کو جو کسی شخص پر ایک حال اوپر سے آجاتا ہی جسطرح غُصّہ اور خوشی کیوقت آدمی کا مزاج اور چہرہ اور رنگ بدل جاتا ہی تو یہہ حال اُس شخص کی صفت عارضی ہی اور زندگی اور بات کرنا سُننا دیکھنا صفت ذاتی ہی تو صفات ذاتی اور عارضی کی رعایت کرنے سے حرفون کا حق ایسا ادا کرے کہ وے حروف اپنے مخرجون سے جیسا کہ چاہیئے

ویسے پورے پورے اداہون اور یہہ صفات اور احوال اُن حرفون مین دونون اکھٹی موجود ہون اور ان حروف کا حق اداکرنا اور اسکے احوال کی نگہبانی کرنا ہر مقام مین ہوا ایسا نہو کہ بعضے مقام مین اسکا حق اداکرے اور اسکے احوال کی نگہبانی کرے اور بعضے مقام مین غفلت کرے اور اُن حروف کو مہمل اور نکما چھوڑ دے اور اس حق کا اداکرنا بغیر تکلف کے پاکیزگی اور نزاکت اور شیرین زبانی کے ساتھہ ہو کہ تجوید کی راہ چھوٹنے نپاوے اور اسکے حد سے تجاوز نکرے مصنف رحمۃ اللہ علیہ اپنی بیتون مین تجوید کا بیان کریگا اور ہم جو کچھہ تجوید کا بیان پہلے کر دیتے ہین اسمین یہی فائدہ ہی کہ اسکے سمجھنے کے بعد اُن بیتون کا مضمون خوب سمجھہ مین آویگا اور قرا نے کہا ہی کہ قراۃ مانند سفیدی کے ہی کہ اگر کم ہو تو گندم رنگ ہو جاوے اور اگر زیادہ ہو تو برص یعنے سفید کوڑھہ ہو جاوے اور تجوید کی تین مرتبہ مقرر ہین پہلا مرتبہ تجوید کا علی التحقیق ہی اور اسکو ترتیل کہتے ہین اور ترتیل کہتے ہین آہستگی کے ساتھہ خوب ٹھہر ٹھہر کے قراءت کرنے کو اور یہہ ترتیل ورش اور عاصم اور حمزہ کا مذہب ہی یعنے ان امامون نے اسکو اختیار کیا ہی اور یہہ افضل اور اکمل ہی اس سبب سے کہ یہہ مرتبہ ظاہر نصوص یعنے کھلی کھلی آیت حدیث کے ظاہری معنے کے ساتھہ موافق ہی اور ترتیل کیا ہی کہ ہر حرف کو اسکا حق دینا اور وہ حق کیا ہی اشباع یعنی حرف کو پورا اداکرنا اور مدّ تشدید اور حرکات اور سکنات کو پورا اداکرنا اور حروف کو ظاہر کرنا اور اسکی صفات کو پوری اداکرنا اور ایک حرف کو دوسرے سے جدا کرنا اور اسکو خوب روشن اور ظاہر کرکے پڑھنا کہ ایک حرف سے دوسرا صاف جدا معلوم ہو اور وقف کے جو مراتب ہین اُنکے پورے اور تمام اداکرنے مین نہایت درجہ کا ملاحظہ اور نگہبانی کرنا کہ سانس بخوبی قرار پکڑے اور آرام پاوے بغیر اسکے کہ وقف کے حد سے تجاوز کرکے افراط کے حد کو پہونچ جاوے اور افراط معنے حد سے گذر جانا

اور حد سے باہر کر دینا کیونکہ وقف کی حالت مین جسقدر مد کا حد اور اندازہ مقرر ہی
اُس سے زیادہ کھینچنا اِسکو تمطیط کہتے ہین تجوید کے حد سے باہر ہی اور تمطیط کے
معنے بہت کھینچنا اور کھینچنے مین مبالغہ کرنا دوسرا مرتبہ تجوید کا حَدَر ہی اور حدر کیا
ہی کہ جلدی کے ساتھہ دوڑا دوڑ قراءت کرنا اور اِس مرتبہ کی تجوید کو ابن کثیر اور
ابی عمر اور قالون نے اختیار کیا ہی اور یہہ حَدَر اِدراج قراءت کو کہتے ہین یعنے
قراءت کو ایک کو ایک مین لپیٹنا اور جلد پڑھنا اور قراءت کو ہلکی پھلکی کرنا قصر اور
اِختلاس اور اِبدال اور اِدغام کے ساتھہ اور مانند اِسکے اور جو قاعدے صحیح روایت
سے ثابت ہین اُنکے ساتھہ قراءت کو ہلکی کرنا اور اِس مرتبہ کو اس حرص کے سبب
سے اِختیار کیا ہی کہ اس مین قراءت بھی زیادہ ہوسکیگی اور ختم بھی زیادہ ہوگا اور
حسنات بھی زیادہ ہونگی اور یہہ حَدَر کب درست ہی جب تک کہ تجوید کے کسی
قاعدے کے ادا کرنے مین کوتاہی نکرے اور تجوید کے قاعدے مین ایک ذرہ بھی
زیان نہ پہونچاوے کیونکہ یہہ کوتاہی کرنا اور زیان پہونچانا اسکو اِدماج کہتے ہین
جو تجوید کے حد سے باہر ہی اور ادماج کے معنے کسی چیز کو کسی چیز مین داخل کرنا
اور پوشیدہ کرنا خلاصہ یہہ ہی کہ جب قراءت جلد جلد پڑھے اِسطور پر کہ لفظین
اور حرفین ایک ایک مین گوندھے ہوئے اور ملے ہوئے ہون تو اسکو اِدراج کہتے
ہین اور یہہ درست ہی اور تجوید کے حد مین داخل ہی اور جب لفظین اور حرفین ظاہر
نہون اور سننے نجاوین بلکہ ایک دوسرے مین گھس جاوین اور چھپ جاوین تب اِسکو
اِدماج کہتے ہین اور یہہ نادرست اور تجوید کے حد سے باہر ہی فائدہ قصر
اختلاس ادغام کا بیان آگے چل کے معلوم ہوگا اور اِبدال کا بیان صرف کی
کتابون مین ہی یہان کے کام لایق ہم یہان بھی بتا دیتے ہین مثلاً جلد پڑھنے کے
واسطے جہان تین الف مد کرنا ہی وہان ایک الف برابر کیا یہہ قصر ہوا اور حرکت کو

پوری ادا نکرکے اُسکا تین حصّہ اندازے مین مقرر کیا اُس مین سے ایک حصّہ کم کرکے دو حصّہ ادا کیا یہہ اختلاس ہوا اور جہان وقف کرنا اور لفظون کو جدا کرنا تھا وہان ملاتے گئے مثلاً مِهَادًا وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا وَخَلَقْنَا اور مانند اسکے یہہ ادغام ہوا اور كَاسًا دِهَاقًا مین جلدی اور آسانی سے پڑھ سکنے کے واسطے ہمزہ کو الف سے بدل کے كَاسًا دِهَاقًا پڑھا یہہ اِبدال ہوا اور تیسرا مرتبہ تجوید کا تدویر ہے اور تدویر کیا ہے ترتیل اور حدر دونو مقام کے درمیان درمیان اور اس مرتبہ کی تجوید کو ابن عامر اور کسائی نے اختیار کیا ہے اور یہہ جو تین مراتب کا بیان ہوا تو اس سبب سے کہ اکثر قراءت قاریون کی اسی تین مراتب پر تھی اور نہین تو پہلے مرتبہ اور تیسرے مرتبہ کے درمیان مین جتنے مرتبے فرض کئے جاوینگے وہ سب ان تینونکے درمیان مین داخل ہونگے کیونکہ اِدماج کے سوا جسطرح آہستہ ٹھہر ٹھہر کے پڑھیگا یا جلدی جلدی دوڑا دوڑ پڑھیگا سب تجوید کے مراتب مین داخل ہی اب جاننا چاہیئے کہ بعضے لوگون کے خیال مین جو آتا تھا کہ فقہ کی کتابون مین ترتیل کو مستحب لکھا ہی اور وے لوگ ترتیل کے معنے تجوید سمجھتے تھے اور پھر تجوید کی کتابون مین وے لوگ تجوید کو واجب پاتے تھے تب دونونکے مضمون مین اختلاف سمجھتے تھے سو تجوید کے تینون مراتب کے بیان سے معلوم ہوا کہ ترتیل کے معنے تجوید کے نہین ہین بلکہ تجوید کے تینون مرتبون مین سے اول مرتبہ کا نام ترتیل ہی اور اُس مرتبہ کو یعنے ترتیل کو تجوید کی کتابون مین افضل اور اکمل لکھا اور اُسی مرتبہ یعنے ترتیل کو فقہ کی کتابون مین مستحب لکھا ہی اور افضل اور مستحب کا خلاصہ ایک ہی تو بس کچھہ اختلاف باقی نرہا تجوید کے معنے اور اُسکا واجب ہونا تو پہلے مصرعہ کے معنے سے معلوم ہوا اب دوسرے مصرعہ کے معنے سنو جو شخص کہ تجوید کے ساتھہ نہ پڑھے قرآن کو گنہگار ہی یعنے جس شخص نے کہ قرآن کو تجوید کے ساتھ

نہ پڑھا اور اُسکے الفاظ کو صحیح کیا اور عربی فصیح کو چھوڑ کے عجمی قبیح مین پڑھنا اختیار کیا اس سبب سے کہ استاذ قاری کے پاس جا کے قرآن کے الفاظ صحیح کرنے سے عار اور شرم کیا تو وہ شخص گنہگار رہی تجوید کے ترک کرنیکے سبب سے اسواسطے کہ تجوید کے ترک کرنیکو لحن کہتے ہین اور وہ حرام ہی اور لحن معنے یہان غلطی کے ہین وہی حرام ہی اور جو لحن خوش آوازی کے معنے مین ہی وہ سنّت ہی اب جو لحن حرام ہی وہ دو طور پر ہی پہلا طور یہہ کہ اُس غلطی سے معنے بدل جاوین اور یہہ اعراب مین غلطی کرنے سے ہوتا ہی اسکو لحن جلی کہتے ہین اور دوسرا طور یہہ کہ معنے کو نہین بدلتا جیسا کہ باریک کو پر کیا یا پر کو باریک کیا یا ادغام کے مقام مین اظہار کیا یا اظہار کے مقام مین اخفا کیا اسکو لحن خفی کہتے ہین اس غلطی سے معنے تو نہین بدلتے مگر قرآن کی رونق مین خلل ڈالتی ہی اور اسکی خوبی اور دل لگی کو کھو دیتی ہی اور قاری اُس شخص کے مانند ہو جاتا ہی جو قرآن کو غیر فصیح زبان مین پڑھتا ہی اور جس غلطی سے نماز فاسد ہوتی ہی اسکی تفصیل فقہ کی کتابون مین مذکور ہی عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شرح جزری مین کہتے ہین کہ شارح ارجوزہ نے اس بیت وَالْأَخْذُ بِالتَّجْوِيدِ الخ کی شرح مین کہا ہی کہ مصنف نے خبر دیا ہی کہ جو کوئی قرآن کو پڑھے اُسکے اوپر تجوید کے قاعدون کو نگاہ رکھنا اور اسکو سیکھنا اور اُسپر عمل کرنا فرض عین لازم ہی بعد اسکے خبر دی کہ جو شخص قرآن کو تجوید کے ساتھ نہ پڑھے وہ شخص نافرمانی کرنیوالا ہی اپنی قرات مین گنہگار ہی اپنی نافرمانی کے سبب اور گنہگار عذاب کیا جاتا ہی تو معلوم ہوا کہ تجوید کا ترک کرنا حرام ہی کیونکہ حرام وہی ہی جسکے کرنے سے عذاب کیا جاوے اور اسکے ترک کرنے سے ثواب دیا جاوے انتہی جہان ہم کہین کہ شرح مین یہہ ہی تو اُسسے عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کی شرح بوجھنا اب مصنف تجوید کے واجب ہونیکی دلیل بیان کرتا ہی وہ یہہ ہی کہ تجوید واجب ہی

لِاَنَّہٗ بِهِ الْاِلٰہُ اَنْزَلَا وَھٰکَذَا مِنْہُ اِلَیْنَا وَصَلَا

اسواسطے کہ قرآن کو تجوید کے ساتھہ معبود برحق نے اُتارا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اٹھارویں سیپارہ و سورہ فرقان مین وَرَتَّلْنٰہُ تَرْتِیْلًا اور پڑھہ سنایا ہمنے اسکو ٹھہر ٹھہر کر یعنے اُتارا ہمنے اُسکو ترتیل کے ساتھہ اور ترتیل وہی تجوید ہی یعنے تجوید کا مرتبہ اوّل ہی سو جب کہ قرآن کو ترتیل کے ساتھہ نہ پڑھا تو گویا کہ جو اللہ کے پاس سے اُترا ہی اُسکو نہ پڑھا یا اُسکو پڑھا تو تحریف کر کے اور بدل کے پڑھا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل کے آخر مین ۴ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰہُ لِتَقْرَاَہٗ عَلَی النَّاسِ عَلٰی مُکْثٍ اور پڑھنے کا وظیفہ کیا ہم نے اُسکو بانٹ کر کہ پڑھے تو اسکو لوگون پر ٹھہر ٹھہر کر اور مکث عجلت کے اُلٹے ہی مکث معنے دیری کرنا عُجلت معنے جلدی کرنا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ یوسف مین اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا ہمنے اُسکو اُتارا ہی قرآن عربی زبان کا تو چاہیئے کہ قرآن کے پڑھنے مین عرب کی بولی کے قاعدون کی رعایت کرے ترقیق اور تفخیم اوغام اور اظہار اور اخفا اور مد اور قصر وغیرہ مین جو عرب کی بولی کے ضروریات سے ہی اور عرب اول کو یعنے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانے کے عرب کو اُن قاعدونکے ادا کرنے کا سلیقہ تھا سو جو لوگ اُنکے سوائے ہین اُن پر واجب ہی کہ اِن قاعدونکو سیکہین عرب اول کی مشابہت کیواسطے یعنے اپنی نیّت رکھین کہ اُنکا قاعدہ سیکھہ کے ہم بھی اُنکا جیسا پڑھینگے اور اگر اُن قاعدون کو نہ سیکھا تو قرآن کو عربی زبان مین نہ پڑھا اور تجوید کے واجب ہونیکی دلیل قرآ نے یہہ بھی بیان کیا ہی کہ اپنے نبی کو اللہ سبحانہ نے تجوید کے ساتھہ قرآن پڑھنے کا حکم کیا ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ مزمل مین وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۴ اور کھول کھول پڑھہ قرآن کو صاف صاف اور یہہ بات یقینی ہی کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم قرآن شریف کو مُرتّل اور مُجوّد یعنے ترتیل اور تجوید کے ساتھہ

جیساکہ اللہ سبحانہ نے اتارا ہی پڑھتے تھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے سارے فصحا سے زیادہ فصیح تھے اور اس آیت مین حق سبحانہ نے خطاب آنحضرت کیطرف فرمایا ہی لیکن اللہ کی مراد یہہ ہی کہ اس خطاب مین اُنکی ساری امت داخل ہون اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہی کہ اُسجناب نے فرمایا کہ ترتیل حرفونکی تجوید یعنے بہت خوب اداکرنا اور وقفون کا پہچاننا ہی اور ایک روایت مین اُنسے ہی کہ پہچاننا وقفونکا اور تحقیق کرنا حرفون کا اور مجاہد سے مروی ہی کہ اُسنے رتل القرآن کے معنے کہا یعنے آہستگی کر قرآن کے پڑھنے مین جیساکہ آہستگی کرنے کا حق ہی اور ضحاک سے مروی ہی کہ اُسنے رتل القرآن کے معنے کہا یعنے ڈال اُسکو حرف حرف یعنے پڑھنے مین ایسا معلوم ہو کہ ایک ایک حرف جدا جدا پھینکتا جاتا ہی اور ابن عباس سے روایت ہی کہ اُنھون نے اِسکے معنے کہا یعنے روشن اور ظاہر پڑھہ قرآن کو جیساکہ ظاہر کرنیکا حق ہی اور مجودین نے اسکے معنے کہے ہین یعنے دیر کرے تو قرآن کے پڑھنے مین اور جدا کر حرف کو اُس حرف سے جو اسکے بعد ہی اور قرآن پڑھنے مین جلدی نکر اور گوندھہ دے ایک حرف کو دوسرے حرف مین اور تجوید کے واجب ہونے کی دلیل مصنف نے دوسرے مصرعہ مین فرمایا اور اُسیطرح سے ترتیل اور تجوید کے ساتھہ جیساکہ اُتارا ویسا ہی اُس معبود برحق سے ہمارے پاس پہونچا اسطرح سے کہ صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم نے قرآن مجید کو مرتل اور مجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھہ لیا اور تابعین لوگون نے قرآن مجید کو صحابہ سے ویسا ہی سیکھہ لیا اور تابعین کے زمانے کی اور امت نے تابعین سے قرآن کو سیکھہ لیا بعد اِسکے ساتون قاریون سے راوی لوگون نے سیکھہ لیا پھر اُن راویون سے اُنکے شاگردون نے اسی طرح سے اگلے بزرگون سے پچھلے لوگ سیکھتے چلے آئے یہان تک کہ اسی ترتیل اور تجوید کے ساتھہ قرآن مجید مشایخ کے پاس پہونچا تب

مشایخ نے قرآن کو ترتیل کے ساتھہ پڑھنے کیواسطے تجوید کے سارے قاعدون کو جمع کیا اور کتابین تالیف کیئین اور اُن قاعدونکو لکھہ کے ایسا ضبط مین رکھا اور مضبوط کیا کہ کسی بیارین کوئی بیماری باقی نہ رکھی یعنے قرآن کے غلط پڑھنے اور تجوید کے ترک کرنے کی بیماری باقی نرہی اُنکو اللہ تعالی اجزائے خیر دے کہ ہمکو اُنسے بڑا فایدہ ملا اب جو کوئی تجوید کے حد سے گذریگا اُسکا نقصان ہوگا یہہ سب مضمون شرح سے لکھا اب تجوید کے وجوب کا بیان کرکے اُسکی خوبی بیان کرتا ہی +

وَهُوَ اَيْضًا حِلْيَةُ التِّلَاوَةِ	وَزِيْنَةُ الْاَدَاءِ وَالْقِرَاءَةِ

اور وہی تجوید واجب تو ہی ہی اِسکے ساتھہ تلاوت کی زیور اور زینت بھی ہی اور زینت اور آرایش ادا اور قراءت کی ہی +

وَهُوَ اِعْطَاءُ الْحُرُوْفِ حَقَّهَا	مِنْ صِفَةٍ لَهَا وَمُسْتَحَقَّهَا

اور وہی تجوید کیا ہی کہ حرفون کو اُنکا حق دینا اُن صفتون سے جو اُن حرفونکے واسطے لازم ہی یعنے اُنکی ذاتی صفت مانند جَہر اور ہَمس اور شِدت اور رِخاوت وغیرہ کے اور حرفون کو اُنکا مُستحَق دینا مُستحَق حا مفتوح سے اُسکے معنے وہ چیز جو سزاوار اور لایق ہی یعنے ان لازمی ذاتی صفات کے سبب سے جو احوال کہ ان حرفون کے واسطے لایق ہی سو اُس احوال کو بھی اُن حرفون کے واسطے لایق ہی سو اُس احوال کو بھی اُن حرفون کو دینا مثلا حرف مُستَفِلہ مین بہ سبب اُسکی صفات لازمی اِستِفَال کے احوال باریک پڑھنے کا اور حرف مُستَعلیہ مین بہ سبب اُسکی صفات لازمی استعلاء کے احوال پر پڑھنے کا اُس حرف کیواسطے لایق ہوا ہی اور اُسکو عارضی صفت کہتے ہین تو اس احوال کو بھی اُس حرف کو دینا خلاصہ یہہ کہ صفات ذاتی اور صفات عارضی دونو کی نگہبانی کرنا کہ یہہ دونو صفتین حرفون مین اکٹھا موجود ہون جیسا کہ قریب ہی اسی فصل مین مذکور رہوا +

وَرَدُّ كُلِّ وَاحِدٍ لِأَصْلِهِ وَاللَّفْظُ فِي نَظِيرِهِ كَمِثْلِهِ

اور تجوید کیا ہی کہ پھیرنا ہر ایک حرف کا ہی اسکی اصل کیطرف کہ اُسکا مخرج ہی یعنے ہر ایک حرف کو اُسکے مخرج سے ادا کرنا فائدہ اب جو کوئی کہے کہ ہر حرف کو اُسکے مخرج سے سب کوئی ادا کرتا ہی بغیر مخرج کے تو کوئی نہین ادا کرتا تو اُسکے مخرج سے ادا کرنیکی تاکید کسواسطے کئی تو اسکا جواب یہہ ہی کہ عرب اور عجم کے مخرج مین بڑا فرق ہی مثلاً جیم اور شین اور یاء تحتانیہ یعنے نیچے دو نقطہ والی یاء کو عجم والے ثنایا علیا کے مسوڑون اور زبان کے سرے سے ادا کرتے ہین اور عرب کے نزدیک اِن تینون حرفون کا مخرج بیچو بیچ زبان کا ہی اوپر کے تالو سمیت جو اُسکے برابر ہی یہی حال سب حرف کا سمجھو تو بس تجوید کی کتاب مین جس حرف کا جو مخرج مقرر ہی اُسی سے اُسکو ادا کرنا اور تجوید کیا ہی بولنا اُس حرف کے مانند مین مثل اُس حرف کے یعنے جیساکہ ایک حرف کو بولا اور پڑھا ویسا اُسکے نظیر اور مانند جو دوسرا حرف آوے اُسکو بھی بولے اور پڑھے مثلاً ایک حرف پر کو پُر ادا کیا اور دوسرا حرف بھی پُر اسکے مانند آیا اِس دوسرے کو بھی پُر ادا کرنا ہی جیساکہ پہلے کو پُر ادا کیا تھا اور ایسا ہی باریک کا حال سمجھو خلاصہ یہہ کہ حرف کے ادا کی رعایت سب حرف مین کرنا ہی ایسا نہین کہ ایک کو اچھّا ادا کرے دُوسرے کو بُرا +

مُكَمِّلًا مِنْ غَيْرِ مَا تَكَلُّفِ بِاللُّطْفِ فِي النُّطْقِ بِلَا تَعَسُّفِ

یعنے حرفون کو اُنکا حق دینا اس حال کے ساتھہ کہ قاری تجوید کو کامل کرنیوالا ہو کہ تجوید کو کمال کے درجے مین پہنچا وے اور حرفون کو خوب پورا ادا کرے بغیر تکلیف کے یعنے جیساکہ ادا کرنیکا حق ہی ویسا ادا کرے زبان کو چبا وے نہین اور مُنہہ مین گرھا نکرے اور حرف ادا کرتے وقت زور نکرے اور ہونٹھ اور منہہ کو کج نکرے بلکہ لازم ہی کہ وہ قراءت پاکیزگی اور نزاکت کے ساتھہ ہو پڑھنے مین بغیر تعسف

کے تعسف معنے بے راہ جانا یعنے تلاوت مین بے راہ نجاوے اور تجوید کی راہ کو نچھوڑے اور تجوید کے حد سے تجاوز نکرے بلکہ تجوید کے ساتھہ آواز کو اچھی بنا کے خوش آواز عرب کے لحن سے الفاظ کی شیرینی اور کلمات کی میٹھائی کے ساتھہ تلاوت کرے کہ جسکے پڑھنے اور سُننے سے جان اور دل کو آرام اور چین ملے اور اگر اسطرح سے تلاوت نہوگی تو اُسسے طبیعت کو نفرت ہوگی جیسا کہ سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے +

گر تو قرآن بدین نمط خوانی — ببری رونق مسلمانی

وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ تَرْكِهِ	إِلَّا رِيَاضَةُ امْرِئٍ بِفَكِّهِ

اور تجوید کے ادا کرنے اور تجوید کے چھوڑنے مین اور کچھہ فرق نہین ہے مگر ریاضت اور محنت مرد کی جو حاصل ہوتی ہے اپنے ساتھہ اڑنے سے یعنے اپنی جان پر محنت اختیار کرنے سے تجوید حاصل ہوتی ہے اور محنت چھوڑنے سے تجوید سے محروم رہتا ہے **چوتھی فصل تجوید کے قاعدونکے بیان مین** اور صفات مذکورہ سے جو احکام ثابت ہوتے اور نکلتے ہین اُنکے بیان مین ہے اب جب تجوید کا واجب ہونا ثابت ہو چکا اور تو نے ارادہ کیا کہ قرآن کی تلاوت تجوید کے ساتھہ کرے +

فَرَقِّقَنْ مُسْتَفِلًا مِنْ أَحْرُفٍ	وَحَاذِرَنْ تَفْخِيمَ لَفْظِ الْأَلِفِ

تو البتہ ترقیق کر یعنے باریک کر حرفون مین سے مُستَفِلہ حرف کو اور البتہ پرہیز کر تفخیم یعنے پُر کرنے سے الف کی لفظ کو یعنے حروف مُستَعلیہ جو خُصَّ ضَغطٍ قِظ مین ہین اُنکے سوا سب مُستَفِلہ ہین سبکو باریک اداکر ترقیق کے معنے حروف کو باریک اور دُبلا اور نازک کرنا اور ترقیق کی ضد تفخیم ہے اُسکے معنے حرف کو موٹا تازہ اور پُر کرنا اور حرف باریک ہوتا ہے زبان کو نیچے لانے سے اور پر ہوتا ہے زبان کو بلند کرنے سے اور الف کے باریک کرنے کا حکم تو بغیر قید کے یہان معلوم ہوا مگر اُسکی حقیقت شرح مین اسطرح سے بیان فرمایا ہے کہ الف اگرچہ مُستَفِلہ ہے

لیکن ہمیشہ باریک نہین کیا جاتا بلکہ وہ تابع ہی اپنے ماقبل کے پھر اگر اُسکا ماقبل
مُستَفِلَہ ہوگا تو باریک کیا جاوے گا اور اگر مُستَعلیہ ہوگا یا مُستَعلیہ نہوگا مگر پُر ہوگا
مانند لام اللہ کے اور مانند راء کے تو الف بھی پُر کیا جاویگا اور جسنے کہا ہی کہ الف
کی ترقیق کو نگاہ رکھے اگرچہ الف حرف اِستعلا کے بعد ہو سو اُسکا قول معتبر نہین
ہی جزری نے تجوید کے فن کی اپنی ساری تصنیفات مین اسبات کو کھول کے
تصریح کے ساتھہ بیان کیا ہی اور یہان جو ارجوزہ (نام کتاب) مین الف کے پُر کرنے سے منع
کیا ہی تو اُسی تصریح پر حوالہ کیا ہی یعنے الف اپنے ماقبل کے تابع ہی اگرچہ اِس جگہہ
جزری کا کلام مطلق ہی یہہ شرح کے مضمون کا خلاصہ ہی یہہ خاکسار کہتا ہی کہ اس
بیت کے معنے سے یہی بات نکلتی ہی کہ حروف مُستَفِلَہ کو باریک کر اور الف جو مُستَفِلَہ
ہی اور اصل اُسکی ترقیق ہی اُسکی تفخیم سے پرہیز کر جب وہ حرف مُستَفِلَہ کے پاس آوے
اور اُسکے پُر پڑھنے کی صورت اپنی بڑی کتابونکا حوالہ کیا اب چونکہ کئی الفاظ مین
حروف مُستَفِلَہ کے پُر ہو جانیکا شبہہ تھا اسواسطے اُسکو خاص کرکے ذکر کردیا اور
اُسکے باریک کرنے اور ظاہر کرنیکی تاکید کی اپنے اِس قول مین ؎

وَهَمزَ اَلحَمدُ اَعُوذُ اِهدِنَا	اَللّٰهُ ثُمَّ لَامَ لِلّٰهِ لَنَا

اور ظاہر اور روشن پڑھے باریکی اور نزاکت کے ساتھہ ہمزہ کو چار مقام مین پہلے
حاء کے قریب مانند اَلحَمدُ لِلّٰهِ کے اور دوسرے عین کے پاس مانند اَعُوذُ بِاللّٰهِ
کے ان دو مقام مین ہمزہ کو ظاہر کرے اِسواسطے کہ ہمزہ مجہورہ شدیدہ اقصا حلق کا
حرف ہی اور حاء اور عین کا شریک ہی حلق کے مخرج مین تو ایسا نہو کہ اُنمین خلط
ملط ہو جاوے اور جہر و شدت اُسکی برباد جاوے اور تیسرے ہاء کے پاس
مانند اِهدِنَا کے اِس مقام مین ہمزہ کے ظاہر کرنے مین پاکیزگی کے ساتھہ
خوب زیادتی کرے اُسی عذر کے سبب سے جو حاء اور عین مین لکھا چوتھے لام

تعریف کے پاس جو اللہ کی لفظ مین ہی مانند اللہ کے تاکہ یہ حرف کے ہمسایے کے سب سے ہمزہ بھی پر نہوجاوے پھر باریک کر اللہ کے لام کو اُسکے کسرہ کے سبب سے اور ایسا ہی باریک کر لام کو لنا مین اور اسکے روشن کرنے مین محافظت کرے نون کے سبب سے جو لام کے بعد ہی کیونکہ دونونکا مخرج پاس پاس ہی ایسا نہو کہ دو نون آپس مین خلط ملط ہوجاوین +

وَالْمِيمَ فِي مَخْمَصَةٍ وَمِنْ مَرَضْ		وَلْيَتَلَطَّفْ وَعَلَى اللهِ وَلَا الضْ

اور اسیطرح سے محافظت کر پہلے لام کے سکون اور دوسرے لام کی ترقیق کی بہ سبب ہمسایگی طا کے قولہ تعالی وَلْيَتَلَطَّفْ مین اور باریک کر عَلَى اللهِ مین علی کے لام کو بسبب ہمسایگی لام مفخم اللہ کے اور اسیطرح سے ترقیق کر ولا الضالین کے لام کو بہ سبب ہمسایگی حرف مفخم کے ایسا نہو کہ حرف مفخم کے قریب کے سبب سے یہہ لا بھی مفخم ہوجاوین اور لا کا لفظ جو الضالین کے لفظ مین مل کے لض پڑھا جاتا ہی اُسیکا اشارہ کیا لَا لض اور ایسا ہی باریک کر میم کو مخمصہ اور مرض کے لفظ مین اور ان میمون کی ترقیق کی محافظت کی جاتی ہی اس ڈر سے کہ یہہ میمین بھی مفخم نہوجاوین حرف مفخم خا اور صاد اور را اور ضاد کی ہمسایگی کے سبب سے +

وَاحْرِصْ عَلَى الشِّدَّةِ وَالْجَهْرِ الَّذِي رَبْوَةٍ اجْتُثَّتْ وَحَجِّ الْفَجْرِ		وَبَاءِ بَرْقٍ بَاطِلٍ بِهِمْ بِذِي فِيهَا وَفِي الْجِيمِ كَحُبِّ الصَّبْرِ

اور اسیطرح سے برق کی با کو باریک کر را مفخم کی ہمسایگی اور اسکے بعد حرف مستعلیہ قاف کے سبب سے اور باریک کر باطل کی با کو طا کی ہمسایگی کے سبب سے

فائدہ با اور طا کے درمیان مین جو الف ہی سو نہونے کے برابر ہی اسواسطے کہ جب حرف ترقیق اور تفخیم کے درمیان مین حرف ساکن آوے خصوصا

الف آوے تو وہ حرف ساکن اور الف ہونے کے برابر ہے اُس حرف ترقیق کو حرف تفخیم کا ہمسایہ سمجھنا اور ترقیق کرنا چاہئے اور ترقیق کرنا با کو بِسۡمِ اور بِذِيۡ مین حرف خفی کے ساتھہ با کی ہمسایگی کی سبب سے کیونکہ ترقیق حرف خفی کے مناسب ہے اور خواہش کر صفت شدت اور جہر کے ظاہر کرنیکی جو یہہ دونون صفت تا اور جیم مین ہین تا کہ با مشابہ فا کے اور جیم مشابہ شین کے نہو جاوے پھر با جیسا کہ قولہ تعالی يُحِبُّوۡنَهُمۡ كَحُبِّ اللّٰهِ اور وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ اور بِرَبۡوَةٍ مین ہے اور جیم جیسا کہ قولہ تعالی ﴿ كَشَجَرَةٍ خَبِيۡثَةِ نِ اجۡتُثَّتۡ مِنۡ فَوۡقِ الۡاَرۡضِ اور وَاَذِّنۡ فِي النَّاسِ بِالۡحَجِّ الۡبَيۡتِ ﴾ اور وَالۡفَجۡرِ ﴾ مین ہے اور شاید شدت اور جہر کے ظاہر کرنیکی جو خواہش دلائی ہے سو سکون اور ادغام کی حالت مین زیادہ چاہئے جیسا کہ مثالون سے معلوم ہوا اور باقی شدت اور جہر کی رعایت حرکت اور اظہار کی حالت مین بھی کرنا چاہئے کیونکہ اس رعایت کا سبب وہی فا اور شین کے ساتھہ مشابہ ہونیکا ڈر ہے سو وہ حرکت اور اظہار کی حالت مین بھی لگا ہے سکون کی ضد حرکت اور ادغام کی ضد اظہار ہے اور شدت اور جہر کی رعایت کی حقیقت یہہ ہے کہ سخت اور بلند آواز سے نکالے

وَبَيِّنَنۡ مُقَلۡقَلًا اِنۡ سَكَنَا	وَاِنۡ يَكُنۡ فِي الۡوَقۡفِ كَانَ اَبۡيَنَا

اور ظاہر کر حرف قلقلہ کو جو قُطۡبُ جَدٍ کے حرفون مین سے ہے اگر ساکن ہو وقف مین یا غیر وقف مین لیکن فرق یہہ ہے کہ اگر قلقلہ کا حرف وقف مین ہوگا تو اسکا قلقلہ زیادہ ظاہر ہوگا مثال سکون کی يَقۡطَعُوۡنَ فِطۡرَتَ رَبۡوَةٌ وَالۡفَجۡرِ يَدۡخُلُوۡنَ مثال وقف کی فَرَاقٌ مُحِيۡطٌ فَارۡغَبۡ مَرِيۡجٍ الۡعِبَادُ

وَحَاءَ حَصۡحَصَ اَحَطۡتُّ الۡحَقُّ	وَسِيۡنَ مُسۡتَقِيۡمٍ يَسۡطُوۡ يَسۡقُوۡا

اور ظاہر کر ترقیق کے ساتھہ حَصۡحَصَ کی حا کو صاد کے سبب اور اَحَطۡتُّ کی حا کو طا کے سبب اور اَلۡحَقُّ کی حا کو قاف کے سبب کہ پر حرف کی ہمسایگی سے حا بھی پر

ہو جاوے

نہو جاوے اور اسیطرح ظاہر کر ترقیق کے ساتھ سین کو مُسْتَقِیْم مین اسواسطے کہ سکون کے سبب سے سین کمزور ہو رہی ہی اور یَسْطُوْنَ یَسْقُوْنَ مین کہ سکون کے سبب سین بھی کمزور رہی اور اسکے بعد طا اور قاف آیا ہی اُسکے پر ہوجانیکا ڈر ہی خلاصہ یہہ کہ ایسے مقامون مین محافظت کرے کہ سین چھپ بھی نجاوے اور پُر بھی نہو جاوے اچھی صاف ستھری باریک صفیر کے ساتھ ادا ہو +

وَرَقِّقِ الرَّاءَ اِذَا مَا كُسِرَتْ		كَذَاكَ بَعْدَ الْكَسْرِ حَيْثُ سَكَنَتْ	

اور ترقیق کر را کو جسوقت کہ مکسور ہو برابر ہی کہ ہووے وہ راء مکسورہ اوّل مین مانند رِجَال کے یا درمیان مین مانند اَلْغَارِمِيْنَ کے یا آخر مین مانند عُقْبَى الدَّارِ کے اُسکو تنوین ہو مانند وَلَيَالٍ عَشْرٍ کے یا اُسکو تنوین نہو مانند وَالْفَجْرِ کے اسکا ماقبل ساکن ہو مانند وَاضْرِبْ کے یا متحرک ہو مانند اَرِنَا کے اُس را کے بعد حرف مستعلیہ آوے مانند فِی الرِّقَابِ کے یا اسکے بعد حرف مُسْتَفِلَہ آوے مانند وَاضْرِبْ کے اور برابر ہی کہ راء مکسورہ کے ماقبل یا ہو مانند مِنْ خَيْرٍ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ کے یا دوسرا حرف ہو مانند اَرِنَا کے اور برابر ہی کہ اُس را کا کسرہ اصلی ہو مانند وَاضْرِبْ کے یا عارضی ہو مانند بِاَمْرِ رَبِّكَ کے اُس را کا کسرہ تامہ ہو یعنے پورا ادا کیا جاتا ہو مانند يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ رِجَالٌ کے یا اسکا کسرہ ناقصہ ہو یعنے پورا نہ پڑھا جاتا ہو بسبب رَوم کے مانند فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ کے یا بسبب اختلاس کے مانند مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ یا راء مکسورہ کا کسرہ ناقصہ ہو بسبب اِمالہ کے مانند وَالذِّكْرٰى کے اور راء باریک کی جاوے وقف کی حالت مین جو وقف سکون کے ساتھ ہو مطلقًا یعنے بلاقید ہر صورت مین باریک کی جاوے برابر ہی کہ ہووے راء مفتوحہ یا مضمومہ یا مکسورہ جبکہ اُسکے پہلے کا حرف اِمالہ کیا گیا ہو اور اِمالہ کیا گیا حرف الف کے سوا دوسرا حرف نہین ہوتا مانند قَرَار اور نَارِ کے اور جو اُسکے پہلے حرف اِمالہ کیا گیا نہوگا تو وہ را پُر ہوگی

ایسا ہی ترقیق کر راء کی بعد کسرہ کے جہان کہین کہ راء ساکن ہو یعنے جہان کہین کہ راء ساکن ہو اُسکا کسرہ لازمی یعنے اصل لفظ کا ہو مانند مِرْیَۃٍ کے یا عارضی یعنے پیچھے سے آیا ہو مانند اِسْتَبْصِرْ کے اور وہ سکون وقف کا نہو بلکہ جزم ہو کیونکہ وقف کا حکم اور ہی اُسکا بیان قریب ہی ہوگا اور کچھہ ہو چکا پھر وہ راء لفظ کے درمیان مین ہو یا کنارے مین وصل یعنے ملا کے پڑھنے کی حالت مین ہو یا وقف کی حالت مین یعنے راء کو جزم ہو اور وہان وقف کا مقام ہو فعل مین ہو یا اسم مین ہر صورت مین اگر راء کے قبل کسرہ لازمی یعنے اصلی ہو اور وہ کسرہ اور راء دونون ایک لفظ مین ہون مانند مِرْیَۃٍ فِرْعَوْنُ شِرْذِمَۃٌ اِسْتَغْفِرْ لَھُمْ فَانْتَصِرْ کے ان سب صورتون مین راء کی ترقیق کر دونون مصرعہ کا خلاصہ یہہ ہوا کہ راء مکسور ہر حالت مین باریک ہی اور راء ساکن جسکے پہلے کسرہ اصلی ہو وہ بھی باریک ہی +

اِنْ لَمْ تَكُنْ مِنْ قَبْلِ حَرْفِ اِسْتِعْلَا		اَوْ كَانَتِ الْكَسْرَةُ لَيْسَتْ اَصْلَا

اگر وہ راء ساکن نہو اِسْتِعْلَاء کے حرف کے پہلے یعنے راء ساکن جسکے پہلے کسرہ ہی جب اُسکے بعد حرف استعلا مین سے کوئی حرف نہوگا تب باریک ہوگی اور اگر ہوگا تو پُر ہوگی مانند مِرْصَادًا قِرْطَاسٍ فِرْقَۃٍ کے اور اسیطرح کا لفظ ان تینون لفظ کے سوا قرآن شریف مین نہین آیا اور اگر راء ساکن کے قبل کسرہ نہو بلکہ فتحہ ہو مانند قَرْیَۃ اور بَرْق اور اَنْذَرْتَہُمْ کے یا ضمہ ہو مانند قُرْآن مُرْتَابٌ اُنْصُرْنَا کے ان سب صورتون مین پُر کی جاویگی یا راء ساکن کے پہلے ایسا کسرہ ہو جو اصلی نہین ہی یعنے ماقبل راء کے کسرہ ہو لیکن اصلی نہو مانند اِرْجِعْ اِنِ ارْتَبْتُمْ اُدْعُوا کے کہ اصل مین مضارع مین راء کے قبل فتحہ تھا جب صیغہ امر کا بنایا تب اُسکے پہلے ہمزہ مکسورہ لائے اور اُس ہمزہ کا کسرہ عارضی ہی اسکو قیام نہین بلکہ جب ہمزہ گر جاتا ہی تب وہ بھی نیست ہو جاتا ہی یا وہ کسرہ عارضی اور راء ساکن ایک لفظ مین نہون بلکہ دو لفظ مین ہون

مانند اَمِ ارْتَابُوْٓا رَبِّ ارْجِعُوْنِ ٭ اِنِ ارْتَبْتُمْ کے اور یہہ کسرہ بھی لازمی نہین ہی بلکہ عارضی ہی جیساکہ معلوم ہوچکا تو ان صورتون مین را پُر کی جاویگی اور اگر را ساکن کے پہلے بلا واسطہ کسرہ ہو یعنے را اور کسرہ کے درمیان مین دوسرا حرف آڑ نہو مانند وَلَا نَاصِرٌ قَدْ قَدِرَا اَنْشَرَ ٭ کے یا را ساکن کے پہلے ایک آڑ کے واسطہ کے ساتھ کسرہ ہو اور وہ آڑ حرف ساکن ہو مانند اَلذِّكْرُ اَلسِّحْرُ کے یا را ساکن کے قبل یاء تحتانی ساکن ہو مانند صَیْرٌ غَیْرٌ قَدِیْرٌ خَبِیْرٌ ٭ کے تو یہہ را باریک کی جاویگی اور اگر را ساکن کے پہلے یا ساکن نہو بلکہ دوسرا حرف ساکن ہو اور اس حرف ساکن کے پہلے فتحہ ہو مانند اَلْقَدْرِ کے یا ضمہ ہو مانند اِلَیْهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ کے تو پُر پڑھی جاوے اور اگر ماقبل راء موقوف کے فتحہ ہو مانند اَلْقَمَرُ کے یا ضمہ ہو مانند اَلنُّذُرُ کے تو پُر پڑھی جاوے

وَالْخُلْفُ فِیْ فِرْقٍ لِکَسْرٍ یُوْجَدُ	وَاَخْفِ تَکْرِیْرًا اِذَا تُشَدَّدُ

اور اختلاف راء کے پُر اور باریک پڑھنے کا ہی فِرْقٍ کی لفظ مین جو قولہ تعالیٰ فَکَانَ کُلُّ فِرْقٍ کَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ ٭ مین ہی باوجودیکہ اس را ساکن کے پیچھے حرف استعلاء کا موجود ہی سو وہ اختلاف کسرہ کے سبب سے ہی جو پایا جاتا ہی قاف مین جو استعلاء کا حرف ہی پھر بعضے قرّاء نے اس راء کو باریک کیا ہی اس واسطے کہ راء دو کسرہ کے درمیان مین ہونیکے سبب سے کمزور ہی اور بعضے قرّاء نے پُر پڑھا ہی اس واسطے کہ استعلاء کے حرف کے مقابلہ مین کسرہ کمزور ہی اور بعضے قرّاء نے دعوا کیا کہ اس راء کے باریک پڑھنے پر اجماع ہی دانی جو بڑا معتبر ہی قاریون مین اُسنے کہا کہ دونو وجہ اچھی ہین اور تیسیر مین (نام قاری) جو تجوید مین بڑی معتبر کتاب ہی اس راء کے پُر پڑھنے کا قطعی حکم دیا ہی یہہ سب شرح سے لکھا اور پوشیدہ کر تکریر یعنے راء کی دوہری آواز کو جسوقت کہ راء کو تشدید

ہو شرح مین لکھا ہی کہ رائمین جو تکریر ہی اُسکا پوشیدہ کرنا واجب ہی رآء مخفف
ہو یا مشدد خصوصاً جب راء مشدد ہو اور یہہ اُسکی تکریر کو پوشیدہ کرنا اسواسطے واجب
ہی تاکہ مشدد مین بہت سے حروف ہو جاوین اور مخفف مین ایک حرف کے دو حرف
ہو جاوین اور یہہ تکریر کا پوشیدہ کرنا تکریر سے بچاؤ حاصل ہوتا ہی اسطرح سے کہ
بولنے والا زبان کی پیٹھ کو اوپر کے تالو مین لپٹا وے اچھا محکم لپٹانا کیونکہ جب زبان
کو تالو مین نہ لپٹا ویگا اور زبان کانپیگی اور تھرائیگی تو ہر بار کے تھرانے مین ایک
راء پیدا ہو گی اور یہہ لَحنٌ فاحِش یعنے بڑی غلطی ہی اِسلئے بچنا واجب ہی

فائدہ جس حرف کو تشدید ہوتی ہی اُسکو مُشَدَّد کہتے ہین اور جسکو تشدید
نہین ہوتی اُسکو مُخَفَّف کہتے ہین مُشَدَّد معنے سخت بولا گیا مخفف معنے ہلکا پھلکا بولا گیا

وَفَخِّمِ اللَّامَ مِنِ اِسْمِ اللّٰهِ	عَنْ فَتْحٍ اَوْ ضَمٍّ كَعَبْدُ اللّٰهِ

اور تفخیم کر لام کو اللہ کے نام مین یعنے لفظ اللہ مین جو لام ہی اُسکو پُر پڑھہ اگرچہ اُس مین
میم زیادہ کی جاوے اور اللّٰھم پڑھا جاوے اور یہہ پُر کرنا کب ہی فتحہ اور ضمہ
سے مانند عَبْدُ اللّٰہ کے یعنے جب اِس نام مبارک کے پہلے فتحہ ہو مانند اَللّٰهُ
مِنَ اللّٰهِ یَا عَبْدَ اللّٰهِ کے یا ضمہ ہو مانند عَبْدُ اللّٰهِ یَعْلَمُهُ اللّٰهُ کے اور ترقیق
کی جاوے یہہ لفظ بعد کسرہ کے پھر خواہ وہ کسرہ اِس لفظ مین ملا ہو مانند لِلّٰہِ
کے یا جدا ہو مانند فِی اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ کے اور خواہ وہ کسرہ عارضی ہو مانند
قُلِ اللّٰهِ قُلِ اللّٰهُمَّ کے یا لازم ہو مانند لِلّٰہِ فِی اللّٰہِ کے اور جسوقت
کہ دو لام پُر اور باریک پاس پاس جمع ہون تب ہر ایک کو اسکا حق دینا یعنے پُر کو
پُر پڑھنا اور باریک کو باریک پڑھنا واجب ہی مانند عَلَی اللّٰهِ اَحَلَّ اللّٰهُ کے
کہ پہلا لام باریک ہی اور دوسرا پُر اسیطرح سے جہان پُر اور باریک حرف اکٹھے
آوین وہان ہر ایک کو اُسکا حق دینا واجب ہی مانند طَلَّقْتُمُوهُنَّ کے کہ یہان

طاء کو پُر پڑھنا اور لام کو باریک پڑھنا واجب ہے ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

وَحَرْفَ الْاِسْتِعْلَاءِ فَخِّمْ وَاخْصُصَا ‖ لَاِطْبَاقَ اَقْوٰی نَحْوُ قَالَ وَالْعَصَا

اور حرف اِستعلاء کو جو خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ میں جمع ہیں پر کر مانند خَالِدُوْنَ صَادِقِیْنَ اَلضَّالِیْنَ اَلْغَارِمِیْنَ اَلطَّایِفَةُ قَاۤىِٕمًا اَلظَّالِمِیْنَ کے اسیطرح سے جب حرف اِستعلاء کا درمیان میں آوے یا کنارے پر یا ساکن ہو یا متحرک تب پُر پڑھا جاوے اور خاص کر پُر پڑھنے کو حروف اِستعلاء میں سے حروف اِطباق کے واسطے کہ بڑے قوی ہیں یعنے حروف اِستعلائ کے ساتون حروف میں سے چار حروف مُطبقہ کے بڑے قوی ہیں اسواسطے اُنکے پُر کرنیکی زیادہ تاکید ہے مانند قَالَ وَعَصَا کے مصنف نے سمجھانیکے واسطے دو مثال کہہ میں پہلی غیر مُطبقہ کی دوسری مُطبقہ کی **فائدہ** جاننا چاہیئے کہ اس ملک میں جو رائج ہوگیا ہے کہ حروف اِستعلا کے اور پُر راء کے پڑھتے وقت پیش کی بو دیتے ہیں سو محض خطا اور نری غلطی ہے اور اسکی کچھ اصل نہین ہے اور کسی کتاب مین ایسا مذکور نہین اور عرب کے سارے قُرّاء اسطرح پڑھنے کو منع کرتے ہین اور حقیقت یہہ ہے کہ پُر اور باریک زبان کے بلند اور نیچے کرنے سے ہوتا ہے پیش کے طور پر پڑھنے سے نہین ✤

وَبَیِّنِ الْاِطْبَاقَ مِنْ اَحَطْتُّ مَعْ ‖ بَسَطْتَّ وَالْخُلْفُ بِنَخْلُقْکُّمْ وَقَعْ

اور ظاہر کر صفت اِطباق کو اَحَطْتُّ کے حرف میں ساتھہ حرف بَسَطْتَّ کے یعنے جب ایک لفظ مین حرف مُطبقہ اور مُنفتحہ اکٹھی ہون تب اِطباق کو خوب ظاہر کرے اور اِطباق کو انفتاح سے جدا کرے مانند بَسَطْتَّ اور اَحَطْتُّ کے کہین ایسا نہو کہ طاء جو تا مین اِدغام کی گئی ہے سو تاء کے مشابہ ہوجاوے اور اس لفظ کے ادا کرنے اور بولنے کی حقیقت یہہ ہے کہ طاء کی صفت اطباق کو ظاہر کرے یعنے طاء پوری پوری نہ ادا ہو بلکہ اسکی صفت اطباق کی فقط ظاہر ہو اسطرح پر کہ

تالو مین لپٹے اور بغیر قَلْقَلَہ کے اُسکی آواز سنی جاوے اور سانس بند ہو جاوے
اور تا اپنے مخرج سے پوری پوری صاف ادا ہو اور اختلاف نَخْلُقكُّمْ کے لفظ
مین واقع ہوا ہی یعنے اختلاف کیا گیا ہی نَخْلُقكُّمْ کے قاف کو کاف مین ادغام کرنے
کے بعد قاف کے استعلا کے باقی رہتی ہین اور باقی نرہنے مین جزری نے اپنی کتاب مین
جسکا نام تمہید ہی کہا ہی کہ پہلی بات یعنی اِسْتِعْلَاء کا باقی رہنا مذہب مکی اور اُسکے
تابعدارون کا ہی اور دوسری بات یعنے اِسْتِعْلَا کا باقی نرہنا مذہب دانی اور اُسکے
(نام قاری)
تابعدارون کا ہی اور دونون مذہب نیک ہین پہلے مذہب کو بصریون نے اختیار
کیا ہی اور دوسرے مذہب کو شامیون نے اختیار کیا ہی اور مین نے دوسرے
مذہب کو اختیار کیا ہی دانی کی موافقت کے واسطے یہہ شرح سے لکھا ✢

وَاحْرِصْ عَلَى السُّكُونِ فِي جَعَلْنَا	أَنْعَمْتَ وَالْمَغْضُوبِ مَعْ ظَلَلْنَا

اور بڑی خواہش اور آرزو کر حرف ساکن کے سکون کے ظاہر اور روشن کرنے پر
جَعَلْنَا کے لفظ مین یعنے مانند جلعنا کے جو لفظ ہی جیسا کہ ظَلَلْنَا اُسکے لام کے سکون
کو خوب ظاہر کر اور اَنْعَمْتَ کے نون اور میم کے سکون اور مَغْضُوْب کے غین کے
سکون کو خوب ظاہر کر ظَلَلْنَا کے لام کے سکون سمیت اور نگہبانی کر کہ اِن ساکن
حرفون کو حرکت نہو جاوے جیسا کہ جاہل قاری لوگ کرتے ہین اور یہہ بڑی بڑی غلطی
ہی یہہ مضمون شرح اَرْجُوْزَہ سے جو مصنف کے بیٹے کی تصنیف ہی شرح مین
لکھا ہی اور کہا ہی کہ جَعَلْنَا کے لام کے ظاہر کرنے مین بھی خواہش کرے تا کہ قریب
مخرج کے سبب سے نون مین لام چھپ نجاوے ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢

وَخَلِّصِ انْفِتَاحَ مَحْذُوْرًا عَسَى	خَوْفَ اشْتِبَاهِهِ بِمَحْظُوْرًا عَصَى

اور خالص کر صفت اِنْفِتَاح ذال کی خصوصًا مَحْذُوْرًا کے لفظ کے ذال کی صفت
اِنْفِتَاح کو خوب صاف اور خالص ادا کر قولہ تعالیٰ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ

مَحْذُوْرًا مین اور اسیطرح سے سین کے انفتاح کو خالص کر خصوصا عسٰی کی سین کے انفتاح کو خالص کر قولہ تعالیٰ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ مین واسطے خوف مشابہ ہونے محذورًا اور عسٰی کے محظورًا اور عصٰی کے ساتھہ جو قولہ تعالیٰ وَمَا کَانَ عَطَآءُ رَبِّکَ مَحْظُوْرًا مین اور عَصٰی اٰدَمُ مین ہی کہ ذال مشابہ ظاء کے اور سین مشابہ صاد کے ہوجاوے کیونکہ ہر ایک حرف ذال اور ظاء اور سین اور صاد مین سے ایک سے دوسرا جدا نہین ہوتا ہی مگر انفتاح اور اطباق ان دو نو صفتون کے باعث سے اسواسطے کہ ذال اور ظا کا اور سین اور صاد کا مخرج ایک ہی تو اب اس صورت مین ضرور ہی ہر ایک کو دوسرے سے خالص کرنا اور جدا کرنا کہ سننے والے کو ان دونون مین صاف فرق اور امتیاز معلوم ہو یعنے مخرج تو دونون کا ایک ہی سو جو صفت کہ دونون مین فرق اور امتیاز کر دینے والی ہی اس صفت کی رعایت کرے اور ایسا ہی حال ہی اس قسم کے سارے دو حرفون کا جو دونون ایک مخرج سے نکلتے ہون اور دونون کی صفت دو ہو

وَرَاعِ شِدَّۃً بِکَافٍ وَّبِتَا	کَشِرْکِکُمْ وَتَتَوَفّٰی فِتْنَتَا

اور رعایت کر اور نگہبانی کر اُس شدت کی جو کاف اور تاء مین ہی اس سبب سے کہ دونون حروف شدیدہ مین سے خصوصًا مانند شِرْکِکُمْ اور تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ اور فِتْنَةٌ کے یعنے جب کہ کاف اور تا مکرر ہون مانند شِرْکِکُمْ اور تَتَوَفّٰهُمُ کے یا ساکن ہو مانند فِتْنَةً فَتْرَةً کے اور یہہ رعایت اسطرح حاصل ہوتی ہی کہ سانس کو منع کرے کہ ان حرفون کے ساتھہ جاری نہو اور یہہ حرفین اپنے مخرج مین ثابت رہین قوت کے ساتھہ کیونکہ شدیدہ حرف کے مخرج مین سانس کا لگ رہنا اور جاری نہونا ہی شدت ہی جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا یہہ شرح کا مضمون ہی اسسے معلوم ہوتا ہی کہ حروف شدیدہ کے متحرک ہونے مین بھی سانس مخرج پر

لگ رہتی ہی اور اوپر شدیدہ کے بیان مین یہہ لکھا ہی کہ شدیدہ وہ حرف ہی کہ سکون اور ادغام کی حالت مین اُسکی آواز اُسکے مخرج مین بالکل بند ہوجاتی ہی اور مطلق جاری نہین ہوتی اور کئی الفاظ بھی اُس مقام مین سمجھانیکے واسطے لکھدئے کہ سکون اور ادغام کی حالت مین اسطرح آواز بند ہوجاتی ہی توغرض یہہ ہی کہ سکون اور ادغام کی حالت مین حروف شدیدہ کے مخرج مین سانس بالکل بند ہوجاتی ہی اور حرکت کی حالت مین بھی سانس کا مخرج مین لگ رہنا سمجھا جاتا ہی اور حروف مہموسہ کی طرحسے سانس کا آسانی کے ساتھہ بے تکلّف جاری ہونا نہین ہوتا ہی اور یہہ بات غور کرکے ادا کرنے مین صاف سمجھہ مین آتی ہی +

پانچوین فصل ادغام کے بیان مین

وَاَوَّلَيْ مِثْلٍ وَجِنْسٍ اِنْ سَكَنْ — اَدْغِمْ كَقُلْ رَبِّ وَبَلْ لَاوَاَبِنْ

اور دو حرف مثل مین کے پہلے حرف کو مثل کے یہہ معنے کہ دونون حرف مخرج اور صفت مین متفق ہون یعنے جو حرف پہلا ہووہی دوسرا ہو جسطرح لام اور لام اور باء اور باء اور تاء اور تاء اور دو حرف جنس مین کے پہلے حرف کو جنس کے یہہ معنے کہ دونون حرف مخرج مین متفق ہون اور صفت مین متفق نہون جسطرح طاء اور تا اور ذال اور ظاء اور دال اور تا اور جنس مین دو حرف قریب المخرج کہ دونون کا مخرج پاس پاس ہووے بھی داخل ہین جسطرح لام اور راء اگر ساکن ہو پہلا حرف یعنے دو حرف مثل کے یا جنس کے قریب المخرج جب اکٹھی آوین اور اُن مین کا پہلا حرف ساکن ہو تب ادغام کر پہلے حرف کو دوسرے حرف متحرک مین مانند قُل رَّبِّ کے یہہ مثال ہی دو حرف جنس کی جو قریب المخرج ہین اور دو حرف جنس کے جو مخرج مین متفق ہون اُنکی مثال بیان نکی اسواسطے کہ اُنکی مثال مشہور ہی مانند بَسَطْتُّ اور اَحَطْتُّ اور فَرَّطْتُّمْ وغیرہ کے

اور

اور مانند بَل لَّا کے یہہ مثال ہی دو حرف مثل کی اسی پر قیاس کرنا چاہئے فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وغیرہ کو اور اظہار کر یعنے ادغام نکر جسوقت کہ دو حرف مثل یا جنس مین کا پہلا حرف مد کا حرف ہو ✦ * * * * * * * * * * * * *

فِي يَوْمٍ مَعَ قَالُوا وَهُمْ وَقُل نَعَمْ		سَبِّحْهُ لَا تُزِغْ قُلُوبَ فَالْتَقَمْ

مانند فِي يَوْمٍ کے قَالُوا وَهُمْ سمیت یعنے ادغام نکی جاوے لفظ فِي کی یاء کو لفظ یَوْمٍ کی یاء مین اور لفظ قَالُوا کی واو کو لفظ وَهُمْ کے واو مین ادغام نکیا جاوے بسبب محافظت کرنے صفت مد طبیعی کے جو یاء اور واو مین ہی تاکہ اِدغام کے سبب سے وہ صفت جاتی نرہے اور ایساہی ادغام مت کر لام کو نون مین قولہ تعالیٰ قُلْ نَعَمْ مین بہ سبب بُعد مخرج کے یعنے دور ہونے مخرج لام اور نون کے اور ایساہی اظہار کر ادغام نکر جب کہ دونو حرف مذکورہ حلقی ہون مانند فَسَبِّحْهُ کے اسواسطے کہ حرف حلق کے ادغام کے قاعدے سے دور ہین اسواسطے کہ انکے ادغام مین لفظ سخت ہوجاتاہی اور ادغام مقرر ہی آسانی کیواسطے اور علاوہ اسکے صرف والون کا قاعدہ مقرر ہی کہ حرف حلق کا اِدغام نہین کیاجاتا اُس حرف مین جو اُسے زیادہ اندر کو ہی مانند حاء اور ہاء کے جیساکہ فَسَبِّحْهُ کی مثال سے ظاہر ہوا اور ایساہی اظہار کر ادغام مت کر غین معجمہ کو قاف مین مانند قولہ تعالیٰ لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا مین بہ سبب تغایر یعنے مختلف ہونے اُن دونونکے مخرج کے کیونکہ غین حرف حلقیہ ہی اور قاف حرف لہویہ اگرچہ ایک طرح کا قرب ہا اُن دونون کے مخرج مین اور ایساہی اظہار کر ادغام مت کر لام کو تاء مین قولہ تعالیٰ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ مین اُن دونونکے مخرج کے دور ہونے کے سبب سے

فائدہ پہلا حرف جو ادغام ہوتاہی اسکو مُدغم کہتے ہین اور دوسرا حرف جس مین پہلا حرف ادغام ہوتاہی اُسکو مدغم فیہ کہتے ہین اور ادغام کرنیکو

کہ پہلا حرف دوسرے مین پوشیدہ ہوجاتا ہی ادغام کہتے ہین اور جو ادغام نہین ہوتا ہی دونون حرف ظاہر رہتے ہین اُسکو اظہار کہتے ہین ۔ اب جاننا چاہئے کہ ادغام کے قاعدونکی تحقیق صرف کی کتابون مین مذکور ہی اور مجوّد لوگ قرآن شریف کی الفاظ کے ادا کرنے کیواسطے اظہار اور ادغام کا بیان کرتے ہین اسیواسطے جو مضمون کہ مُدغم لفظون کے خوبی کے ساتھہ ادا کرنیکے کام مین آوے اُسکو ہم یہان ذکر کرتے ہین مُرشدۃ المشتغلین مین لکھا ہی کہ ادغام لغت مین داخل کرنا اور چھپانا ہی اس بات کو عرب کی اس بات سے نکالا ہی اَدْغَمْتُ اللِّجَامُ فِیْ فَمِ الْفَرَسِ یعنے داخل کیا مین نے اور پوشیدہ کیا مین نے لگام کو گھوڑیکے مُنہہ مین اور مجوّدین کے اِصطلاح مین یعنے اُنکی مقرر کی ہوئی بولی مین ادغام کی یہہ شرح ہی کہ ادغام اُٹھانا مخرج کا زبان ہوخواہ دوسرا عضو دو حرف کے ادا کے وقت ایکبارگی اسطرح پر کہ اُن دونون حرفون کے درمیان مین فصل اور جدائی نہ معلوم ہو یعنے دونون حرف ایک ہو کے نکلین یہہ کب ہی کہ جب حرف مدغم غنّہ نہو یا مانند اُسکے جبکہ اطباق ہی نہو یعنے اگر حرف مُدغَم غنہ ہوگا یا حروف مُطبقہ مین سے ہوگا تو اوسوقت حرف مدغم کے غنہ کے ادا کرنیکے سبب سے آواز خیشوم مین پہونچیگی اور پھر مدغم فیہ کے مخرج مین آویگی اس سبب سے ایک فصل معلوم ہوگا اسیطرح جسے حرف مدغم کے اطباق کے ظاہر کرنیکے سبب سے زبان تالوین لپٹےگی اور پھر مُدغم فیہ کے مخرج مین آویگی اِس سبب سے ایک فصل معلوم ہوگا مانند مِنَ نَّاصِرِيْنَ اور بَسَطْتَّ کے اور جب حرف مدغم غنہ اور اِطبَاق کا حرف نہوگا تب اسوقت وہ لفظ ایک حرف مشدّد کے ساتھہ ادا ہوگا مانند قُلْ لَّھُمْ اور قُلْ رَّبِّ کے مشدد معنے تشدید والا حرف اور بیان ادغام کا دوسری عبارت کے ساتھہ اسطرح ہی کہ ادغام کیا ہی کہ پہنچانا حرف ساکن کا حرف متحرک مین اسطرح پر کہ دونون

حرفون مین فصل نہ معلوم ہو اور دو نو حرف ایک مخرج سے نکلین اسطرح سے کہ حرف مُدغَم اور مدغم فیہ کے ادا کرتے وقت عضو ایکبارگی اُٹھے اور یہہ ادغام پہلے حرف کے ساکن کرنیکے بعد ہوتا ہی یعنے اگر پہلا حرف ساکن ہو تو بہتر اور اگر متحرک ہو ساکن کرنیکے بعد ادغام ہوتا ہی اور اگر پہلا حرف دوسرے حرف کا غیر ہو مثلاً پہلا دال ہو دوسرا تا تو اِس صورت مین پہلے حرف کو ساکن کرکے دوسرے حرف سے بدلتے ہین بعد اُسکے ادغام کرتے ہین تب دونون حرف اس حالت مین ایک حرف مشدد ہو جاتا ہی اور حقیقت مین وے دو حرف ہین کہ پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہی برابر ہی کہ دونون حرف مثلین ہون مانند مِن تَحۡتِهِ وَمِمَّن کے یا دونون حرف جنسین کے ہون مانند بَيَّتَ طَّآئِفَةٌ کے یا دونون حرف مُتَقَارِبَيۡنِ فِی الۡمَخۡرَجۡ یعنے قریب المخرج ہون مانند بَل تَّرٰی کے یا مُتَقَارِبَيۡنِ فِی الصِّفَةِ ہون یعنے صفت مین قریب ہون مانند مَن يَّرَهٗ کے یعنے نون مین بسبب غنہ کے تاخیر کرنا ہوتا ہی اور یا مین بسبب مدہ ہونیکے تاخیر کرنا ہوتا ہی تو اسی صفت مین دونون قریب ہین اور بیان ادغام کا مختصر یون ہی کہ پوشیدہ کرنا حرف مُدغَم کا حرف مدغم فیہ مین اسطرح پر کہ دونون حرف ایک حرف مشدد ہو جاوین انتہیٰ

وَالضَّادَ بِاسۡتِطَالَةٍ وَّمَخۡرَجٖ	مَيِّزۡ مِنَ الظَّآءِ وَكُلُّهَا تَجِیۡ

اور ضاد معجمہ کو ساتھہ صفت استطالت کے اور ساتھہ مخرج یعنے ضاد استطالت کی صفت مین اور مخرج مین اکیلا ہی اس صفت اور اس مخرج کا کوئی حرف نہین سو اس ضاد کو ہمیشہ تمیز یعنے فرق کر اور جدا کر ظاء معجمہ سے تاکہ مشابہ ظاء کے نہ ہو جاوے اور ساری ظائین جو قرآن مجید مین آتی ہین یعنے ہم انکا بیان کر دیتے ہین تاکہ لوگ جان لیوین کہ ان لفظونکے سواجو لفظین ہین سو سب ضاد معجمہ سے ہین اب اُن لفظون کا بیان شروع کیا

فِي الظَّعْنِ ظِلَّ الظُّهْرِ عُظْمِ الْحِفْظِ	اَيْقِظْ وَاَنْظِرْ عَظْمِ ظَهْرِ اللَّفْظِ

جدا کر یعنے ضاد اور ظا میں فرق کر لفظ ظعن میں جو ظاء معجمہ سے مسافرت کے معنے
میں ہی قرآن مجید میں ایک مقام سورۂ نحل میں آیا ہی وَيَوْمَ ظَعْنِكُمْ
وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ اور فرق کر ظلّ میں جو مشہور ہی اُسکے معنے سایہ اور ظاء معجمہ
سے ہی اُسکی جمع ظلل اور ظلال ہی پہلی جگہہ میں جو آیا ہی سورۂ نسأ میں وَ
نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا اور قرآن میں بائیس مقام میں یہہ لفظ آئی ہیں اور
ظُلَّةٌ بھی اسی لفظ سے بنا ہی سورۂ اعراف میں آیا ہی كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ اور سورۂ شعراء
میں آیا ہی يَوْمَ الظُّلَّةِ اور فرق کر ظہر میں جو ظاء مضموم کے ساتھہ وقت زوال کے
معنے اور ظہر کی نماز کے معنے میں ہی یعنے جتنی لفظیں اِس لفظ سے نکلی ہیں سب میں
فرق کر اور ظہیرہ بھی اس سے بنا ہی اور یہہ لفظ سورۂ نور میں ایک جگہہ میں ہی
حِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ اور سورۂ روم میں حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ
اور فرق کر عُظْمٌ میں عین مضموم کے ساتھہ بمعنی بزرگی جو عظمت سے بنا ہی یعنے
جتنی لفظیں اِس لفظ سے نکلی ہوں سب میں فرق کر اور پہلے سورۂ بقرہ میں یہہ لفظ
آئی ہی وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور اِس لفظ کی لفظیں قرآن مجید میں ایک سو
تین مقام میں آئی ہیں اور فرق کر حِفظٌ میں حاء کے کسرہ کے ساتھہ جسکے معنے
نگاہ رکھنے اور یاد کر لینے کے ہیں ضد نسیان کی سو جتنی لفظیں اِس لفظ سے نکلی
ہیں اور سب ظاء سے ہیں اُن میں فرق کر پہلے سورۂ بقرہ میں یہہ لفظ آئی ہی
حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى اور بھی چالیس بیالیس مقام میں
اس لفظ کے صیغے آئے ہیں اور اَيْقِظْ میں جو ظاء معجمہ سے ہی يَقَظَةٌ بفتحتین
سے نکلا ہی اسکے معنے بیداری یعنے جاگنا اور بیدار شدن یعنے نیند سے جاگ
اُٹھنا اور قرآن مجید میں ایک مقام سورۂ کہف میں آیا ہی وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ

اور

اور اَنْظِرْ مین جو ظا معجمہ سے اِنْظَار بالکسر سے نکلا ہی مُہلت دینے کے معنے مین سو
جتنے صیغے اس لفظ سے نکلے ہین سب مین فرق کر پہلے سورۂ بقرہ مین آیا ہی وَلَاهُمْ يُنْظَرُوْنَ
اور قرآن مجید مین بائیس مقام مین آیا ہی اور فرق کر عَظْمٌ مین عین مفتوح کے ساتھ
اسکے معنی استخوان اور ہڈی کہ ظا معجمہ سے ہی اور اُسکی جمع عظام عین کے کسرہ سے
ہی پہلے سورۂ بقرہ مین آیا ہی وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ قرآن مجید مین جمع اور
مفرد سب ملاکے چودہ مقام مین ہی اور ظَہر مین ظا معجمہ مفتوح سے اُسکے معنے
پشت اور پیٹھہ اُسکی جمع ظہور ہی پہلے سورۂ بقرہ مین آیا ہی كِتَابَ اللّٰهِ وَرَآءَ
ظُهُوْرِهِمْ اور ظہیر بھی اسی سے نکلا ہی اُسکے معنے پشتی دینے والا اور مددگار
سورۂ تحریم مین آیا ہی وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ اور ظِہار
بالکسر اُسکے معنے موافق ہونا اور مرد کا کہنا اپنی عورت کو کہ تو مجھپر میری ماکی پیٹھہ
کے مانند ہی جسکا بیان فقہ کی کتابون مین ہی اُسی سے نکلا ہی سورۂ مجادلہ مین
آیا ہی اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ
سو جتنے الفاظ ظہر سے نکلے ہین سب مین فرق کر اور لفظ کی لفظ مین جو ظا معجمہ سے
ہی اُسکے معنے کلام اور بات اُسکا صیغہ قرآن مجید مین ایک جگہہ آیا ہی سورہ
قٓ مین مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ

ظَاهِرٌ لَظٰى شُوَاظٌ كَظْمٌ ظُلْمًا	اُغْلُظْ ظَلَّامٌ ظُفُرٌ اِنْتَظِرْ ظَمَا

اور فرق کر لفظ ظاہر مین کہ ظا معجمہ سے ہی اسکے معنے ظاہر ضد باطن کی اور
حق تعالی کے نامون مین سے ایک نام ہی اور ظہور ظا مضموم سے اسکے معنے
ظاہر ہونا اور غالب ہونا اور کوٹھے پر چڑھنا اُسکا مصدر ہی سو اس لفظ کے جتنے
صیغے ہین سب مین فرق کر اور فرق کر لفظ لظی مین بفتحتین ظا معجمہ سے اسکے
معنے دوزخ اور آگ شعلہ مارنیوالی کہ سورۂ معارج مین ہی كَلَّآ اِنَّهَا لَظٰى

اور تَلَظّٰی بھی اسی سے نکلا ہی جو سورۂ واللیل مین ہی فَاَنذَرتُكُم نَارًا تَلَظّٰی اور
فرق کر لفظ شُوَاظ مین ظا معجمہ کے ضمہ اور کسرہ سے اسکے معنے آگ کا شعلہ قرآن مجید مین
ایک جگہہ پر آیا ہی سورۂ الرحمٰن مین یُرسَلُ عَلَیکُمَا شُوَاظٌ مِّن نَّارٍ * اور
فرق کر لفظ کَظِیم مین کاف کے فتحہ سے اسکے معنے غصہ کا کھا جانا سو اس لفظ کے
جتنے صیغے قرآن مجید مین آئے ہین سب مین فرق کرنا مانند کَاظِمِین کَظِیم مَکظُوم
وغیرہ کے کہ قرآن مجید مین چھہ مقام مین ہی اور فرق کر لفظ ظلم مین ظا معجمہ کے
ضمہ اور فتحہ سے اسکے معنے ستم کرنا ظلم کرنا اور کسیکا حق کم کرنا اور کسی چیز کو جہان
اسکا مقام نہین ہی وہان رکھنا اور اس لفظ سے جتنے صیغے نکلے ہین سب مین تمیز
اور فرق کر قرآن مجید مین دو سو بیاسی جگہہ پر اس لفظ کے صیغے آئے ہین پہلے
سورہ بقرہ مین فَتَكُونَا مِنَ الظّٰلِمِينَ اور فرق کر لفظ غلظ مین یہہ
لفظ نکلا ہی غِلظَۃ اور غِلَاظَۃ غین مکسور سے اسکے معنے موٹائی اور سختی اور
غَلِیظ غین مفتوح سے اور غلاظ غین مضموم سے اسکے معنے موٹا اور سخت اسکی
جمع غِلَاظ غین مکسورہ سے اس لغت کی لفظین قرآن مجید مین تیرہ مقام مین آئی ہین
پہلے سورۂ آل عمران مین وَلَو كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ اور فرق کر لفظ
ظَلَام مین ظا معجمہ مفتوح سے اسکے معنے شروع رات کی تاریکی یہہ لفظ نکلی
ہی ظُلمَہ ظا معجمہ مضموم سے اسکے معنے تاریکی ظُلُمَات لام کے فتحہ اور ضمہ اور
سکون تینوں سے اسکی جمع ظُلُمَاتٍ ثَلٰثٍ تاریکی شکم اور بچہ دان اور
کھیڑ ھیکی یعنے جھلی کی جسمین لڑکا رہتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ تاریکی شکم کی
اور بچہ دان کی اور پیٹھہ کی اس لغت کی لفظین قرآن مجید مین چھبیس مقام
مین آئی ہین پہلے سورہ بقرہ مین وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ اور فرق کر
لفظ ظُفُر مین ظا معجمہ کے ضمہ سے اسکے معنے ناخن قرآن مجید مین ایک مقام پر

سورہ انعام مین ہی وَحَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ اور فرق کر لفظ اِنْتَظِرْ مین جو
ظاء معجمہ سے ہی انتظار سے نکلا ہی اُسکے معنے انتظار کرنا۔ تک رہنا امید رکھنا
قرآن مجید مین چار مقام پر ہی پہلے سورہ انعام مین قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ
اور فرق کر لفظ ظَمَاً مین یہہ لفظ اس بیت مین مفعول پڑا ہی اسواسطے اسکو دو زبر
ہی وقف کے سبب سے ظَمَا پڑھا جاتا ہی اور ظَمَأ ظاء معجمہ سے بفتحتین پیاسا
ہونا اور ظَمِئٌ ظاء کے کسرہ میم کے سکون سے اُسکے آخر مین ہمزہ اُسکے معنے پیاس
ظِمَاءٌ ظاء مکسور سے پیاسا اُسکی جمع ظَمْاٰنُ قرآن مجید مین اس لغت کی
لفظین تین مقام مین آئی ہین سورہ برات مین لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ
اور سورہ طٰهٰ مین وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا اور سورہ نور مین يَحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً

اَظْفَرَ ظَنًّا كَيْفَ جَا وَعْظُ سِوٰى	عِضِيْنَ ظَلَّ النَّحْلِ زُخْرُفِ سِوَا

اور فرق کر لفظ اَظْفَرَ مین جو ظفر ظاء معجمہ بفتحتین سے نکلا ہی اُسکے معنے
فتحمند ہونا قرآن مجید مین ایک جگہہ مین ہی سورہ فتح مین مِنْۢ بَعْدِ اَنْ
اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ اور فرق کر لفظ ظن مین ظاء معجمہ سے جسطرح سے کہ آیا
ہو یعنے قرآن شریف مین اس لفظ کا جو صیغہ ہو اُسمین فرق کر ظَنَّ ظاء معجمہ کے
فتحہ اور نون کی تشدید سے اُسکے معنے تہمت رکھنا اور گمان کرنا اور یقین
جاننا اور گمان اور یقین ظُنُوْنٌ ظاء کے فتحہ سے مرد بدگمان اُسمین تہمت
رکھا گیا ظَانٌّ نون کی تشدید سے مرد بدگمان اور تہمت رکھنے والا اس لغت
کی لفظین قرآن مجید مین تریسٹھ مقام مین آئی ہین پہلے سورہ بقرہ مین يَظُنُّوْنَ
اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ اور فرق کر لفظ عظ مین ظاء معجمہ سے یہہ صیغہ امر کا ہی
وعظ سے نکلا ہی اسکے معنے پند دادن نصیحت کرنا اور یہہ لفظ سورہ نسا
مین آیا ہی فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ اسیطرح سے اس لفظ کے سارے صیغونمین

مانند بعظکم وغیرہ کے فرق کرسوائے لفظ عِضین کے کہ ضاد معجمہ سے عضو عین مفتوح سے نکلی ہی اُسکے معنے ٹکڑے ٹکڑے کرنا یہہ لفظ سورۂ حجر مین آئی ہی الَّذِیْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِیْنَ چونکہ لفظ عظ کا مشابہ عضین کے بولنے مین تھا اسواسطے اسکو استثنا کیا یعنے اسکو جدا کرکے کھول دیا اور فرق کر لفظ ظَلَّ مین جو ظاء معجمہ سے ہی اُسکے معنے اُس کام کی ہمیشگی کے ہین جو دن مین پایا جاتا ہی اور قرآن مجید مین نو مقام مین یہہ لفظ آئی ہین سورۂ نحل مین ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ اور دوسرے سورۂ زخرف مین کہ برابر اُسکے ہی یعنے دونو جگہہ ایک ہی صورت ہی اور بعینہ وہی عبارت ہی سورۂ زخرف مین ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

وَظَلْتَ ظَلْتُمْ وَبِرُومٍ ظَلُّوا	كَالْحِجْرِ ظَلَّتْ شُعْرًا فَتَظَلّ

اور تیسرے سورۂ طہ مین الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا چوتھے سورۂ واقعہ مین فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ پانچوین سورۂ روم مین لَظَلُّوْا مِنْ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ مانند سورۂ حجر کے یعنے چھٹھے مین سورۂ حجر مین ہی فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ساتوین سورۂ شعرا مین فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ پھر آٹھوین بھی سورۂ شعرا مین فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِيْنَ اور یہان قافیہ کی رعایت کی واسطے ضمہ کے اشباع سے پڑھتے ہین کہ واو ہو جاتی ہی فنظلو قرآن شریف مین ایسا نہین پڑھنا ✤

بِظَلَلْنَ مَحْظُورًا مَعَ الْمُحْتَظِرِ	وَكُنْتَ فَظًّا وَجَمِيعِ النَّظَرِ

نوین سورۂ شوریٰ مین فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ✤ اس لغت کے صیغے قرآن مجید مین بس یہی نو مقام پر آئے ہین ان نو مقام کے سوا جتنا ہی سب ضاد سے ہی ضلال ضاد معجمہ مفتوح سے اُسکے معنے گمراہی اور ضایع رہنا اور ہلاک ہونا اور کھو جانا اور مغلوب ہونا یعنے دب جانا بی اختیار ہو جانا جیسا کہ سورہ

یوسف مین ہی اِنَّ اَبَانَا لَفِی ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ یعنے ہمارا باپ یوسف کی محبت مین
دب گیا ہی بے اختیار ہو گیا ہی اور جتنی لفظین مجرد اور مزید اِس لغت کے ہین
سب ضاد معجمہ سے ہین مانند یَضُلُّ وَاَضَلَّنَا وغیرہ کے اور فرق کر لفظ
مَحْظُوْرًا مین کہ ظاء معجمہ سے ہی حظر ظاء معجمہ مفتوح سے نکلا ہی اُسکے معنے حرام کرنا
کسی چیز کو اور باز رکھنا منع کرنا کسی چیز سے اور جمع کرنا کسی چیز کو قرآن مجید مین ایک
مقام سورۂ بنی اسرائیل مین آیا ہی وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝ تو بس
فرق کر لفظ محظورًا مین لفظ محتظر سمیت یعنے جیسا کہ محظورًا مین فرق کرتا ہی ویسا
محتظر مین بھی فرق کر کہ وہ بھی ظاء معجمہ سے ہی قرآن مجید مین یہہ لفظ ایک مقام
پر سورۂ قمر مین آئی ہی كَهَشِیْمِ الْمُحْتَظِرِ اور اُسکے سوا سب ضاد سے ہی
حضور سے ضد غائب ہونیکی اور فرق کر لفظ فظ کی تئین ظاء معجمہ کے فتحہ اور تشدید
سے اُسکے معنے بدخو اور سخت دل اور سخت بات والا قرآن مجید مین ایک جگہہ
پر سورۂ آل عمران مین ہی كُنْتَ فَظًّا اور اِس لفظ کے مشابہ لفظ فض کی ضاد
معجمہ کے فتحہ اور تشدید سے ہی اُسکی معنے کسی چیز کا توڑنا اسطور پر کہ جدا ہو
جاوے اور قرآن مجید مین جو اِس باب کے مزید سے اسی سورہ مین اسی آیت
مذکورہ مین ہی لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ اور سورۂ جمعہ مین اِنْفَضُّوْا اِلَیْهَا
ہی سو لفظ فظ کے ساتھہ لفظ مین مشابہت رکھتی ہین تو اُسکو فرق کرنا چاہئے
کہ لفظ کی لفظ ظاء معجمہ سے ادا ہو ضاد معجمہ سے نہو اور فرق کر سب نظر کی تئین
کہ ظاء معجمہ سے ہی یعنے نظر اور سارے مزید اور مشتقات اُسکے یعنے جو صیغے
اِس لفظ سے نکلے ہین سب ظاء معجمہ سے ہین اور قرآن مجید مین چھیاسی مقام مین
وہ سب صیغے آئے ہین اور نظر ظاء معجمہ بفتحتین ہی اُسکے معنے کسی چیز مین
تامل کے ساتھہ دیکھنا اور امید رکھنا اور اسیطرح انتظار ہی اور ناظر نظر کرنیوالا

اور دیدبان اور نگہبان سو نظر ہین اور جتنے صیغے اُس سے نکلے ہین سب مین سب جگہہ فرق کر

إلّا بويلٍ هَلْ وَأُولىٰ نَاضِرَه	وَالْغَيْظِ لَا الرَّعْدِ وَهُودٍ قَاصِرَه

مگر تین مقام مین کہ مشابہ لغت نظر کے لفظ مین ہی لیکن ضاد معجمہ سے ہی ایک سورہ وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ مین نَضْرَةَ النَّعِيمِ دوسرے سورہ ہل اتیٰ مین وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً تیسرے پہلا نَاضِرَةٌ سورہ قیامۃ مین کا یعنے سورۂ قیامۃ مین آیا ہی وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ سو دونون مین کا پہلا ضاد معجمہ سے ہی اور دوسرا ظاء معجمہ سے ان تینون مقام مین ضاد سے ہی اور نَضْرَة ضاد معجمہ کے فتحہ سے اُسکے معنے تازگی اور سیرابی اور تازہ اور اچھا ستھرا کرنا نَضَارَة نون کے فتحہ سے تازہ رہنا اور تازہ اور آبدار ہونا نَاضِر تازہ اور بہت سبز تو ان تینو مقام مین فرق کرنا چاہیئے کہ ظا سے نہ پڑھا جاوے اور اُسکے معنے نہ بدلین اور لفظ غَيْظ کی ظا معجمہ کے فتحہ سے ہی اُسکے معنے غصہ مین لانا اور غصہ یا سخت غصہ یا غصہ کی تیزی اور غصہ کا شروع اور قرآن مجید مین گیارہ مقام مین یہہ لفظ ہی اور اُسکے مشابہ ہی لفظ غِيضَ اور تَغِيضُ کہ قرآن مجید مین دو مقام پہ ہی پہلے سورہ ہود مین وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ اور دوسرے سورہ رعد مین وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ اور یہہ دونون صیغہ نکلا ہی غَيْض ضاد معجمہ کے فتحہ سی اسکے معنے کم ہونا پانی کا اور زمین مین گھس جانا اور پانی کا نکل جانا اور اسباب کی قیمت کا کم ہونا اور بزرگون کا کم ہونا اور جو بچہ کہ ناتمام خلقت پیٹ سے گر پڑے سو مصنف نے اسی مضمون کا اشارہ کیا کہ لفظ غیظ کی ظا معجمہ سے ہی نہ لفظ تغیض کی کہ سورۂ رعد مین ہی اور لفظ غیض کی کہ سورۂ ہود مین ہی کیونکہ یہہ دونون ضاد

معجمہ

معجمہ سے ہین اسواسطے کہ ان دونون کے معنے قاصرہ ہین قاصرہ معنے کوتاہ ہونیوالا اور کوتاہی کرنیوالا یعنے ان دونون لفظون کے معنے ہین کوتاہی اور کمی سمجھی جاتی ہی اور غیظ کے معنے ہین بہت ہونا سمجھا جاتا ہی ✦

	وَفِي ضَنِينَ الْخِلَافُ سَامِي		وَالْحَظِّ لَا الْحَضِّ عَلَى الطَّعَامِ	

اور لفظ حَظِّ کی ظا معجمہ کے فتحہ اور تشدید سے ہی اُسکے معنے بہرہ اور بخت حصہ اور نصیبا اور بہرہ مند اور نصیب ور ہونا نہ حضّ او پر طعام کے یعنے جو حضّ کہ ضاد معجمہ کے تشدید اور زبر سے ہی اور اُسکے معنے کسی کو کھانا کھلانیکی خواہش دلانا ہی سو ضاد معجمہ سے ہی ظا سے نہین اب جاننا چاہئے کہ حظّ جو ظا سے ہی سو قرآن مجید مین سات مقام پر آیا ہی اُس مین کا پہلا سورہ آل عمران مین آیا ہی يُرِيدُ اللهُ اَنْ الَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ✦ ✦ ✦ اور حضّ ضاد سے جو اُسکے مشابہ لفظ مین ہی سو قرآن شریف مین تین مقام پہ آیا ہی اُس مین کا پہلا سورہ الحاقہ مین ہی وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ دوسرا سورہ والفجر مین وَلَا تَحَاضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ تیسرا سورہ ماعون مین وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ اور لفظ ظنین مین خلاف بلند ہی یعنے مشہور ہی یعنے ظنین ظا معجمہ سے اُسکے معنے تہمت رکھا گیا فعیل کی وزن پر ظَنَّ سے نکلا ہی جو ظا کے فتحہ اور نون کی تشدید سے ہی اُسکے معنے تہمت رکھنا اور ضنین ضاد معجمہ سے فعیل کی وزن پر اُسکے معنے بخیل اور کنجوس ضَنَّ سے نکلا ہی جو ضاد کے کسرہ اور نون کی تشدید سے ہی اُسکے معنے بخیلی کرنا سو دونون لفظ کی قراءت ثابت ہی اور اس لفظ کی قراءت مین قاریون کا اختلاف ہی اور یہ لفظ سورہ تکویر مین ہی وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ✦

	اَنْقَضَ ظَهْرَكَ يَعَضُّ الظَّالِمُ		وَاِنْ تَلَاقَيَا الْبَيَانُ لَازِمٌ	

اور اگر ظاء معجمہ اور ضاد معجمہ آپس مین ملاقات کرین یعنے پاس پاس ایک جگہہ پر آوین تو دونون کا روشن پڑھنا اور ظاہر کرنا واجب ہی تاکہ ضاد ظا نہوجاوے مانند قولہ تعالیٰ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ کے سورہ الم نشرح مین ہی اور مانند يَعَضُّ الظَّالِمُ کے کہ سورہ فرقان مین ہی اور اسکے سوا جہان ایسا آوے شیخ رحمۃ اللہ علیہ شرح مین لکھتے ہین کہ بہت سے لوگ ایسے ہین کہ یہہ مضمون اُن پر پوشیدہ ہی اور اُن پر کھلتا نہین اور دونون کا نگاہ رکھنا اور ظاہر کرنا اُن پر آسان نہین ہوتا خصوصًا عرب کے سوائے دوسرے لوگون پر اور عرب کے قاری لوگ کہتے ہین کہ مصر والے عوام لوگ بھی ایسے ہی ہین یہان تک کہ مصر کے بعضے عالمون نے ایک رسالہ اِس بات کی رخصت اور آسانی کے ثابت کرنے مین لکھا ہی اُس بات کے جواب مین جو عالمون نے مصر والون کی نماز کے فاسد ہونیکا حکم دیا ہی ظاء اور ضاد کے ظاہر اور روشن نکرنے کے سبب سے جیسا کہ مذہب شافعی کا یہی ہی اور بعضے مشایخ نے مجھسے نقل کیا کہ ایک شخص تھا کہ وہ حجاج ابن یوسف ثقفی کی امامت کرتا تھا تو وہ شخص جب تک کہ اُسکا امام تھا تب تک سورہ الم نشرح نہ پڑھا اپنی لحن یعنے غلطی کے خوف سے قولہ تعالیٰ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ مین اِسواسطے کہ کوئی اُسکی غلطی نہ پکڑے انتہیٰ +

وَاضْطُرَّ مَعَ وَعَظْتَ مَعَ اَفَضْتُمْ		وَصَفِّهَا جِبَاهُهُمْ عَلَيْهِمْ	

اور روشن پڑھنا اور ظاہر کرنا ضاد معجمہ کا طا مہملہ سے واجب ہی مانند فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ مین اور ایسا ہی ظاہر کرنا ظا معجمہ کا تا فوقانی سے واجب ہی مانند سَوَاءٌ عَلَيْنَا اَوَعَظْتَ مین اور ایسا ہی ظاہر کرنا ضاد معجمہ کا تا فوقانی سے واجب ہی مانند فَاِذَا اَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ مین اور صاف او پاک ادا کرنا اور خالص اور جدا کرنا ہونا کو اُسکی جنس دوسری ہا سے مانند فَتَنْگُوی

بھاجبا ھُمُ مین اور جدا اور خالص کرہا کو یا تحتانی سی مانند علیہم مین اور صاف اور جدا کرہا کو ہمزہ سے مانند اِھدِنا مین اسواسطے کہ ہا حرف خفی یعنے مشہور ہی تو سزاوار اور لایق ہی کہ اسکے ظاہر کرنے مین خوب خواہش کرے خصوصًا جب ہا اپنے جنس یا مثل کے پاس آوے **فائدہ** اب جاننا چاہیے کہ حق تجوید کا یہی ہی کہ ہر حرف مین اُسکی صفات کی رعایت اور نگہبانی کرے پھر بعضے حروف کا بیان جو خاص کرکے اور جدا کرکے کیا ہی مانند تا اور کاف اور ہا اور را سکے مانند کا جیسا کہ قرا کے کلام مین اُسکا بیان موجود ہی تو اس سبب سے کہ اس جدا کرکے بیان کرنیکی احتیاج ہی تاکہ زبان اوپ سیکھ جاوے اور حروف کی صفات کو پہچان جاوے اور حرفون کا ہتھیار اس نگہبانی اور رعایت مین فرمانبردار ہوجاوے اور یہہ بھی سبب ہی کہ ان صفات کی نگہبانی اور رعایت مین لوگ غفلت کرتے ہین یا یہہ سبب ہی کہ یہہ حروف اپنے سوا دوسرے حروف کے مشابہ ہین لبس یہی وجہ ہی قرآن کے بعضے حروف کو جدا کرکے ذکر کرنیکی اور مثال بیان کرنیکی " مانند بِشرِکِکُم اور جِبَاھُمُ وغیرہ کے اور ہمنے اسواسطے یہہ سب بیان کردیا تاکہ اسکو دیکھکے لوگ ہوشیار ہوجاوین اور خوب رعایت کرین آگے توفیق دینا اللہ کا کام ہی یہہ شرح سے لکھا ہی

چھٹھی فصل میم ساکن اور نون ساکن کے احکام کے بیان مین

وَاَظْهِرِالْغُنَّةَ مِنْ نُوْنٍ وَّمِنْ	مِیْمٍ اِذَا مَا شُدِّدَا وَاَخْفِیَنْ
اَلْمِیْمَ اِنْ تَسْکُنْ بِغُنَّةٍ لَدَا	بَاءٍ عَلَی الْمُخْتَارِ مِنْ اَھْلِ الْاَدَا

اور ظاہر کر صفت غنہ کی نون اور میم مین جسوقت کہ نون اور میم مشدد ہون یعنے اُنکو تشدید ہو اب جاننا چاہیے کہ غنہ ایک صفت ہی کہ میم اور نون کو لازم ہی یعنے دونون مین یہہ صفت لگی رہتی ہی مطلقًا دونون متحرک ہون یا ساکن

اظہار کی حالت مین ہون یا اخفا کی یا ادغام کی اور وہ غنہ حرکت کی حالت سے سکون کی حالت مین پورا ہوتا ہی اور
اظہار کی حالت سے اخفا کی حالت مین خوب زیادہ ہوتا ہی اور اخفا کی حالت سے ادغام کی حالت مین اور بھی زیادہ ہوتا
ہی ایک اخفا اظہار کی ضد ہی اور ایک اخفا ادغام کی ضد اور بعضون نے مشدد کے بجائے مدغم کہا ہی اور جزری نے مشدد
کہا ہی اور تشدید شامل ہی دونون کو کہ دو نون مدغم ہون ایک لفظ مین یا دو لفظ مین یا دونون
مشدد ہون اب مثالین سنو مثال نون مدغم کی ایک لفظ مین مانند اَلْجَنَّةُ مَنَّ
اِنَّا کے مثال نون مدغم کی دو لفظ مین مانند مِنْ نَّاصِرِيْنَ اَنْ نَّقُوْلَ کے مثال
نون مشدد و غیر مدغم کی مانند اِنَّ اَنَّ کے مثال میم مدغم کی ایک لفظ مین مانند
ثَمَّ هَمَّ کے مثال میم مدغم کی دو لفظ مین مانند مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ كَمْ مِّنْ
کے مثال میم مشدد بغیر ادغام کی مانند لَمَّا اَمَّا ثُمَّ ثَمَّ کے خلاصہ یہہ ہی کہ مشدد
عام ہی کہ شامل ہی مدغم مشدد دو نون کو اور ادغام ایک لفظ مین بھی ہوتا ہی اور
دو لفظ مین بھی اور تشدید بغیر ادغام کے ایک ہی لفظ مین ہوتی ہی لیکن میم ساکن کی
تین احوال مین ادغام اور اخفا اور اظہار سو میم ادغام کی جاتی ہی اپنے مثل مین
جیسا کہ ادغام کے بیان سے معلوم ہوا باقی رہا بیان اخفا اور اظہار کا سو مصنف
نے اسکا بیان شروع کیا اور کہا کہ وَاَخْفِيَنْ اور اخفا کر میم کو اگر ساکن ہو غنہ کے
ساتھہ یعنے اخفا با غنہ کر میم کو نزدیک باء موحدہ کے یعنے اخفا کی جاوے میم ساکن
جسوقت کہ اسکے بعد باء موحدہ آوے اوپر قول مختار کے اہل ادا سے یعنے
جو لوگ کہ قرآن مجید کی الفاظ کو تجوید کے ساتھہ ادا کرتے ہین انھون نے اختلاف
کیا ہی میم ساکن کے اخفا اور اظہار مین جسوقت کہ اسکے بعد باء موحدہ
آوے سو ائمین سے بعضے اسکو اخفا کرتے ہین اور یہہ مختار ہی جمہور کے
نزدیک یعنے ہماری جماعت کے نزدیک اور اسی پر عمل کرتے ہین قُرّا اور
دانی نے یہی کہا ہی اور ائمین سے بعضے اظہار کرتے ہین اسکو اور یہہ کم ہی اور

غیر مختار

غیر مختار ہی اور مکی نے یہی کہاہی جزری نے تمہید مین کہاہی کہ ہم اخفاپر عمل کرتے ہین بعد اُسکے کہا جزری نے کہ ہمارے اُستاد ابن الجندی نے اختلاف کیا میم ساکن کے اخفا اور اظہار مین جبکہ اُسکے بعد با آوے اور صحیح ہی اخفا اُسکا مطلقاً یعنے برابر ہی کہ میم کا سکون اصلی ہو مانند اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ کے یا اُسکا سکون عارضی ہو مانند وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ کے یہہ شرح سے لکھا اور حقیقت اخفا کی یہہ ہی کہ میم اپنے اصلی مخرج سے ٹل کے خیشوم سے ادا ہو جیساکہ مخارج حروف کے بیان مین معلوم ہو چکا

وَأَظْهِرَنْهَا عِنْدَ بَاقِي الْأَحْرُفِ ۔۔ وَاحْذَرْ لَدَى وَاوٍ وَفَا أَنْ تَخْتَفِي

اور بیشک اظہار کر میم ساکنہ کو نزدیک باقی حرفون کے جو بار موحدہ سے سوا ہین برابر ہی کہ ہووے وہ میم ایک لفظ مین مانند اَنْعَمْتَ وَتَمْتَرُوْنَ وَيَمْشُوْنَ کے یا دو لفظ مین مانند مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِيْ وَذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ کے اور بیشک پرہیز کر نزدیک واو اور فار کے اس بات سے کہ اخفا کرے میم کو یعنے میم ساکنہ بار کے سوا سب حرفون کے پاس اظہار کی جاتی ہی خصوصاً جبکہ واو اور فار کے پاس آوے اسواسطے کہ واو اور فا کے پاس میم کے اظہار مین مبالغہ کیا جاتا ہی اِخفا سے بچنے کیواسطے بسبب ایک ہونے مخرج میم اور واو کے اور قریب ہونے مخرج میم اور فار کے کہ کہین کوئی شبہ کرے کہ واو فا کے پاس بھی میم اخفا کی جاتی ہی جیساکہ بار کے پاس اخفا کی جاتی ہی جیساکہ جاہل پڑھنے والے ایسا کرتے ہین اور یہہ لحن یعنے غلطی ہی ایسا ہی کہا ابن جزری نے مانند يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ اور عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ کے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مین لکھا ہی کہ سبب مشہور ہونے میم کے اظہار کا واو اور فا کے نزدیک اور اظہار کی تاکید اُسی شبہ سے

بیچنے کیواسطے ہی اور نہین تو میم بار کے سوا سب حرف کے نزدیک اظہار کی جاتی ہی
قول مختار اور پسندیدہ بموجب اور لیکن جو شخص کہتا ہی کہ میم بوف کے حرف کے
پاس اظہار کی جاتی ہی سو یہہ بات اُس شخص کی متابعت سے کہتا ہی جسنے گمان
کیا ہی کہ میم با کے پاس بھی اظہار کی جاتی ہی اور بیشک تجکو معلوم ہو چکا ہی کہ
یہہ مذہب کمزور غیر پسندیدہ ہی اگرچہ بوف کے حرفون مین سے واو اور فا کے
نزدیک میم کا اظہار جاری ہی اور یہہ بات ظاہر ہی بعد اسکے حد اظہار میم کا یہی
ہی کہ میم کا سکون پورا پورا ٹھیک ادا ہو اور یہہ نہین کہ میم کا سکون حرکت کے
مشابہ ہو جاوے بلکہ بعضے جاہل لوگ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ اور يَمُدُّهُمۡ
فِيۡ طُغۡيَانِهِمۡ کے مانند مین کسرہ کے طور سے پڑھتے ہین اور یہہ خطا
ہی ایسا ہی کہا اُستادون نے انتہی

وَحُكۡمُ تَنۡوِيۡنٍ وَّنُوۡنٍ يُّلۡفٰى		اِظۡهَارٌ اِدۡغَامٌ وَّقَلۡبٌ اِخۡفَا	

اور حکم تنوین یعنے دو زبر دو پیش دو زیر کا اور نون ساکن کا پایا جاتا ہی
یعنے میرے بیان سے ظاہر ہوتا ہی کہ اُنکے واسطے چار احکام ہین اظہار اور ادغام
اور قلب اور اخفا رجانا چاہیے کہ تنوین نون ساکن ہی کہ اسم کے آخر مین لگتا
ہی وصل کی حالت مین وقف کی حالت مین نہین لفظ مین یعنے بولنے مین اور
لکھنے مین نہین اور نون ساکن لگا رہتا ہی بولنے مین اور لکھنے مین وصل کی
حالت اور وقف کی حالت دونون مین اور نون ساکن لفظ کے سارے قسم مین
ہوتا ہی اسم اور فعل اور حرف سب مین لفظ کے درمیان مین اور کنارے
مین خلاصہ یہہ کہ نون ساکن اور تنوین کیواسطے چار احکام ہین سو اُن چارون
کا بیان مصنف نے شروع کیا

فَعِنۡدَ حَرۡفِ الۡحَلۡقِ اَظۡهِرۡ وَّادَّغِمۡ		فِي اللَّامِ وَالرَّا لَا بِغُنَّةٍ اُلۡزِمۡ

سو پہلا حکم یہہ ہی کہ نون ساکن اور تنوین کو حرف حلق کے پاس اظہار کریعنے صاف
جدا کرکے نون ساکن اور تنوین کو کہ وہ بھی نون ہی نون کے مخرج سے ادا کراور
اسکے سکون کو پورا پورا ٹھیک ادا کر بسبب دور ہونے نون کے مخرج کے
حرف حلق کے مخرج سے جب کہ آوے حرف حلق مین سے ایک بعد اسکے اور اس
صورت مین نون حرف حلق کے ساتھہ ہوتا ہی کبھی ایک لفظ مین اور کبھی دو
لفظ مین سو اسکی بارہ صورت پائی جاتی ہی مانند یَنْئَوْنَ مَنْ اٰمَنَ
یَنْهَوْنَ مِنْهَا اَنْعَمْتَ مِنْ عِلْمٍ وَاٰخَرُ مِنْ حَالٍ فَسَيُنْغِضُوْنَ مِنْ غِلٍّ الْمُنْخَنِقَةُ اِنْ خِفْتُمْ
کے اور تنوین حرف حلق کے ساتھہ نہین ہوتی مگر دو لفظ مین سو اسکی چھہ صورتین
پائی جاتی ہین مانند عَادٍ اِذْ اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ حَقِيقٌ عَلٰى نَارٌ حَامِيَةٌ مَاءٍ
غَيْرِ اٰمِنٍ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ دوسرا حکم یہہ ہی کہ ادغام کر تنوین اور نون ساکن کو
بسبب متصل ہونے مخرج کے اور ایک ہونے مخرج کے لام اور را مہملہ مین
بغیر غنہ کے اور خوب اہتمام کر کہ غنہ نہونے پاوے یعنے حروف یرملون مین
سے دو حرف مین کہ لام اور را مہملہ ہین اور دو نون جمع ہی لفظ رل مین
ادغام بلا غنہ کر تاکہ خوب تخفیف حاصل ہو یعنے ہلکا پھلکا ادا ہو اسواسطے کہ غنہ
کے باقی رہنے مین ثقل اور گرانی پائی جاتی ہی مثال نون ساکن مدغم کی لام مین
بلا غنہ کے اَنْ لَوْ وَلٰكِنْ لَا يَعْلَمُوْنَ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا مِنْ لِيْنَةٍ ٭ ٭ مثال نون
ساکن مدغم کی را مین بلا غنہ کے مِنْ رَّبِّكَ مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ مثال تنوین
مدغم کی لام مین بلا غنہ کے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ خَيْرٌ لَّكُمْ ٭ مثال تنوین مدغم
کی را مین بلا غنہ کے مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

وَاَدْغِمَنْ بِغُنَّةٍ فِيْ يُوْمِنُ	اِلَّا بِكِلْمَةٍ كَدُنْيَا عَنْوَنُوْا

اور ادغام کر تنوین اور نون ساکن کو غنہ کے ساتھہ اس گرانی کے موجود

نہونے کے سبب سے لفظ یُوْمِنُ کے حروف مین یعنے یَرْملون کے حرفون مین
سے چار حرفون یا واو میم نون مین جو اس ترکیب مین یعنے یُوْمِنُ کی لفظ مین
جمع ہین نون ساکن اور تنوین کو ادغام کر غنہ کے ساتھ مثال تنوین اور نون
ساکن کے ادغام کی یا واو میم نون مین غنہ کے ساتھ ترتیب کے ساتھ فِئَةٌ
يَّنْصُرُوْنَهٗ جَنّٰتٍ يَّنْسَآءً لَوْنَ مَنْ يَّقُوْلُ اَنْ يَّرَوْا مُتَشَابِهًا وَّلَهُمْ هُدًى وَّ
نُوْرٌ مِّنْ وَّرَآئِهِمْ مِنْ وَّلِيٍّ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ مَنْ مَّعَهٗ مِنْ مَّآءٍ
يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ مَلَكًا نُّقَاتِلُ عَنْ نَّفْسٍ مَنْ نَّشَآءُ ✽ ✽ ✽ ✽ خلاصہ
یہ کہ تنوین اور نون ساکن یَرْملون کے حرفون مین ادغام کیا جاتا ہی جب
تنوین اور نون ساکن کے بعد یَرْملون کے حرفون مین سے ایک حرف آوے
لیکن حروف رَل مین بلا غنہ کے اور حروف یُوْمِنُ مین غنہ کے ساتھ مگر جبکہ نون
اور یومن کے حرفون مین کا کوئی حرف ایک لفظ مین اکٹھا ہو تب ادغام نہین
کیا جاتا بلکہ اس صورت مین اظہار کیا جاتا ہی کیونکہ ایسی لفظ مین ادغام کرنے مین
حروف مشابہ ہونے اس لفظ کا مضاعف کے ساتھ ہی مانند دُنیا کے اور
مانند عِنْوَانٌ کے کہ لفظ عنو سے اُسیکی طرف اشارہ کیا ہی اور مانند قِنْوَانٍ
اور صِنْوَانٍ کے کہ لفظ قنو سے اُسی کیطرف اشارہ کیا ہی اور اس قسم کی لفظ
مین سے جو قرآن مجید مین آئی ہین سو دو لفظ ہین کہ اُسمین نون کے بعد یا ہی
مانند دُنیا اور بُنْیَانٌ کے اور دو لفظ ہین کہ اُسمین نون کے بعد واو ہی مانند
قِنْوَانٌ اور صِنْوَانٍ کے سوا اگر ان لفظون مین نون ادغام کیا جاوے اور دُیَّا
اور بُیَّانٌ اور قِوَّانٌ اور صِوَّانٍ پڑھا جاوے تو یہہ لفظین مضاعف کے
ساتھ مشابہ ہو جاوین اور حقیقت مین یہہ لفظین مضاعف نہین ہین فائدہ
مُرْشِدُ الْمُشْتَغِلِیْن مین لکھا ہی کہ نون ساکن اور تنوین دو نون غنہ کے

حرف ہین اور دو نون کی واسطے ضرور ہی حرف مد کی مشابہ ہونا تو لبس تنوین اور نون ساکن دونو ایک طرح سے یا اور واو کے مانند ہوے مدین تو اس سے معلوم ہوا کہ نون ساکن او تنوین کے غنہ کے ادا کرنیوقت کسی قدر تاخیر کرے مانند مد کے اور چونکہ اُسکی تاخیر کا اندازہ مذکور نہین ہی اسواسطے ضرور ہی کہ اس غنہ کے ادا کرنے مین مد طبیعی کے اندازہ موافق تاخیر کرے اور مد طبیعی کا اندازہ ایک الف برابر ہی اور اپنے استاد اور مصر کے دوسرے قاریون سے زیادہ بھی سنا ہی شاید دوسری کتابون سے انکو سند ملی ہوگی ؁

وَالْقَلْبُ عِنْدَ الْبَا بِغُنَّةٍ كَذَا	لِاخْفَا لَدَيْ بَاقِي الْحُرُوفِ اُخِذَا

اور حکم تیسرا تنوین اور نون ساکن کیواسطے قلب ہی با موحدہ کے پاس آنے سے غنہ کے ساتھہ قلب معنے بدلنے کے ہین یعنے جب تنوین اور نون ساکن باء موحدہ کے پاس آوے تب وہ تنوین اور نون ساکن میم مخفیہ کے ساتھہ بدلے جاوین غنہ کے ساتھہ مخفیہ معنے اخفا کی گئی اور اخفا کے معنے معلوم ہوچکے اور اس بدلی ہوئی میم کے اخفا کی یہہ وجہ ہی کہ یہہ میم با کے پاس آئی ہی اب برابر ہی کہ نون باء موحدہ کے پاس ایک لفظ مین آوے مانند اَنْۢبِئْهُمْ اَنْۢبَئَهُمْ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ کے یا دو لفظ مین آوے مانند اَنْۢ بُوْرِكَ مِنْۢ بَعْدِ کے اور تنوین باء موحدہ کے پاس نہین آتی مگر دو لفظ مین مانند عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ صُمٌّۢ بُكْمٌ کے اور یہہ نون ساکن اور تنوین میم کے ساتھہ بدلا جاتا ہی غنہ کے ساتھہ دونو ہونٹھونکے اِطباق کے ساتھہ جیساکہ مثالین مذکورہ سے معلوم ہوا اور یہہ نون اور تنوین با مین ادغام نکیا گیا بسبب اختلاف مخرج کے اور جب ادغام نہوا اور مقام اظہار کا بھی نہین ہی تب مقرر کیا گیا اِخفا اور وصل کیا گیا باء موحدہ مین اُس حرف کے ساتھہ بدل کے جو باء کا شریک ہی مخرج مین اور نون کا شریک ہی صفت غنہ مین

اور وہ حرف میم ہی اور ایساہی نون ساکن اور تنوین اخفا کیواسطے باقی حرفون
کے پاس اختیار کیا گیا ہی اور یہہ جو تھا حکم ہی یعنے اخفا کیا جاوے نون
اور تنوین سواے حروف حلق کے کہ وہان اظہار ہی اور سوائے حروف
یرملون کے کہ وہان ادغام ہی اور سوائے باے موحدہ کے کہ وہان
قلب ہی ان تیرہ حرفون کے سوائے سب حرفون کے پاس اخفا کیا جاوے
اب جاننا چاہیئے کہ نون اور تنوین ادغام کیا جاتا ہی اُن حرفون مین جنکا
مخرج اُسکے قریب ہی اور اظہار کیا جاتا ہی اُن حرفون کے پاس جنکا مخرج
اُسکے مخرج سے دور ہی اور جو حرف کہ قریب اور دور ہونے مین میانے
مین اُنکے پاس اِخفا اختیار کیا گیا کیونکہ اخفا ایک حالت میانی ہی اظہار اور
ادغام کے درمیان اور فرق ادغام اور اخفا مین دو جہت سے
ظاہر ہوتا ہی ایک یہہ کہ اخفا ایک حالت ہی میانی تشدید سے خالی اور
ادغام مین تشدید ہی دوسرے یہہ کہ اخفا خود حرف مُخفاۃ کی ذات
مین ہوتا ہی جب حرف مُخفاۃ اپنے غیر کے پاس آتا ہی اُس غیر مین اِخفا
نہین ہوتا مُخفاۃ یعنے اخفا کیا گیا حرف اور وہ نون اور تنوین ہی مانند
کُنتُم کے اخفا حرف مُخفاۃ مین جو نون ہی کیا گیا اُسکے تا کے پاس
آنیکے سبب سے تا مین نہین کیا گیا اور ادغام اُس غیر حرف مین ہوتا ہی
مانند مِنْ وَّرَآئِهِمْ کے کہ اِدغام حرف مدغم کا جو نون ہی حرف واو مین
جو مدغم فیہ ہی واقع ہوا اور حقیقت اخفا کی یہہ ہی کہ نون ساکن اور تنوین کی
تئین پوشیدہ ادا کرلیتے ہین کہ نہ اظہار ہوتا ہی نہ ادغام بلکہ ایک حالت ہی
اِن دونون کے درمیان اور اُسکے ادا کی حقیقت اوپر کئی بار
معلوم ہو چکی یعنے خیشوم سے حرف مخفاۃ ادا ہوتا ہی اب جاننا چاہیئے کہ

حرف ہجا کے انتیس ہین اُنمین سے تیرہ گئے باقی رہی سولہ اُسمین سے الف بھی
گیا کیونکہ الف نون ساکن کے ساتھ اکٹھا نہین آتا باقی رہے پندرہ حرف سو جب نون
ساکن اور تنوین اُن پندرہ مین سے ایک کے پاس آوے تب اخفا کیا جاوے
برابر ہی کہ نون ساکن اور وہ حرف ایک لفظ مین اکٹھی ہون یا دو لفظ مین اور
تنوین اُن پندرہ حرفون مین سے ایک کے ساتھ اکٹھی نہین ہوتی مگر دو لفظ مین
آگے مثالون سے معلوم ہوگا مرشدۃ المشتغلین مین لکھا ہی کہ کچھہ خلاف نہین
ہی سارے قرا کے درمیان مین اُن حروف مذکورہ کے پاس نون ساکن
اور تنوین کے اخفا مین ساتھہ باقی رہنے غنہ کے حرف اول یعنے نون اور تنوین
کی ذات مین برابر ہی کہ متصل ہو نون اُن حرفون سے یا منفصل ہو یعنے
ایک لفظ مین دونو اکٹھی ہون یا دو لفظ مین انتہی اب اُن پندرہ حرفون
کے پاس آنے سے اخفا کی صورت کی مثال ترتیب کے ساتھہ ہم بیان
کرتے ہین مثال تا فوقانیہ کی اَنْتُمْ اِنْ تَصْبِرُوْا یَوْمَئِذٍ تَعْرِضُوْنَ
مثال ثا مثلثہ کی مَنْثُوْرًا مِنْ ثَمَرَةٍ قَوْلًا ثَقِيْلًا مثال جیم کی فَاَنْجَيْنَاهُ
اِنْ جَنَحُوْا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ مثال دال مہملہ کی اَنْدَادًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
كَاْسًا دِهَاقًا مثال ذال معجمہ کی اَنْذَرْتَهُمْ مَنْ ذَا الَّذِيْ ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثٍ ✻
مثال زای معجمہ کی تَنْزِيْلُ فَاِنْ زَلَلْتُمْ نَفْسًا زَكِيَّةً مثال سین
مہملہ کی تَنْسَوْنَ اَنْ سَيَكُوْنُ قَوْلًا سَدِيْدًا مثال شین معجمہ کی يَنْشُرْ رَحْمَتَهٗ
اِنْ شَآءَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ✻ مثال صاد مہملہ کی يَنْصُرْكُمْ مِنْ
صُلْحٍ قَوْمًا صَالِحِيْنَ مثال ضاد معجمہ کی مَنْضُوْدٍ مِنْ ضَرِيْعٍ عَذَابًا ضِعْفًا
مثال طا مہملہ کی اَنْطَقَنَا فَاِنْ طِبْنَ صَعِيْدًا طَيِّبًا ✻ مثال ظاء
معجمہ کی اَنْظُرُوْا مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا مثال فا کی يُنْفِقُ فَاِنْ فَاْءُوْا عَلٰی

سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مثال قاف کی یَنْقَلِبُ مِنْ قَرَارٍ بِتَابِعٍ قِبْلَتَھُمْ مثال کاف کی
اَنْکَالًا اِنْ کُنْتُمْ رِزْقٌ کَرِیْمٌ یہہ بات پوشیدہ نرہے کہ حکم اخفا کا دو
لفظ مین خاص کیا گیا ہی حالت وصل مین حالت وقف مین نہین لیکن حکم اخفا کا
ایک لفظ مین جو ہی سو عام اور شامل ہی وصل اور وقف دونوکو اور یہہ ظاہر ہی

ساتوین فصل مد کے بیان مین

لغت مین مد کے معنے کشش اور زیادتی کے ہین اور مجودین کی اصطلاح یعنے
مقرر کی گئی بولی مین مراد ہی آواز کی زیادتی اور درازی سے الف مین جو ہمیشہ
ساکن ہوتا ہی اور اسکا ماقبل مفتوح اور واو ساکن مین کہ اسکا ماقبل مضموم
ہو اور یای ساکن مین کہ اسکا ماقبل مکسور ہو اور یہہ تینون حرف مد کے ہین مثال
الف اور واو کی قالوا مثال یا کی قیل ہی اور تینون حرف اس ترکیب مین
جمع ہین نُوْحِیْھَا اور وہ مد دو نوع ہی ایک مد اصلی اور مد اصلی کو مد طبیعی بھی
کہتے ہین اور یہہ مد طبیعی ان حرفون کی ذات اور طبیعت کے واسطے لازم ہی کہ
ہرگز جدا نہین ہوتا اور مد طبیعی زیادہ نہین کیا جاتا مگر اُسکی حرکت کے مقدار
اور اس مقدار سے کم بھی نہین کیا جاتا اور یہہ مقدار یعنے اندازہ حاصل ہوتا
ہی حرکات یعنے فتحہ ضمہ کسرہ کے پورے ادا کرنے اور کسیقدر اُس
حرکت کے اشباع سے اشباع معنے بھرپیٹ اور خوب پورا ادا کرنا اور مد
طبیعی کا مقدار ایک الف برابر ہی اور مد طبیعی اسواسطے کہتے ہین کہ طبیعت اس
مد کو خودبخود بغیر تکلف کے دراز کھینچتی ہی بلکہ اُسکے نہ کھینچنے مین طبیعت
کو ایک تکلیف ہوتی ہی اور دوسری نوع مد فرعی جو تجوید والون مین مشہور
ہی اور یہہ لوگ اسی مد سے بحث کرتے ہین اور مد فرعی کیواسطے دو سبب
ہین ایک سکون اور دوسرے ہمزہ کہ دونو مین سے ایک حرف مد کے بعد

آوے اب مصنف کے نظم سے قریب ہی دریافت ہوگا +

وَجَائِزٌ وَهُوَ وَقَصْرٌ ثَبَتَا		وَالْمَدُّ لَازِمٌ وَوَاجِبٌ أَتَى

اور مد لازم اور واجب آیا ہی اور جایز آیا ہی یعنے مد کے تین قسم ہین مد لازم اور مد واجب اور مد جائز اور یہہ تینون قسم کا اور قصر دونو ثابت ہوئی ہین کہ اپنے مقام مین تینون ادا کئے جاتے ہین اور مقدار یعنے اندازہ مد کا ڈیرھ الف سے لیکے چار الف تک ہی اور مقدار قصر کا ایک الف کا اندازہ ہی اب مصنف تینون قسم کا بیان ترتیب کے ساتھہ فرماتا ہی سنو اور یاد رکھو +

سَاكِنٌ حَالَيْنِ وَبِالطُّولِ يُمَدّ		فَلَازِمٌ إِنْ جَاءَ بَعْدَ حَرْفِ مَدّ

سو قسم اول مد لازم ہی اور اسکا بیان یہہ ہی کہ اگر آوے بعد حرف مد کے جسکو مدہ کہتے ہین کوئی حرف ساکن جسکا سکون لازم ہو دونون حال مین یعنے حالت وصل اور حالت وقف مین اور وہ سکون ہرگز جدا نہو نہ حالت وصل مین نہ حالت وقف مین اور یہہ قسم مد طول کے ساتھہ مد کیا جاتا ہی اور اسکا قصر جائز اور درست نہین ہی کسی قاری کے نزدیک اور اگر قصر کرے تو لحن ہو مصنف کے کلام سے تامل کرنے سے اور شرح سے اور نثر شِدَّةُ الْمُشْتَغِلِيْنَ سے تصریح کے ساتھہ معلوم ہوا کہ اس مد کا کھینچنا واجب ہی لیکن مصنف نے جو اس مد کو لازم کہا ہی تو سکون کے لازم ہونے کے سبب سے کہ اس قسم مین سکون لازم ہوتا ہی لازم کے معنے جو ایک چیز کی ذات سے لگا رہے اور ہرگز جدا نہو اور یہہ مد واجب ہی دو ساکن کے درمیان مین فرق کرنے اور جدا کرنیکے واسطے تاکہ دونون ساکن کا سکون صاف صاف سن پڑے اور برابر ہی کہ وہ حرف ساکن جو حرف مد کے بعد آوے مدغم ہو یا غیر مدغم اور مدغم سے مراد وہ حرف ہی کہ جسکا ادغام واجب ہی

مانند دَآبَّةٍ اَلصَّآخَّةُ اَلطَّآمَّةُ اَلضَّآلِّيْنَ اَتُحَآجُّوْنِّيْ اَلذّٰكَرَيْنِ آٰللّٰهُ خَيْرٌ
کے اور جسکا ادغام واجب نہین ہی بلکہ جائز ہی سو لزوم سکون یعنے سکون کے لازم
ہونیکی قید سے نکل گیا مانند فِيْهِ هُدًى نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا کے ابوعمرو کی
قرارت بموجب سو ایسے الفاظ مین جائز ہی مد اور جائز ہی قصر بسبب عروض
سکون کے کہ یہہ سکون عارضی ہی اور لیکن ساکن غیر مدغم مانند حروف مقطعات
کے جو سورتون کے شروع مین آئے ہین اور مانند آٰلْآٰنَ کے ایک مقام
مین سورہ یونس مین اور اسیطرح وَالّٰٓـئِىْ اور مَحْيَايْ اُس شخص کی
قرارت بموجب جو یا کو ساکن پڑھتا ہی سو ان سب الفاظ مین مد واجب
ہی اور چونکہ اعتبار کیا گیا لزوم سکون کا دونون حال مین اِس سبب سے
نکل گیا وصل میم الٓمّٓ اَللّٰهُ کا اور جب الٓمّٓ کی میم کو اللّٰہ کے لفظ مین وصل
کرین اور لفظ اللہ کے ہمزہ کی حرکت میم کو دین تب اسوقت جائز ہی مد
باعتبار اصل کے یعنے اصل کا اعتبار کرکے کہ میم الٓمّٓ کی اصل مین ساکن
تھی سکون لازمی کے ساتھہ اور جائز ہی قصر لفظ کا اعتبار کرکے کہ لفظ
مین اسوقت سکون باقی نرہا اب جاننا چاہیئے کہ اہل ادا نے اتفاق کیا
ہی مد کے اشباع یعنے زیادہ کھینچنے پر فواتح سورہ مین یعنے سورتون
کے شروع مین بقدر دو الف کے تو اس صورت مین شروع سورہ کا
مد اصلی ملا کے تین الف برابر ہوتا ہی اور اختلاف کیا ہی ایسے الفاظ
مین یعنے ساکن غیر مدغم مین فواتح سورہ کے سوا اور مقام مین سو بعضون
نے اور مقام کی الفاظ کو بھی فواتح سورہ مین شامل کیا اور اُسکو جزری نے
اختیار کیا تو اِس صورت مین ان الفاظ کا مد بھی تین الف برابر ہوگا اور
اور بعضون نے ان الفاظ کے مد کو اصلی مد کے سوا ایک الف برابر کھینچا ہی

اور اسکو اہوازی اور سجاوی نے اختیار کیا تو اس صورت مین ان الفاظ کا مدّ دو الف برابر ہوگا بعد اسکے جاننا چاہیے کہ فواتح سورۃ مین جو حرف کہ حرفِ مد کا نہین ہی بلکہ حرف لین ہی مانند عین کے جو سورۃ مریم اور سورۂ شوریٰ کے شروع مین ہی کہ لفظ عین کی جو یا حرف لین ہی سو اسمین دو وجہ درست ہین ایک مد حرف ممدود کی ہمسایگی کے سبب سے اور مد کرنے کا جو سبب ہی دو ساکن کے درمیان مین فرق کرنا اسمین شریک ہونیکے سبب سے کہ وہ بات یہان بھی موجود ہی اور دوسرے قصر حرف مد کے درجہ کی زیادتی کی سبب سے حرف لین کے درجے کے اوپر کہ حرف مد کے ماقبل کی حرکت اسکے موافق ہی اور حرف لین مین ایسا نہین ہی اور کبھی دونو وجہون کو طول ہی بیان کرتے ہین قصر نہین اور طول کیا ہی کہ مد کا اشباع اور توسط یعنے حرف لین مین دو ہی وجہ ہین طول اور توسط قصر نہین ہی امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ عین مین دو وجہ ہین اور طول افضل ہی پھر بعضے قرّا نے کہا کہ شاطبی نے طول سے مد کا ارادہ کیا ہی اور مقابلہ قصر کا یعنے لفظ عین کا مد قصر سے زیادہ ہو خواہ مد ہو خواہ توسط اور بعضون نے کہا کہ شاطبی نے ارادہ کیا ہی طول سے اشباع مد کا اور مقابلہ توسط کا یعنے مد لفظ عین کا توسط کے مقدار سے کہ دو الف ہی زیادہ ہو اور جو کچھ مذکور ہو سو جزری کے اکثر شرح کرنیوالون کے کلام مین صاف صاف بیان کیا ہی اور یہہ جو بیان ہوا ہی سو اس مد کا بیان ہی جو سکون کے سبب سے ہوتا ہی جسکو مصنف نے مد واجب کے دونون قسمون مین سے پہلا قسم ٹھہرایا ہی لیکن دوسرا قسم مد واجب کا وہ ہی کہ ہمزہ کے سبب سے ہوتا ہی اسکا بیان مصنف کرتا ہی اپنے اس قول مین

وَوَاجِبٌ اِنْ جَاءَ قَبْلَ هَمْزَةٍ ‏‏|‏‏ مُتَّصِلًا اِنْ جُمِعَا بِكِلْمَةٍ

اور دوسرا قسم مد کا واجب ہی اور وہ وہ ہی کہ اگر آوے حرف مد کا قبل ہمزہ کے یعنے حرف مد کے بعد ہمزہ آوے اس حالت پر کہ حرف مد کا اور ہمزہ دونو متصل اور پاس پاس ہووین اور یہہ اس وقت ہوتا ہی کہ اگر حرف مد کا اور ہمزہ دونو ایک لفظ مین اکٹھی آوین اور اس قسم مد کو مد متصل کہتے ہین اسواسطے کہ ہمزہ حرف مد کے متصل ہی مانند اُولٰٓئِكَ مِنَ السَّمَآءِ شَآءَ جَآءَ وَبِالسُّوٓءِ يَسُوٓءُ وَجِايٓءَ ضِيٓءَ سِيٓئَتْ ❊ سو سارے قرانے اتفاق کیا ہی کہ اس قسم مین مد فرعی اعتبار کیا جاویگا مد طبیعی پر کفایت نکی جاویگی یعنے یہان مد طبیعی جسکا اندازہ ایک الف برابر ہی کفایت نکریگا بلکہ یہان مد فرعی کا سبب مذکور موجود ہی اُسکا اعتبار کرینگے اور مد فرعی کے یہہ معنے کہ مد اصلی جسکو مد طبیعی بھی کہتے ہین اور اُسکا بیان ہوچکا وہ اصل ہی کوئی سبب موجود ہو یا نہو وہان ایک الف برابر مد ضرور کرینگے پھر اُسی مین سے شاخ نکلی کہ حرف مد کے بعد جب سکون آوے یا ہمزہ آوے تب مد کیا جاوے اور اِس مد کو مد اصلی سے زیادہ کھینچنا ہوتا ہی جیسا کہ معلوم ہوگا غرض اس قسم کے مد مین سارے قرّا کا اتفاق مد کرنیکا ہی اس سبب سے کہ حرف مد کا ضعیف اور خفی ہی اور ہمزہ حرف قوی اور بولنے مین دشوار اور سخت ہی تو حرف ضعیف کو قوت دی مد کے ساتھ تاکہ حرف ضعیف گر نجاوے جلد تلاوت کرنیکے وقت اور یہہ مد کرنا معمول ہوگیا ہی حرف ضعیف کے قوت دینے کی واسطے حرف قوی کے ہمسایہ ہونیکے وقت مین اور بعضے قرانے کہا ہی کہ یہہ مد فرعی ہی اس قسم مد مین اعتبار کیا گیا ہمزہ کا روشن کرنے اور جدا کرنے اور قرار دینے کیواسطے اور ہمزہ کے ادا کرنیکے واسطے ہمزہ کے پڑھتے وقت جیسا کہ اُسکے ادا کرنیکا حق ہی یعنے ایسے الفاظ مین اگر

مد نکرین تو ہمزہ روشن اور جدا نہو گا بلکہ گر جاوے گا یا پوشیدہ ہو جاوے گا شرح مین ہی کہ اختلاف کیا ہی قرّا نے مد فرعی کے مقدار مین اور مشہور یہہ ہی کہ مد فرعی کے مراتب چار ہین پہلا مرتبہ ڈیڑھ الف کے مقدار اور یہہ نزدیک ابن کثیر اور ابی عمر اور قالون کے ہی بعد اُسکے دو الف کے مقدار اور یہہ نزدیک ابن عامر اور کسائی کے ہی بعد اُسکے اڑھائی الف کے مقدار اور یہہ عاصم کے نزدیک ہی بعد اسکے تین الف کے مقدار اور یہہ حمزہ اور ورش کے نزدیک ہی اور یہہ آخر کی دونون مقدار چارون مراتب مین سے بہت دراز مرتبے ہین اور بعضے قرّا نے کہا ہی کہ چارون مراتب مین سے پہلا مرتبہ سو ایک الف کے مقدار ہی بعد اسکے ڈیڑھ الف کے مقدار ہی بعد اسکے پونے دو الف کے مقدار ہی بعد اسکے دو الف کے مقدار ہی ایسا ہی مذکور ہی اور جزری کی بعضے شرح مین اور بعضے رسالون مین یہہ ہی کہ عاصم کی قراءت بموجب مد کا مقدار چار الف برابر ہی قاریون نے کہا ہی کہ یہہ سب جو مذکور ہوا سو سب تقریب ہی یعنے انداز کی بات ہی کہ تلاوت کرنیوالے کا اندازہ اور قیاس کفایت کرتا ہی کہ یہہ مد بقدر الف کے برابر ہی تحدید نہین ہی یعنے مد کے مقدار مذکور کے واسطے کوئی حد مقرر اور واجب نہین ہی کہ اُس حد سے کم و بیش کرنا درست نہین اور یہہ سب مقدار ضبط نہین ہوتا ہی مگر معتبر قاریون کے سننے سے اور دن رات کی مشق سے اور ہمنے بعضے مشایخ یعنے استادون سے سنا ہی کہ ڈیڑھ الف کا مقدار یہہ ہی کہ تین اُنگلی گنے اور دو الف کا مقدار یہہ ہی کہ چار اُنگلی گنے وعلی ہذا القیاس یعنے اسیطرح سے ہر ایک الف کے مقدار کیواسطے دو اُنگلی گنے اور اُسی رسالہ مین مذکور ہی کہ ہر الف کے واسطے دو اُنگلی سے شمار کرے اور انگلی سے شمار کرنیکی حقیقت یہہ ہی کہ انگلی کو بند کرے میانے بند کرنے کے ساتھ تو لبس جب

ایکبار انگلی بندکیا ایک انگلی ہوئی اور جب دوبار بندکیا دو انگلی ہوئی وعلی ہذا القیاس انتہیٰ اور تیسرا قسم مدکا مد جایز ہی اور وہ دو صورت مین ہوتا ہی جیسا کہ مصنف اُسکا اشارہ کرتا ہی اپنے قول مین

اَوْ عَرَضَ السُّکُوْنُ وَقْفًا مُسْجَلًا		وَجَایِزٌ اِذَا اَتٰی مُنْفَصِلًا

اور تیسرا قسم مدکا مد جایز ہی کہ اُسمین مد اور قصر دونون درست ہی اور یہہ مد جایز دو صورت مین ہوتا ہی پہلی صورت کا بیان مصنف پہلے مصرعہ مین کرتا ہی کہتا ہی یہہ مد جایز اُسوقت ہی کہ جب آوے حرف مد کا ہمزہ کے پہلے جس حال مین کہ ہمزہ حرف مد سے جدا ہو اسطرح سے کہ حرف مد کا پہلی لفظ کا آخری حرف ہو اور ہمزہ دوسری لفظ کا پہلا حرف ہو مانند یٰاَیُّھَا النَّاسُ مَآ اُنْزِلَ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَہٗ وَاَمْرُہٗٓ اِلَی اللّٰہِ فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ کے سو جس شخص نے اس قسم مین مد کیا ہی اُسنے چارون مراتب جو مد متصل مین مذکور رہین انھین مین سے اس مدکو بھی سمجھا ہی یعنے اس مد کو بھی مد متصل کے برابر کھینچا ہی اور جسنے اس قسم مین قصر کیا ہی سو وہ اس قسم مد مین مد اصلی کے مقدار سے باہر نہین ہوسکتا کیونکہ مد کے مقدار کو مد اصلی کے مقدار سے کم کرنا ایسی خطا ہی کہ قرآن مین کا ایک حرف گیرا دیتا ہی یعنے مد اصلی بھی ایک حرف ہی جب وہ گرا تو قرآن مجید مین کا ایک حرف گرا اور یہہ بات ظاہر ہی کہ یہہ مد منفصل نہین ہوتا ہی مگر وصل کی حالت مین یعنے وہ لفظ کہ جسکے آخر مین حرف مد کا ہی اور وہ لفظ کہ جسکے اول مین ہمزہ ہی جب دونون وصل کئے جاتے ہین مانند یٰاَیُّھَا النَّاسُ اور خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا وغیرہ کے تب اُسوقت مین مد کیا جاتا ہی اور جب حرف مد پر وقف کیا تب اس صورت مین حرف مد کے بعد ہمزہ نہ آیا اور ہمزہ حرف مد سے جدا ہوگیا مانند خٰلِدِیْنَ فِیْھَا کے کہ اس صورت مین قاعدہ مد کا باقی نرہا اور چونکہ اس قسم مین حالت وقف مین

ہمزہ کا اثر باطل ہوجاتا ہی اور اثر ہمزہ کا کہ اُسے مد کرنا لازم ہوتا ہی باقی نہین
رہتا ہی وجہ ہی قصر کے جایز ہونیکی اور چونکہ دونون لفظ کو وصل کرتے ہین اور
ہمزہ حرف مد کے ساتھہ پڑھنے مین متصل ہوتا ہی اور مد کیا جاتا ہی یہی وجہ ہی مد کے
جایز ہونیکی اسواسطے اس قسم کو مد جایز کہتے ہین تو اِس مد کا نام مد جایز اور مد منفصل
ہی اور بیشک روایت کیا گیا ہی کہ انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے لوگون
نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کا حال اُنھون نے کہا کہ آنحضرت
دراز کھینچتے تھے اپنی آواز کو دراز کرکے یعنے مد کے مقام مین اور یہہ خبر عام ہے
مد کے سارے قسمون مین اور اِس مین سارے قسم مد کے داخل ہین اور
دوسری صورت کا بیان دوسرے مصرعہ مین کرتا ہی وہ یہہ ہی یا عارض ہو
یعنے آگلی سکون بعد حرف مد کے وقف مین پھر وہ نرا سکون ہو یا اشمام ہو کہ وہ
بھی داخل سکون مین ہی دونون کی مثال مانند نَسْتَعِيْنْ مُفْلِحُوْنْ
اُولُوا الْاَلْبَابِ کے لیکن رَوْم جو ہی سو وصل مین داخل ہی اور وجہ
مد کی اس صورت مین قیاس کرنا اِس سکون کا ہی سکون لازمی پر بسبب ہونے
اِس سکون کے مثل سکون لازمی کے پڑھنے مین اور وجہ قصر کی اس صورت مین
یہہ ہی کہ یہہ سکون عارض ہوا ہی اصل مین نتھا اور باوجودیکہ وقف مین دو ساکن
کا ملاقات کرنا درست ہی اور اسی واسطے مد ہوتا ہی کہ دونون ساکن مین فرق معلوم
ہو مگر اسکے ساتھہ نیت اور ارادہ حرکت کا باقی ہی قیاس اس صورت مین ایسی
لفظ اس مد سے بے پروا ہوئی جو حرف مد اور سکون کے درمیان مین فرق کرنیوالا
ہو اور اختیار کیا بعضے قرّا نے اس صورت مین قصر کو اور بعضے قرّا نے قصر کو
ضعیف سمجھا اور اس مقام مین مد اور قصر کے سوا تیسری وجہہ زیادہ کی
گئی ہی اور وہ توسط ہی درازی مد اور قصر کے درمیان یعنے مد لازمی

ہین فقط طول واجب ہی اور کسی قاری کے نزدیک اُسمین قصر درست نہین اور اگر
قصر کرے تو خطا ہو اور مد عارضی ہین تین الف برابر طول اور دو الف برابر توسط
اور ایک الف برابر قصر تینون جائز ہین اور اِس جواز سے مد عارضی اور مد لازمی
کے درجہ ہین لنبی اور زیادتی کا فرق ظاہر ہوا **فائدہ** اور جب ہمزہ
کے بعد حرف مد کا آوے یعنے جیساکہ مد واجب مین مذکور ہوا کہ بعد حرف مد
کے ہمزہ آوے سو جب اُسکے اُلٹے ہو کہ ہمزہ کے بعد حرف مد کا آوے مانند
آمَنَ اِلصَةَ لِلْاِیْمَانِ کے تو اس صورت مین سارے قُرا کے نزدیک
مد نہین ہی اِس سبب سے کہ یہان مد کا سبب نیا پایا گیا مگر وَرْشْ (نام قاری) سے روایت
کیا گیا ہی کہ اِس صورت مین بھی مد کا دراز کرنا چاہئے یہہ اُسپر قیاس کیا ہی
کہ جب حرف مد کا ہمزہ کے پہلے آتا ہی تب مد کیا جاتا ہی تو اِس اُلٹی صورت
مین بھی مد کیا جاوے اور اس مضمون کو مغربی لوگون نے وَرْشْ سے نقل
کیا اور بغدادی لوگون نے اِس مضمون کا انکار کیا یا اِس صورت مین ورش
کے نزدیک توسط ہی اسکی دلیل ورش کے نزدیک وہی مضمون مذکور ہی
یعنے حرف مد اور سکون کے درمیان مین مد فرق کرنیوالا ہوتا ہی سو توسط
کہ وہ بھی مد ہی حرف مد اور سکون کے درمیان مین فرق کرنیوالا ہوا یا اِس صورت مین
قصر ہی جیساکہ ایک جماعت نے اِس بات کو وَرْشْ سے نقل کیا ہی اور
وَرْشْ کے مذہب کی موافق اس قاعدہ بموجب کئی صورتین چن لی گئی
ہین مانند یا اِسْرَآئِیْلَ کے اِس صورت مین اِس لفظ مین دو مد جمع ہین
ایک لفظ اِسْرَآ مین ایک ئِیْلَ مین اور جب لفظ اِسْرَآئِیْلَ کی بعد لفظ
بنی کے ہوگی تب تین مد جمع ہونگے اور وہ لفظ چنی گئی ہین اور جسمین حرف
ساکن صحیح کے بعد ہمزہ آیا ہی مانند قُرْاٰنَ ظَمْاٰنَ مَسْئُوْلًا کے لیکن جب حرف

متحرک

متحرک صحیح کے بعد ہمزہ آوے مانند ساوئی کے یا حرف ساکن غیر صحیح کے بعد
مانند اَلْمَوْءُوْدَۃُ کے تو اس صورت مین بھی مد کیا جاوے اور اُسکا پورا بیان
بڑی کتابون مین ہی یہہ شرح سے لکھا حرف صحیح وہ حرف ہی جو ہمزہ اور حرف
علت کے سوا ہی

آٹھوین فصل وقف اور ابتدا کے بیان مین

کہ بعد وقف کے تلاوت کہان سے شروع کرنی ہوتی ہی اب جاننا چاہیئے کہ
وقف اور ابتدا تجوید کے متعلقات اور متمّمات سے ہی یعنے یہہ دونون
تجوید سے علاقہ رکھتے اور تجوید مین داخل ہین اور تجوید تمام کرنیوالے ہین کہ بغیر
اِن دونون کے تجوید تمام اور پوری نہین ہوتی دانی نے کہا کہ قاری کو تجوید
نہین حاصل ہوتی مگر وقفون کے پہچاننے سے اور جہان سے کلام جدا
ہوتا ہی اور وہان وقف کرنا ہوتا ہی اُس مقام کے پہچاننے سے اور اُس
مقام کے پہچاننے سے کہ جہان وقف سے پرہیز کرنا ہوتا ہی اس سبب
سے کہ اُس مقام مین وقف کرنا برا ہوتا ہی اور لغت مین وقف کے معنے
منع کرنے اور باز رکھنے کے ہین اور مجودین کی اصطلاح مین قطع کرنا اور موقوف
کرنا آواز کا ایک لفظ پر اتنی دیر تک کہ جس مین سانس قرار پکڑے اور
سُستا لیوے اور بعضے نے کہا ہی کہ وقف قطع کرنا اور جدا کرنا لفظ کا ہی اُسکے
بعد کی لفظ سے اور یہہ اُسوقت ہی کہ جسوقت اُس لفظ کے بعد کوئی لفظ ہو
اور وہ وقف تین نوع ہی تام اور کافی اور حسن جیسا کہ یہہ سب مضمون
مصنف بیان کرتا ہی اپنی بیتون مین

وَبَعْدَ تَجْوِيدِكَ لِلْحُرُوفِ	لَابُدَّ مِنْ مَعْرِفَةِ الْوُقُوفِ
وَالِابْتِدَاءِ وَهِيَ تُقْسَمُ اِذَنْ	ثَلٰثَةٍ تَامٌ وَكَافٍ وَحَسَنْ

اور تیرے جاننے کے بعد حرفون کی تجوید کو ضرور ہی تجکو پہچاننا وقفون کا اور

جاننا ابتدا کا یعنے شروع کرنے تلاوت کا وقف کرنیکے بعد اُسکے مابعد سے یعنے
وقف کے بعد جو لفظ آویگا اُسسے جب مصنف تجوید اور اسکے احکام کے بحث سے
فارغ ہوا تب وقف کرنے اور اُسکے بعد کے لفظ سے تلاوت شروع کرنیکا ذکر شروع
کیا کیونکہ یہہ دونوں باتین تجوید سے علاقہ رکھتی ہین اور تجوید کو پورا کرتی ہین اور
وقف اور ابتدا آپس مین ملے ہوئے ہین جب تک یہہ نہ جانیگا کہ کس لفظ پر وقف
ہی اور وقف کے بعد کس لفظ سے تلاوت شروع کرنا ہی تب تک اُسکی قراءت
کسیطرح سے خوبی اور خوش آوازی کے ساتھہ نہوگی اور وقفین تقسیم کیے
جاتے ہین تین قسم پر وقف تام اور وقف کافی اور وقف حسن اور ان
تینون قسم کے وقفون کے ضبط کرنیکی اور اُنکے پہچاننے کی راہ مصنف بیان
کرتا ہی سنو

وَهِيَ لِمَا تَمَّ فَإِنْ لَمْ يُوجَدِ	تَعَلُّقٌ أَوْ كَانَ مَعْنًى فَابْتَدِ

اور وہ یعنے وقف تام کہا جاتا ہی اُس چیز کو کہ تمام ہو یعنے کلام تمام ہو اور
ایک حکم کا فائدہ دے یعنے اُس کلام سے مقصد بوجھا جاوے اور اُس
کلام کو ختم کرکے چپ رہنا صحیح ہو یعنے وہ بات تمام ہو جاوے بولنے کی
احتیاج نرہے تو ایسے کلام کو کلام تام کہتے ہین اور ایسے کلام پر جو وقف کرتے
ہین اُس وقف کو وقف تام کہتے ہین پھر اگر ایسے کلام کا کچھہ علاقہ اسکے بعد
کے کلام سے نپایا جاوے نہ تو معنے کی راہ سے اور نہ لفظ کی راہ سے
مانند هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کے جو سورہ بقرہ کے اوّل مین ہی کہ اُسکو اُسکے بعد
کی لفظ اِنَّ الَّذِیْنَ سے کچھہ تعلق لفظ کی راہ سے نہین ہی اور یہہ ظاہر
ہی اور معنے کی راہ سے بھی کچھہ تعلق نہین ہی کیونکہ مُفْلِحُوْنَ تک مومنونکی
صفت تمام ہوئی اور اُسکے بعد سے کافرون کے حال کا بیان شروع ہوا

تو بس یہہ وقف تام ہی اور اگر اُس لفظ کو جسپر وقف کیا ہی اُسکے بعد کی لفظ
سے معنے کی راہ سے تعلق پایا جاوے لفظ کی راہ سے نہین تو یہہ وقف کافی ہی
مانند یُکَذِّبُوْنَ کے جو سورۂ بقرہ کے اول مین ہی کہ اُسکو اُسکے بعد کی لفظ
وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ سے لفظ کی راہ سے کچھہ تعلق نہین ہی اور یہہ ظاہر ہی لیکن
معنے کی راہ سے ایک تعلق ہی کیونکہ یُکَذِّبُوْنَ کی لفظ پر منافقون کے حال کا
قصہ ظاہر مین تمام ہوا لیکن حقیقت مین اُسکو اُسکے مابعد سے ایک تعلق باقی ہی
کیونکہ اُسکے مابعد وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ مین بہی دوسرا قصہ منافقون کے حال کا
بیان ہوا ہی سو وقف کر اس دونون قسم مین اور ابتدا کر اُسکے بعد کی لفظ سے
بغیر استیناف کے یعنے بغیر پھر سے دہرا کے شروع کرنیکے لفظ اول سے کہ
وہان پر وقف کیا ہی پھر مصنف ترتیب کے ساتھہ دونون قسم کا
نام اگلی بیت مین بیان کرتا ہی

فَالتَّامُ فَالْكَافِيْ وَلَفْظًا فَامْنَعَنْ	اِلَّا رُءُوْسَ الْاٰيِ جَوِّزْ فَالْحَسَنْ

یعنے پھر پہلا قسم تام ہی اور دوسرا کافی اور اگر اسکو اُسکے مابعد سے ایک
تعلق ہو معنے کی راہ سے بہی اور لفظ کی راہ سے بہی اور معنے تعلق کے لفظ
کی راہ سے یہہ ہین کہ اُسکے مابعد کو اُسسے علاقہ ہو اعراب کی راہ سے مثلا وہ
مابعد ماقبل کی صفت ہو یا اُسپر عطف کیا گیا ہو اور مانند اُسکے اور کوئی تعلق
ہو اور ایسا نہو سکے کہ اُسکو فقط لفظ کی راہ سے تعلق ہو مانند وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ کے کہ باللہ کی لفظ کو اُسکے مابعد وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
سے معنے کی راہ سے بہی اور لفظ کی راہ سے بہی ایک تعلق ہی سو ایسے
مقام پر وقف کرنیکو اور اُسکے بعد کی لفظ سے ابتدا کرنیکو منع کر مگر آیتون کے
سرے پر کہ اس صورت مین بہی ایسے لفظ پر وقف کرنا اور اُسکے بعد کی لفظ سے

ابتدا کرنا جایز کر یعنے درست جان اگرچہ یہہ لفظ اپنے بعد کی لفظ سے معنے اور
لفظ دونوں کی راہ سے تعلّق رکھتا ہو اور یہہ قسم وقف حسن ہی مانند یُوَسْوِسُ
فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ کے کہ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ کی لفظ کو اُسکے مابعد مِنَ
الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ سے ایک تعلق ہی معنے اور لفظ دونوں کی راہ سے مگر
چونکہ یہان آیت کا سرا ہی اسواسطے اُسپر وقف کرنا اور اسکے مابعد سے
ابتدا کرنا سنت ہی مطلقًا یعنے بلا قید سکے اِس دلیل سے کہ اُمّ سلمہ رضی اللہ
عنہا نے روایت کیا ہی کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلّم جب قراءت کرتے تھے تب
قطع کرتے تھے یعنے وقف کرکے جدا کرتے تھے آیت آیت کو اسطور سے پڑھتے تھے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پھر وقف کرتے تھے بعد اسکے پڑھتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پھر وقف کرتے تھے اور بعد اسکے پڑھتے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
پھر وقف کرتے تھے اور یہہ حدیث وقف کے باب مین اصل ہی اور اسیطرح
سے ہی وقف کرنا سورہ جن کی آیتون اور مُدَّثِّرْ اور وَالنّٰزِعٰتِ اور
تَكْوِيْر اور اِنْفِطَار کی آیتون پر

وَغَيْرُ مَا تَمَّ قَبِيْحٌ وَلَهٗ | اَلْوَقْفُ مُضْطَرًّا وَيُبْدَا قَبْلَهٗ

اور جو کلام کہ سوا اُس چیز کے ہی کہ مضمون اُسپر تمام ہو سو اُسپر وقف قبیح
یعنے بُرا ہی مانند اَلْحَمْدُ اور مَالِكِ کے اور قاری کیواسطے اختیار اور درست
ہی وقف کرنا اُسپر حالت اضطرار اور بے اختیاری مین بسبب انقطاع نفس
کے یعنے دم بھر جانے کے سبب سے اور اسکے مانند سے جیسا کہ کھانسی آجاوے
یا سہو ہو جاوے لیکن جب ضرورت اور بیقراری کے سبب سے وقف کیا تو
پھر رجوع کرے یعنے دوہراوے اور اُسی لفظ سے ابتدا کرے جسپر وقف کیا
ہی اور یہہ دوہرانا اور اُس لفظ سے جسپر وقف کیا ہی ابتدا کرنا واجب ہی

مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مین وقف کیا اَلْحَمْدُ کو پھر دوہراوے اور پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
اسیطرح جب وقف کیا لفظ مَالِکِ پر تو پھر دوہراوے اور پڑھے مَالِكِ
يَوْمِ الدِّيْنِ اور قاری لوگ انکار کرتے ہین اُس شخص پر جو وقف کرتا ہی
ایسے مقام مین اور واجب کہتے ہین اُس شخص پر دوہرانے کو تنبیہ کیواسطے
جس مین کہ پہلی لفظ کو جسپر وقف کیا ہی دوہراوئے اور اسکے بعد کی لفظ مین
وصل کرے یعنے ملاوے اور ایسا وقف درست نہین ہی مضاف پر بغیر
مضاف الیہ کے اور موصوف پر بغیر صفت کے جب ایک ہی صفت ہو اور
فعل پر بغیر فاعل کے اور موصول پر بغیر صلہ کے اور مانند اِنَّ اور کَانَ اور
ظَنَنْتُ پر بغیر اسکے معمولات کے اور ذی الحال پر بغیر حال کے اور مُستثنیٰ
منہ پر بغیر مُستثنیٰ کے اور فعل پر بغیر اسکے مصدر کے اور حرف شرط پر بغیر شرط
کے اور شرط پر بغیر جزا کے اور امر پر بغیر اُسکے جواب کے اور مانند اسکے ؁

وَلَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ مِنْ وَقْفٍ وَجَبْ	وَلَا حَرَامٌ غَيْرُ مَا لَهٗ سَبَبْ

اور نہین ہی قرآن مین کوئی ایسا وقف کہ واجب ٹھہرایا جاوے اس طرح پر
کہ اگر قاری اُسپر وقف نکرے تو گنہگار ہو اور نہ کوئی ایسا وقف ہی کہ حرام
ہو اسطرح پر کہ اگر قاری اُس پر وقف کرے تو گنہگار ہو اسواسطے کہ وقف
اور وصل کچھہ معنے پر دلالت نہین کرتے ہین یعنے معنے نہین بتاتے ہین کہ انکے
نہونے سے معنے مین خلل پڑیگا اتنا ہی ہی کہ وقف اور وصل دونون سے
عربکے کلام مین خوبی پائی جاتی ہی اور یہہ دونو کلام کے تمام ہونے اور ناتمام
ہونے پر خبردار کردیتے ہین سو دونو ازروی شرع کے نہ واجب ہوے نہ
حرام ہوئے سوائے اُس چیز کے کہ اُسکے واسطے سبب ہو یعنے وقف کب حرام
ہوتا ہی مثلاً قصد کرنا قاری کا وقف کے واسطے مانند قولہ تعالیٰ مَا مِنْ اِلٰهٍ

اور اِنِّي كَفَرْتُ اور اُسکے مانند پر بغیر ضرورت کے اور مسلمان بغیر ضرورت کے ایسا نکریگا اور بہتر ہی کہ ایسے وقف سے پرہیز کرے اسواسطے کہ ایسے مقام پر وقف کرنے سے ایسے معنے کا وہم آتا ہی جو مومن کے عقیدہ کے خلاف ہی اور قاریون نے کہا ہی کہ سب وقفون سے برا وقف وقف کرنا ہی قولہ تعالیٰ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْا پر اور ابتدا کرنا قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ سے اور وقف کرنا قولہ تعالیٰ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ پر اور ابتدا کرنا قولہ تعالیٰ عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ سے اور قولہ تعالیٰ وَقَالَتِ النَّصَارٰى پر اور ابتدا کرنا قولہ تعالیٰ اَلْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ سے اور قولہ تعالیٰ وَمَالِيَ پر اور ابتدا کرنا قولہ تعالیٰ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ سے فائدہ جاننا چاہئے کہ بعضے مصحفون مین لکھا جاتا ہی وقف منزل سو اُسکے واسطے کوئی وجہ ظاہر نہین ہی اور سجاوندی نے جو وقفون کے مراتب کو ترتیب دیا ہی وقف لازم اور مطلق اور جایز اور مجوز اور مرخص سے سو یہہ سب داخل اور شامل ہین وقفونکے تینون قسمین مذکورہ مین اور وقف لازم سے وہ واجب مراد نہین ہی کہ جسکا ترک کرنیوالا گنہگار ہوتا ہی ہمنے وقف کے بیان مین جو شرح کیا ہی سو سب شرح کا خلاصہ ہی اب جاننا چاہیئے کہ مصنف نے وقف کا ذکر کرکے بیان مقطوع اور موصول اور تاء تانیث کا شروع کیا ہی اس واسطے کہ یہہ سب بھی وقف سے علاقہ رکھتے ہین بعد اُسکے پھر مسئلے باقی وقف کے کہ وقف کے بعد ہمزہ وصل سے تلاوت کا شروع کرنا کسطرح ہوتا ہی اور اسکا مجرد اور اشمام اور روم کا بیان کریگا +

نوین فصل مقطوع اور موصول کے بیان مین

شرح مین فرماتے ہین جان تو کہ قرآن مین بعضے حروف اور کلمات کی رسم خط یعنے لکھنے کی وضع اور آئین اور روش عرب کے رسم خط کے جو قاعدے مقررہ ہین اسکے برخلاف واقع ہی اسیواسطے کہتے ہین کہ دو خط ہین کہ قیاس نہین کیا جاتا ہی خط عروض کا اور

خط قرآن کا اور قرآن کے رسم خط کی اصل عثمانی مصحفون کی رسم خط ہی کہ حضرت عثمان
بن عفان رضی اللہ عنہ نے اُنکے لکھنے کا حکم دیا تھا اور اُنکے لکھے جانیکے بعد اُن مصحفون کو
شام اور حجاز وغیرہ ملکونکے شہرون مین بھیجا اور اُن مین سے ایک مصحف اپنے واسطے رکھ لیا
کہ اسکو مصحف امام کہتے ہین اور کبھی اُسیکو فقط امام بھی کہتے ہین اور وہ مصحف حضرت
عثمان کے ہاتھہ کا لکھا نہین ہی جیساکہ بعضے لوگون نے وہم کیا ہی سو اُن مصحفون
مین بعضے مقام مین برخلاف قیاس رسم خط عرب کے تھوڑے سے خلاف کے ساتھہ رسم خط
واقع ہوئی ہی اور صحابہ اور تابعین کے زمانے مین جیساکہ اُن مصحفون مذکورہ مین
رسم خط ہی اُسیکے موافق رسم خط مقرر ہوگئی ہی اور ہمنے اس اختلاف کے سبب سے
اس اختلاف کے مقدمہ مین استادون سے بہت بحث کی سو کسی نے ایسا جواب
نہ دیا کہ بیمار کو شفا ہو یعنے شک ولے کی شک بالکل دفع ہوجاوے پھر اگر کوئی دعوا کرے
کہ رسول اللہ سے کوئی نص رسم خط کے مقدمہ مین آئی ہی سو یہہ بات ثابت نہین
ہوئی یا کہا جاوے کہ یہہ بات لکھنے والون سے بغیر قصد کے اتفاقاً ہوگئی ہی تو
یہہ بات بعید معلوم ہوتی ہی یا یہہ کہا جاوے کہ وے لکھنے والے رسم خط عرب کے
قاعدون سے ناواقف تھے تو یہہ بات اور بھی زیادہ بعید معلوم ہوتی ہی یا یہہ
کہین کہ وے لوگ عرب کے رسم خط کا علم رکھتے تھے باوجود اسکی قصداً جان
بوجھہ کے ایسا لکھا ہی تو اُس صورت مین ضرور ہی کہ انکے قصداً ایسا لکھنے کی
وجہ بیان کی جاوے سو اُن لوگون نے جو برخلاف اصل قاعدے عرب کے
مصحفین مذکورہ مین لکھا ہی اُسکے درست ہونیکی وجہ قدرے لکھتے ہین چنانچہ قریب
ہی اسی بیان مین اس وجہ کو ہم لکھتے ہین لیکن اُس وجہ سے اس بات کا کچھہ فائدہ
نہین نکلتا ہی جو بعضے مقام مین خاص کرکے اصل قاعدیکو اختیار کیا ہی اور بعضے مقام
مین اُس قاعدے کے خلاف اختیار کیا ہی باوجودیکہ دونون مقام مین ایک ہی کلمہ

ہی اور اُس کلمہ مین اِسکے اُلٹے بھی درست ہوتا تھا سو بعضے مشایخ یمن کہ انکے کلام مین جو اِس رسم خط کے برخلاف قیاس لکھنے کی اصل جہین ذکر کرتی ہین اُن مین سے تین وجہ مین نے دیکھی ہین پہلی وجہ یہہ کہ چونکہ قرآن کریم جو اپنی نظم مین معجز ہی یعنے ایسی درست عبارت کوئی نہین کہہ سکتا ہی اس بات مین سارے مخلوق کے کلام کے مخالف تھا اسواسطے اُس قرآن کو ایسے خط سے لکھا کہ اسکا خط بھی سارے مخلوق کے خط کے خلاف ہوتا کہ قرآن کا خط قرآن کے نظم کے ساتھہ اِس مخالف ہونے مین موافق ہو دوسری وجہ یہہ ہی کہ چونکہ قرآن عظیم سمعی ہی یعنے سن کے پڑھنے کی چیز ہی کہ کسی کو مقدور نہین ہی کہ اُسکو بغیر سنے پڑھے جیسا کہ کسیکو مقدور نہین ہی کہ اپنی عقل سے بغیر نقل کے اسکے تفسیر کرے اسواسطے قرآن کو ایسی وجہ پر لکھا کہ کسی شخص کو اُس وجہ کے ساتھہ قراءت کرنا ممکن نہو مگر اسکے سنے اور اسکے خط کے سیکھنے کے بعد سو قرآن پڑھنا بغیر سُنے ہوئے خطا ہی اگرچہ درست پڑھا ہو مانند تفسیر کرنیکے اپنی عقل سے حدیث صحیح مین آیا ہی مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاءَ جو شخص کہ کہے قرآن مین اور اسمین بات کرے اپنی عقل سے پھر ٹھیک اور درست کہے اور جو حق معنے ہین سو ہی کہے سو اُس شخص نے خطا کی اور تیسری وجہ یہہ ہی کہ چونکہ قرآن کے سیکھنے سکھلانے مین اجر اور ثواب بہت بڑا اور بہت زیادہ تھا اسی سبب سے صحابہ نے قرآن کو ایسے خط کے ساتھہ لکھا کہ اس خط سے قرآن پڑھنا بغیر سکھلانے اور سیکھنے کے سہل اور آسان نہو اور یہہ خیر خواہی صحابہ کی طرف سے مسلمانون کے حق مین ہی یہانتک مشایخ یمن کا کلام تمام ہوا اور یہہ وجہین مذکورہ جیسا کہ تو دیکھتا ہی بس یہی فائدہ دیتی ہین کہ اصل خلاف جو رسم خط مین ہی اسکی وجہ دریافت ہوتی ہی اور جو بعضے بعضے خاص خاص مقام مین خلاف قیاس واقع ہوا ہی اُسکی

وجہ دریافت نہین ہوتی **فائدہ** یہہ خاکسار علی جونپوری کہتاہی کہ مشایخ یمن کے کلام سے سارے مقام کے خلاف قیاس واقع ہونیکی وجہ دریافت ہوتی ہی بعد اسکے جاننا چاہئیے کہ خلاف قیاس رسم خط کے مقام بہت ہین مانند زیادتی الف کے بیچ مثل لَاْاَذْبَحَنَّهٗ کے اور مانند زیادتی واو کے لَاُوْصَلِّبَنَّكُمْ مین اور مانند گرا دینے الف کے بعضے اسما مین سے مانند اسمٰعیل کے اور مانند لکھنے لفظ صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور مشکوٰۃ کے واو کے ساتھ اور اسکے مانند کے جو اُنکے مقام مین اُنکا بیان موجود ہی یعنے اور کتابون مین اور اس رسم خط مذکورہ مین سے جو علم تجوید سے علاقہ رکھتاہی سو رسم خطی مقطوع اور موصول کی ہی کہ بعضے کلمات بعضے مقام مین مقطوع لکھے گئے ہین مثل اِنَّ مکسورہ یا مفتوحہ کے کہ ما کے لفظ کے ساتھ بعضے مقام مین مقطوع لکھاہی اسیطرح پر اِنَّ ما اگرچہ اس مقام مین ما کافہ ہی جسکے ملا کے لکھنے کا دستور ہی اور بعضے مقام مین متصل یعنے ملا کے لکھاہی اس صورت پر اِنَّمَا اگرچہ اس مقام مین ما موصولہ ہی جسکے جدا لکھنے کا دستور ہی سو قاری کو ضرور ہی اِن مقامون کا پہچاننا تاکہ وقف کرے یعنے وقف اضطراری کرے مقطوع پر اُسکے قطع کے مقام مین دم ٹوٹ جانیکے وقت مین یا دم نہ پھر جاوے مگر امتحان کیواسطے وقف کرے اور اس وقف کو جو امتحان کیوقت کرتاہی وقف اختیاری باے موحدہ کے ساتھ بولتے ہین یعنے امتحان اور آزمایش کیوقت کا وقف اور وقف کرے موصول پر جہان پر موصول تمام ہوا ہی اور جسوقت کہ مضطر نہو اُسوقت ایسے مقام مین مقطوع پر وقف کرنے سے یہی مقصد ہوتاہی کہ سننے والا آگاہ ہوجاوے کہ مصحف امام مین یہہ کلمہ مقطوع لکھاہی اور اسیواسطے جب قاری مقطوع کو اپنے دل مین چپکے پڑھے اور سبق دینا اور سُنانا منظور نہو تب اس صورت مین قاری کو

مقطوع پر وقف کرنیکی احتیاج نہین ہوتی ہان اگر مقطوع پر وقف کرنے سے قاری کا یہہ مقصد ہو کہ اس مقام پر وقف کرنے سے ہمکو یاد رہیگا کہ اس مقام مین یہہ لفظ مقطوع ہی تو اس صورت مین مقطوع پر وقف کرنیکی احتیاج ہی اور مقطوع پر وقف کرنیکے بعد پھر اول سے ابتدا کرنا واجب ہی جیسا کہ کلام غیر تام مین وقف اضطراری مین پھر اوّل سے ابتدا کرنا ہوتا ہی عرب کے قاریون کی قراءت مین ہمنی ایسا ہی دیکھا اور ان رسم خطّی مذکورہ مین سے جو علم تجوید سے علاقہ رکھتی ہی سو تاء تانیث کی ہی جو بعضے مقام مین ہا کی صورت پر لکھی گئی ہی جیسا کہ یہی اصل ہی اور بعضے مقام مین تاء فوقانی کی صورت پر لکھی گئی ہی سو جس مقام مین کہ تاء کی صورت پر لکھی گئی ہی اُس مقام مین تا کے ساتھہ وقف کرتے ہین اضطرار کی حالت ہو یا اختیار کی اور اسمین جو اختلاف ہی سو قریب ہی بیان ہوگا انتہی اب مصنف نے مقطوع اور موصول اور تاء تانیث کا بیان شروع کیا اپنے نظم مین

وَاعْرِفْ لِمَقْطُوعٍ وَمَوْصُولٍ وَتَا	فِي مُصْحَفِ الْإِمَامِ فِيمَا قَدْ أَتَى

اور پہچان وقفونکو واسطے مقطوع اور موصول اور تاء تانیث کے اُس مصحف مین جسکو امام کہتے ہین اُس وجہ سے کہ رسم خط مقطوع اور موصول اور تاء تانیث کی اُس وجہ پر آئی ہی یعنے قاری کو ضرور ہی مقطوع اور موصول کا پہچاننا جو مصحف امام مین لکھا گیا ہی تاکہ اضطرار کی حالت مین اور دم بھر جانیکے وقت وقف کرے مقطوع پر اُسکے قطع کے مقام مین اور موصول پر اُسکے تمام ہونیکے مقام مین اور ضرور ہی پہچاننا تاء تانیث کا جو تا کے ساتھہ لکھی گئی ہی تاکہ وقف کرے تا پر نہ ہا پر اور جو ہا کے ساتھہ لکھی گئی ہو وہان وقف کرے ہا پر اب مصنف مقطوع لفظونکے مقامون کا ذکر کرتا ہی اُن مقامون کے

سوائے جتنے مقام مین وے الفاظ سب موصول ہین اور جنکے مقطوع اور موصول ہونے مین اختلاف ہی اسکو مصنف نے اپنے نظم مین کھول دیا ہی ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

فَاقْطَعْ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ اَنْ لَا ‌ ‌ ‌ ‌ مَعَ مَلْجَاءٍ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا

پھر قطع کرے یعنے الگ الگ لکھہ دس لفظون مین اَن مفتوحہ مخففہ کو لا نافیہ سے یعنے جس لا کے معنے نہین کے ہین اُس لا سے انکو جدا کرکے لکھہ دس مقام مین پہلا اُنکا اَنْ لَا جو مَلْجَاءٍ کے لفظ کے ساتھہ واقع ہوا ہی اور وہ سورہ توبہ مین ہی اَنْ لَا مَلْجَاءَ مِنَ اللّٰهِ اور دوسرا سورۂ ہود مین اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ

وَتَعْبُدُوْا يٰسٓ ثَانِيْ هُوْدَ لَا ‌ ‌ ‌ ‌ يُشْرِكْنَ تُشْرِكْ يَدْخُلَنْ تَعْلُوْا عَلٰى

اور تیسرا اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ سورۂ یٰس اور چوتھا سورۂ ہود کے دوسرے مقام مین نوح علیہ السلام کے قصہ مین اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰهَ بخلاف اُسکے جو سورۂ ہود کے پہلے مقام مین ہی کہ وہ موصول ہی پانچوان سورۂ ممتحنہ مین اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا چھٹا سورۂ حج مین اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا ساتوان سورۂ نون مین اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِسْكِيْنٌ آٹھوان سورۂ دخان مین اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

اَنْ لَا يَقُوْلُوْا لَا اَقُوْلَ اِنْ مَّا ‌ ‌ ‌ ‌ بِالرَّعْدِ وَالْمَفْتُوْحَ صِلْ وَعَنْ مَّا
نُهُوْا قُطِعُوْا مِنْ مَّا بِرُوْمٍ وَّالنِّسَا ‌ ‌ ‌ ‌ خُلْفُ الْمُنَافِقِيْنَ اَمْ مَّنْ اَسَّسَا

نوان سورۂ اعراف مین اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ دسوان بھی سورۂ اعراف مین اَنْ لَّا اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ شرح مین فرماتے ہین اور اختلاف کیا گیا ہی قطع مین اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ کے جو سورۂ انبیا مین ہی اور اکثر قاری لوگ قطع کی طرف ہین اور مذکور کے سوا جتنے اَنْ لَا ہین سارے قرآن مین سب موصول ہین بالاتفاق اور اتفاق ہی قطع پر اِنْ مکسورہ مخففہ کے جو شرط

ہی ما موکدہ کے ساتھ ایک مقام ہین کہ سورہ رعد مین ہی وَاِنْ مَّا نُرِیَنَّكَ
اور جو اسکے سوا ہی سب موصول ہی مانند وَاِمَّا تَخَافَنَّ وَاِمَّا نَذْهَبَنَّ فَاِمَّا تَرَیِنَّ
وغیرہ کے اور اَمَّا مفتوحہ کو وصل کر جہان کہین کہ آوے اور یہہ وصل لفظ اَمْ کا ہی
کہ متصل ہوئی ہی لفظ مَا کے ساتھ لفظ اَنْ مفتوحہ کے وصل مین سے یہہ نہین ہی
جیساکہ وہم کیا ہی اُسکا ارجوزہ کے بعضے شارحون نے ارجوزہ کی ظاہر عبارتون
کے سیاق کیطرف نظر کرنیکے سبب سے اور یہہ خطا ہی جیساکہ یہہ بات ظاہر ہوتی
ہی اُن مثالون کے دیکھنے سے جسکو قرّا نے ذکر کیا ہی مانند اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْهِ
کے جو سورۂ انعام مین ہی اور اَمَّا ذَا كُنْتُمْ کے جو سورۂ نحل مین ہی اور سوا اسے
ان دونون کے اور لفظ عَنْ مَا کو عَنْ مَّا نُهُوا عَنْهُ مین جو ایک مقام مین
سورۂ اعراف مین ہی قطع کرو اور اسکے سوا سب جگہہ موصول ہی مانند عَمَّا یَعْمَلُوْنَ
وَعَمَّا جَاءَكَ وغیرہ کے اور قطع کرو لفظ مِنْ مَا کو جو ملک کے لفظ کے ساتھ
متصل ہوئی ہی دو جگہہ مین ایک سورۂ روم مین مِنْ مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ
مِنْ شُرَكَاءَ دوسرے سورۂ نسا مین فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ مِنْ فَتَیَاتِكُمُ
اور اختلاف ہی لفظ مِنْ مَا کے وصل اور قطع مین جو سورۂ منافقین مین ہی وَ
اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ کہ بعضے مصحف مین مقطوع لکھا ہی اور بعضے مین
موصول اور باقی سب جگہہ موصول ہی اور اتفاق ہی اَمْ مَنْ کے قطع پر چار
مقام مین ایک سورۂ توبہ مین اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

فُصِّلَتِ النِّسَا وَذِبْحٍ حَیْثُ مَا	وَاَنْ لَمِ الْمَفْتُوحَ كَسْرُ اِنَّ مَا
لَانْعَامَ وَالْمَفْتُوحَ یَدْعُوْنَ مَعَا	وَخُلْفُ الْاَنْفَالِ وَنَحْلٍ وَقَعَا

دوسرا سورۂ فصلت مین اَمْ مَنْ یَاْتِیْ اٰمِنًا تیسرا سورۂ نسا مین اَمْ مَنْ یَكُوْنُ
عَلَیْهِمْ وَكِیْلًا چوتھا سورۂ والصافات مین اَمْ مَنْ خَلَقْنَا والصافات مین جو کہ

ذبح عظیم واقع ہی اسیواسطے مصنف نے اسکو ذبح کہا اور لفظ حَیْثُ مَا تمام قرآن مجید مین مقطوع ہی شرح مین فرمایا ہی کہ اتفاق کیا گیا ہی حَیْثُ مَا کے قطع پر حَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ شَطْرَهٗ مین سورہ بقرہ کے دو مقام مین دانی نے اسبات کا صاف حکم دیا اور جزری نے شاطبی کی متابعت کرکے اُسکے قطع کیواسطے مطلقًا بغیر قید کے کہا اور اَنْ مفتوحہ مخففہ مقطوع ہی لَمْ سے جہان کہین کہ آوے اور یہہ سوائے دو جگہہ کے نہین آیا ہی ایک سورہ انعام مین اَنْ لَّمْ یَکُنْ رَّبُّکَ دوسرا سورہ بلد مین اَنْ لَّمْ یَرَهٗ اَحَدٌ اور تیسرا اِنَّ مَا مکسورہ کہ سورہ انعام مین ہی اتفاق ہی قرّا کا اِنَّ مشدّدہ مکسورہ کے قطع پر ما موصول کے لفظ سے اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ مین جو سورہ انعام مین ہی یعنے اِنَّ مَا مکسورہ مشددہ مقطوعہ فقط سورہ انعام مین ہی اور اوسکے سوا سب کہین وصل ہی برابر ہی کہ ما موصولہ ہو یا کافہ اور قطع کر اَنَّ مَا مفتوح کو دو مقام مین کہ ساتھہ لفظ یَدْعُوْنَ کے اور ایک ہی عبارت کے ساتھہ دونو مقام مین آیا ہی سو دونو کی تئین قطع کر معًا یعنے ایک کو دوسرے سمیت قطع کر ایک سورہ حج مین وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ دوسرا سورہ لقمان مین وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ اور خلاف واقع ہوا ہی اَنَّ مَا مفتوحہ کے قطع مین سورہ انفال مین وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مین اور سورہ نحل مین اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ مین اور ان چار سورتون کے سوائے سب کہین موصول ہی بالاتفاق +

وَکُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ وَاخْتُلِفْ	رُدُّوْا کَذَا قُلْ بِئْسَمَا وَالْوَصْلَ صِفْ
خَلَفْتُمُوْنِیْ وَاشْتَرَوْا فِیْ مَا قْطَعَا	اُوْحِیْ اَفَضْتُمْ وَاشْتَهَتْ یَبْلُوْ مَعَا
ثَانِیْ فَعَلْنَ وَقَعَتْ رُوْمٌ کِلَا	تَنْزِیْلِ شُعَرَا وَغَیْرَهَا صِلَا

اور لفظ کل کا ما کی لفظ سے مقطوع ہی ایک مقام مین سورہ ابراہیم مین وَاٰتٰکُمْ

مِّنۡ كُلِّ مَا سَاَلۡتُمُوۡهُ مین اور اختلاف کیا گیا كُلَّ مَا رُدُّوۡٓا اِلَى الۡفِتۡنَةِ مین
سورۂ نسا مین شرح مین فرماتے ہین اور اختلاف کیا گیا ہی كُلَّمَا دَخَلَتۡ اُمَّةٌ
مین سورۂ اعراف مین اور كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوۡلُهَا مین سورہ مومنون
مین اور كُلَّمَآ اُلۡقِيَ فِيۡهَا فَوۡجٌ مین سورہ ملک مین اور ان تینون مقام مین
وصل کو ترجیح ہی اور ان مذکور مقامون کے سوائے سب کہین وصل ہی بالاتفاق
انتہی اور مصنف نے ترجیح کے جانب کو اختیار کرکے فقط ایک مقام مین سورۂ ابراہیم
مین قطع کیواسطے فرمایا اور باقی سب مقامون مین وصل کی واسطے فرمایا اور ایسا ہی
اختلاف کیا گیا ہی قطع مین لفظ بِئۡسَ کے ما کے لفظ سے سورہ بقرہ مین قُلۡ بِئۡسَمَا
يَاۡمُرُكُمۡ بِهٖۤ اِيۡمَانُكُمۡ مین اور وصل بیان کر بِئۡسَ کا ما کے ساتھ بِئۡسَمَا خَلَفۡتُمُوۡنِيۡ
مِنۡۢ بَعۡدِيۡ مین سورۂ اعراف مین اور بِئۡسَمَا اشۡتَرَوۡا بِهٖۤ اَنۡفُسَهُمۡ مین
سورہ بقرہ مین اور فِيۡ کی لفظ کو ما موصولہ سے قطع کر گیارہ مقام مین ایک سورہ
انعام مین فِيۡ مَآ اُوۡحِيَ اِلَيَّ مین دوسرے سورۂ نور مین فِيۡ مَآ اَفَضۡتُمۡ
مین تیسرے سورۂ انبیا مین فِيۡ مَا اشۡتَهَتۡ اَنۡفُسُهُمۡ مین چوتھے اور پانچوین
سورہ مائدہ اور سورۂ انعام مین کہ دونو جگہہ مین ایک ہی عبارت سے واقع ہی وہ
عبارت یہہ ہی وَّلٰكِنۡ لِّيَبۡلُوَكُمۡ فِيۡ مَآ اٰتٰكُمۡ اور یبلو معا کا اشارہ مصنف
نے انھین دونون مقام کی طرف کیا ہی اور دوسرے فَعَلۡنَ مین قطع کر یعنے سورہ
بقرہ مین فِيۡ مَا فَعَلۡنَ دو جگہہ پر واقع ہوا ہی سو پہلا موصول ہی اور وہ یہہ ہی
فِيۡمَا فَعَلۡنَ فِيۡۤ اَنۡفُسِهِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ اور دوسرا مقطوع ہی اور وہ یہہ ہی
فِيۡمَا فَعَلۡنَ فِيۡۤ اَنۡفُسِهِنَّ مِنۡ مَّعۡرُوۡفٍ اور یہہ چھٹا مقام ہی ساتوان
سورۂ واقعہ مین وَنُنۡشِئَكُمۡ فِيۡ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ مین آٹھوین سورۂ روم
مین فِيۡ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ مین اور دونون فِيۡ مَا سورۂ تنزیل یعنے سورۂ الزمر مین

کہ دو جگہہ پر واقع ہوا ہی ایک اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ بَیْنَھُمْ فِي مَا ھُمْ فِیہِ یَخْتَلِفُوْنَ
اور یہہ نوان مقام ہی دوسرے وَاَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِي مَا کَانُوْا فِیہِ یَخْتَلِفُوْنَ
اور یہہ دسوان مقام ہی اور چونکہ سورۂ شعرا مین لفظ ظلہ کا آیا ہی اس سبب سے اُس
سورہ کا اشارہ کیا ظلہ کی لفظ سے یعنے گیارویں سورۂ شعرا مین اَتُتْرَکُوْنَ
فِي مَا ھٰھُنَا اٰمِنِیْنَ مین اور جو مذکور ہوا اسکے سوا سب فیما وصل والے ہین یعنے
موصول ہین اور شرح مین فرماتے ہین کہ اختلاف کیا گیا ہی اُس فِي مَا مین جو سورہ
شعرا مین ہی اور جو مذکور ہوا اسکے سوا سب فیما موصول ہی بالاتفاق برابر ہی کہ ہوے
خبر یا استفہام اُسکا الف محذوف ہو یعنے گر گیا ہو مانند فِیْمَ کُنْتُمْ فِیْمَ اَنْتَ
کے یا اسکا الف موجود ہو مانند فِیْمَا فَعَلْنَ وغیرہ کے اور جان تو کہ جزری نے ذکر
کیا ہی اپنے ارجوزہ مین ان گیارہ مقامون کو ایک طور پر فِي مَا کے قطع پر بالاتفاق
اور اُسکے کلام سے اخیر مین یعنے سورۂ شعرا کے فِي مَا کے قطع مین اختلاف نہین سمجھا
جاتا اسواسطے کہ اُسکے کلام کے ڈھب سے ان سب کے قطع کا حکم بطریق وجوب کے
سمجھا جاتا ہی کیونکہ جن لفظون کے قطع اور وصل مین اختلاف تھا اُنکے مقامون مین
اُس اختلاف کی خبر کر دی اور اس مقام مین اختلاف کا ذکر نکیا تو معلوم ہوا ہی کہ
اس مقام مین جزری سے سہو واقع ہوا ہی کہ جسکے قطع مین اختلاف تھا اُسکو
اُسکے ساتھ ذکر کیا جسکے قطع پر اتفاق ہی ایسا ہی لکھا حواشی ازہریہ مین اور
ابن جزری نے دسون مقام مذکورہ مین اختلاف کا حکم کیا اور کہا کہ ان دس مقام
کے قطع مین اختلاف ہی اور ایک مقام مین جو اخیر ہی یعنے سورۂ شعرا کے فِیْمَا مین
قطع بالاتفاق ہی بعد اسکے کہا کہ ناظم کی عبارت سے اختلاف نہین سمجھا جاتا
کیونکہ ناظم نے ذکر نکیا اختلاف کا نہ صریح کھول کے اور نہ اشارے سے انتہی +

فَاِنَّمَا کَالنَّحْلِ صِلْ وَمُخْتَلِفْ	فِي الشُّعَرَا الْاَحْزَابِ وَالنِّسَا وُصِفْ

پھر لفظ اَيْنَمَا کو جو سورہ بقرہ مین مانند اَيْنَمَا کے جو سورہ نحل مین ہی وصل کر لینے
اتفاق کیا گیا ہی وصل پر لفظ اَيْنَ کے لفظ مَا کے ساتھہ دو مقام مین ایک سورہ بقرہ
مین فَاَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ دوسرے سورہ نحل مین اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ
لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ اور اختلاف کیا گیا ہی وصل مین اَيْنَمَا کے تین مقام مین ایک سورہ
شعرا مین اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ دوسرے سورہ احزاب مین وَاَيْنَمَا ثُقِفُوْا
تیسرے سورہ نسا مین اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ ان تینون مقام مین
اختلاف بیان کیا گیا ہی قاریون نے کہا ہی کہ ان تینون مقام مین اکثر مصحفون مین
قطع لکھا ہی اور بعضے مصحفون مین وصل لکھا ہی اور ان اَيْنَمَا مذکور کے سوا جتنی ہین
سب مین قطع ہی بالاتفاق ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

وَصِلْ فَاِلَّمْ هُوْدًا اَلَّنْ نَجْعَلَا	نَجْمَعَ كَيْلَا تَحْزَنُوْا تَاْسَوْا عَلٰى

اور وصل کر اِن شرطیہ کو لفظ لَمْ کے ساتھہ ایک مقام مین کہ سورہ ہود مین ہی
فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اور اسکے سوائے یہہ لفظ سب کہین مقطوع ہی اور
وصل کر اَن مفتوحہ مخففہ کو دو مقام مین ایک سورہ کہف مین اَلَّنْ نَجْعَلَ لَكُمْ
مَوْعِدًا دوسرے سورہ قیامہ مین اَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهٗ باقی سب مقطوع ہی
اور وصل کر لفظ كَيْ کو لفظ لَا سے چار مقام مین ایک سورہ آل عمران مین لِكَيْلَا
تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ دوسرے سورہ حدید مین لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ ✤

حَجّ عَلَيْكَ حَرَجٌ وَقَطْعُهُمْ	عَنْ مَنْ يَشَاءُ مَنْ تَوَلّٰى يَوْمَ هُمْ

تیسرے سورہ حج مین لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا چوتھے سورہ احزاب
مین لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ اور جو مذکور ہوا اُسکے سوا سب مقطوع ہی اور
قطع کرنا قاریون کا ہی یعنے قاریون نے اتفاق کیا ہی قطع پر عَنْ کے مَنْ مفتوحہ
سے دو مقام مین ایک سورہ نور مین وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَاءُ دوسرے سورہ والنجم

ہین عن مّن تولّیٰ عن ذکرنا اور اتفاق کیاہی قرا نے قطع پر لفظ یوم کے
لفظ ہم سے دو مقام مین ایک سورہ مومن مین یوم ھم بارزون دوسرے
سورہ ذاریات مین یوم ھم علی النار یفتنون اور باقی سب موصول ہین
مانند یومھم الذی یوعدون اور حتیٰ یلٰقوا یومھم الذی
فیہ یصعقون + سورہ طور مین ہی +

ومال ھذا والذین ھؤلا	تحین فی الامام صل ووھلا

اور اتفاق کیاہی قطع پر لام جارہ کے اسکے مجرور سے چار مقام مین کہ دو مقام
مین ہذا کی لفظ کے ساتھ آیاہی یک سورہ کہف مین مال ھذا الکتاب
دوسرے سورہ فرقان مین مال ھذا الرسول تیسرے سورہ معارج مین کہ لفظ
الذین کے ساتھ آیاہی فمال الذین کفروا چوتھے سورہ نساء مین کہ لفظ
ھؤلاء کے ساتھ آیاہی فمال ھؤلاء القوم اور لاتحین مناص کہ سورہ
ص مین ہی مصحف امام کی رسم خط مین اسکی تا حین کی لفظ کے ساتھ موصولہ ہی اسی
واسطے ناظم نے کہا کہ حین مصحف امام مین موصول ہی تو بھی وصل کر اور غلطی واقع
ہوئی ہی لوگون سے کہ بعضے مصحفون مین مقطوع لکھاہی شرح مین فرماتے ہین
کہ مصحف امام کی رسم مین لاتحین کے تا موصولہ ہی حین کے ساتھ اور مصحف امام کے
سوا حجازی اور شامی اور عراقی مصحفونکی رسم مین لات حین مفصول لکھاہی جان
تو کہ لات اکثر لوگون کے قول مین لائے نافیہ ہی اور اسپر تا تانیث کلمہ کی تانیث کے واسطے
تا داخل ہوئی ہی اس کلمہ کو فعل کے ساتھ مشابہ کرنیکو مانند لیست کے جیسا کہ
داخل ہوئی ہی تا ربّ اور ثمّ پر مثل ربّتہ وثمّتہ بعد اسکے جاننا چاہیے کہ اختلاف
کیاہی قرا نے اسپر وقف کرنے مین سو کسائی وقف کرتاہی لا پر ھا کے ساتھ
بسبب اصل ہونے ھا کے تانیث کے واسطے کہ تا تانیث کی لکھنے مین بھی اور وقف

کرنے مین بھی لم کے ساتھہ ہی اور باقی سارے قاری وقف کرتے ہین تا کے ساتھہ اور کہا ابو عبید نے کہ میرے نزدیک وقف لا پر ہی اور ابتدا کرنا تحین سے کیونکہ مین نے اسکو مصحف امام مین دیکھا ہی تحین اور کہا ابو عبید نے یہہ تا زیادہ کی جاتی ہی لفظ حین مین اور کہا جاتا ہی تحین کان کذا ایسا ہی ذکر کیا ہی ابن جزری نے اپنی شرح مین انتہی +

اَوْ وَّزَنُوْهُمْ وَكَالُوْهُمْ صِلْ	كَذَا مِنْ اَلْ وَهَا وَيَا لَا تَفْصِلْ

اور اتفاق کیا ہی قاریون نے وصل پر وَّزَنُوا اور كَالُوا کے لفظ هُمْ کے ساتھہ سورہ مطففین مین وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ اسی عبارت کو ناظم نے کہا وَّزَنُوْهُمْ وَكَالُوْهُمْ وصل کیا گیا ہی ایسا ہی اَلْ یعنے الف لام کو کہ تعریف کیواسطے ہی اور لفظ ہا کو جو خبردار کرنیکے واسطے بولتے ہین اور لفظ یا کو جو ندا یعنے پکارنے کیواسطے مقرر ہی جس لفظ پر یہہ آوین اس لفظ سے انکو لکھنے اور پڑھنے مین فصل مت کرنا سند اَلْاَرْضُ اَلسَّمَآءُ اور هٰذَا اور هٰٓؤُلَآءِ اور يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ يٰبَنِيْٓ کے سو وقف نکیا جاوے ان حرفون پر اور ابتدا نکی جاوے انکے ما بعد کے اسمون سے ایسا ہی ہی شرح مین +

دسوین فصل تانیث کی تا کے بیان مین

شرح مین فرماتے ہین جان تو کہ جو تا تانیث کی لکھی جاتی ہی ہا کی صورت پر سو اسکے اوپر وقف ہا کے ساتھہ ہوتا ہی بالاتفاق اور جو تا فوقانی یعنے لنبی تا کی صورت پر لکھی جاتی ہی سو اسمین اختلاف کیا گیا ہی یعنے اس بات مین کہ اس صورت مین ہا کے ساتھہ وقف کیا جاوے یا تا کے ساتھہ سو ابن کثیر اور ابو عمرو اور کسائی وقف کرتے ہین ہا کے ساتھہ اور رسم خط کا اعتبار نہین کرتے ہین اسواسطے کہ تا تانیث کا وقف ایک ہی طریق پر جاری رہے اور یہہ تا دراز کا وقف کرنا ہا کے ساتھہ قریش کی لغت ہی اور نافع اور ابن عامر اور عاصم اور حمزہ اس صورت مین وقف

کرتے ہین تا کے ساتھہ رسم خط کا اعتبار کرکے اور یہہ لغت طی کی ہی ہم کہتے ہین کہ اس
اختلاف کے بیان سے معلوم ہوا کہ رسم خط کا اعتبار کرنا کچھہ واجب کام نہین ہی وقف کے احکام
مین جیسا کہ یہہ مضمون مقطوع اور موصول کے بعضے مقامون مین معلوم ہو چکا یعنے اگر رسم خط
کا اعتبار کرنا وقف کے احکام مین واجب ہوتا تو اسکو کسواسطے بعضے قاری لوگ اعتبار
کرتے اور بعضے کسواسطے اعتبار نکرتے اور یہہ بھی جان لو کہ قاریون نے اس بات مین
اختلاف کیا ہی کہ یہہ تاء تانیث کی اصل مین تاء فوقانی ہی کہ وقف کی حالت مین ہا کے ساتھہ
بدلی گئی ہی یا اصل مین ہاء ہوز کی ہی کہ وصل کی حالت مین تا کے ساتھہ بدلی گئی ہی سو
سیبویہ اور ایک گروہ کے گروہ نحوی لوگ پہلی بات کی طرف گئے ہین یعنے اصل مین
وہ تاء فوقانی تھی اس دلیل سے وہ تاء وصل کی حالت مین کہ وہ حالت اصل ہی موجود
رہتی ہی اور وقف کی حالت مین جو وہ تاء ہاء سے بدلی جاتی ہی سو تاء تانیث اور
تاء اصلی کے درمیان مین فرق کرنیکے واسطے تاء اصلی مانند عِفْرِيتٌ اور مَلَكُوتٌ کے
اور بعضون نے کہا ہی کہ اس تاء کو جو ہاء سے بدلتے ہین سو تاء تانیث اور تاء فعل کے
درمیان مین فرق کرنیکے واسطے تاء فعل کی مانند خَرَجَتْ اور ضَرَبَتْ کے اور
سیبویہ کے سوائے دوسرے لوگ دوسری بات کی طرف گئے ہین یعنے اصل مین وہ
تاء تانیث کی ہاء ہوز کی تھی اس دلیل سے کہ وہ تاء تانیث کی ہاء کی صورت پر لکھی جاتی
ہی مصحفون کے سوائے سب کہین یعنے خطون اور شعرون اور کتابون مین اور مصحفون
مین زیادہ مقامون مین اور وصل کی حالت مین وہ ہاء تاء کے ساتھہ بدلی جاتی ہی
اسواسطے کہ وصل لفظ کے آخری حرف کی حرکت کے ظاہر پڑھنے کی حالت ہی اور ہا ضعیف
حرف ہی کہ مشابہ ہوا ہی حرف علت کے اپنی پوشیدگی کے سبب اور حرف علت مین قاعدہ
بدلنے کا جاری ہی سو حالت وصل مین اسکو بدلا گیا اس حرف کے ساتھہ جو اسکے
حال کے مناسب تھا یعنے اسکو ایسے حرف سے بدلا کرنا مناسب تھا کہ وہ حرف اسکے

ضعف کو دفع کردے اور وہ حرف قوی زیادہ ہو ہا سے اور وہ حرف تا ہی کہ اپنی
شدت کے سبب سے قوی زیادہ ہا سے ہی سو جو "تا" تانیث کی تا ے فوقانی سے لکھی گئی
ہی مصنف اُسکا ذکر کرتا ہی اور اُس مذکور کے سوا جتنی "تا" تانیث کی ہی سب ہا
ہوز کے ساتھ لکھی گئی ہی

وَرَحْمَتَ الزُّخْرُفِ بِالتَّا زَبَرَهْ	الْاَعْرَافِ رُوْمٍ هُوْدَ كَافِ الْبَقَرَهْ

اور لفظ رحمت کا دراز تا کے ساتھ لکھا ہی اُسکو یعنے دراز تا کے ساتھ لکھا گیا ہی
سات مقاموں مین سورۂ زخرف مین دو مقام مین ایک اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ
رَحْمَتَ رَبِّكَ دوسرے وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ تیسرے سورۂ اعراف
مین اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ چوتھے سورۂ روم مین فَانْظُرْ
اِلٰٓى اٰثَارِ رَحْمَتِ اللّٰهِ پانچوین سورۂ ہود مین رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ چھٹھی
سورۂ مریم مین کہ اُس سورہ کے اوّل مین کاف ہی ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ ساتوین
سورۂ بقرہ مین اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ اور باقی سب رحمت ہا ہوز سے
ہی اور زُخْرُف سے لیکے لفظ بقرہ تک سب مضاف الیہ لفظ رحمت کی ہین

وَنِعْمَتُهَا ثَلٰثُ نَحْلٍ اِبْرَهَمْ	مَعًا اَخِيْرَاتٌ عُقُوْدُ الثَّانِ هَمْ

اور لفظ نعمت کی دراز تا کے ساتھ لکھی گئی ہین گیارہ مقاموں مین جیسا کہ
مصنف کہتا ہی اور نِعْمَتَ سورۂ بقرہ کی اور تین نِعْمَتَ سورۂ نحل کی اور دو
نِعْمَتَ سورۂ ابراہیم کی کہ آپس مین یعنے دونو سورہ مین آخر سورہ مین ہیہ پانچون
نعمت واقع ہین اور سورۂ مائدہ کی دوسری نعمت جو اُس دوسرے مقام مین
ہی یعنے سورۂ مائدہ کے دوسرے مقام مین ہی چونکہ سورۂ مائدہ کے اوّل مین لفظ
عُقُوْد کا آیا ہی اسواسطے اُسکو عُقُوْد کہا سو اُس گیارہ مقام کی پہلی نعمت سورۂ
بقرہ مین ہیہ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ دوسری سورۂ نحل کے

آخرمین وَبِنِعْمَتِ اللّٰہِ ھُمْ یَکْفُرُوْنَ تیسری بھی سورہ نحل کے آخرمین وَیَعْرِفُوْنَ
نِعْمَتَ اللّٰہِ چوتھی بھی سورہ نحل کے آخرمین وَاشْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ بخلاف
سورہ نحل کے اوّل کی نعمت کے کہ وہ ہا کے ساتھ ہی اور وہ یہہ ہے وَاِنْ تَعُدُّوْا
نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا پانچوین سورہ ابراہیم کے آخرمین وَبَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ کُفْرًا
چھٹھی بھی سورہ ابراہیم کے آخرمین وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا ساتوین
نعمت سورہ مائدہ کی اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ ھَمَّ قَوْمٌ

لُقْمَانَ ثُمَّ فَاطِرٍ کَالطُّوْرِ		عِمْرَانَ لَعْنَتَ بِہَا وَالنُّوْرِ	

آٹھوین نعمت سورہ لقمان کی تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰہِ ابدا سکے نوین سورہ فاطر
مین یٰاَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ ھَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰہِ
مانند طور کے یعنے نعمت دسوین سورہ طور مین ہی فَمَا اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّکَ
بِکَاھِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ گیارہوین سورہ آل عمران مین وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ
اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً اور باقی سب نعمت ہا کے ساتھ ہی اور لفظ لعنت کی اسمین
یعنے سورہ آل عمران مین اور سورہ نور مین ہی یعنے لفظ لعنت کی دو مقام مین تاء
دراز کے ساتھ ہی ایک سورہ آل عمران مین فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ
دوسری سورہ نور مین وَالْخَامِسَۃُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰہِ اور باقی سب جگہہ ہا کے ساتھہ

وَامْرَاَتُ یُوْسُفَ عِمْرَانَ الْقَصَصِ	تَحْرِیْمِ مَعْصِیَتْ بِقَدْ سَمِعْ یَخُصْ	

اور لفظ امرأت کا ساتھہ مقام مین تا کے ساتھہ ہی جیسا کہ مصنف کہتا ہی اور لفظ
امرأت کا میم کے ساتھ ہی سورہ یوسف مین قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ کہ دو مقام
مین یہی عبارت مکرر دوبار واقع ہی تیسری سورہ آل عمران مین اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ
عِمْرَانَ چوتھی سورہ قصص مین وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ اور لفظ امرأت کی سورہ
تحریم مین کہ اس سورہ مین تین جگہہ پر واقع ہین سو پانچوین سورہ تحریم مین ہی

اِمۡرَاَتَ نُوۡحٍ اور جعیتھی بھی سورۂ تحریم مین وَّامۡرَاَتَ لُوۡطٍ اور ساتوین بھی سورۂ تحریم مین وَامۡرَاَتَ فِرۡعَوۡنَ اور باقی سب ہا کے ساتھ ہی آور یہہ ضابطہ ہی کہ امۡرَاَتَ کی لفظ جہان اپنے زوج کے ساتھ مذکور ہین وہان تا کے ساتھ ہین اور جہان ایسا نہین ہی وہان ہا کے ساتھ ہی اور لفظ معصیت کی جو تاء کے ساتھ لکہتے ہین سو قَدۡ سَمِعَ اللّٰهُ یعنے سورۂ مجادلہ کیواسطے خاص کی گئی ہین کہ اُس سورہ مین دو مقام مین مکرر دوبارہ واقع ہوئی ہین وَمَعۡصِيَتِ الرَّسُوۡلِ +

كُلًّا وَّالۡاَنۡفَالِ وَاُخۡرٰى غَافِرِ		شَجَرَتَ الدُّخَانِ سُنَّتَ فَاطِرِ	

اور لفظ شجرت کا ایک مقام مین تا کے ساتھ ہی سورہ دخان مین اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوۡمِ طَعَامُ الۡاَثِيۡمِ اور لفظ سنت کی کہ سورۂ فاطر مین تین مقام مین ہین سبکو تا کے ساتھ لکھتے ہین ایک فَهَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا سُنَّتَ الۡاَوَّلِيۡنَ دوسرے فَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبۡدِيۡلًا تیسرے وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحۡوِيۡلًا یہہ تینون سورۂ فاطر مین ہین اور چوتھے سورۂ انفال مین مَضَتۡ سُنَّتُ الۡاَوَّلِيۡنَ اور آخر مین سورۂ غافر کے یعنے سورۂ مومن کے آخر مین پانچوین ہی سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيۡ قَدۡ خَلَتۡ اس پانچ مقام مین تا کے ساتھ ہی باقی سب ہا کے ساتھ ہی +

فِطۡرَتَ بَقِيَّتُ وَّابۡنَتُ وَكَلِمَتُ جَمۡعًا وَّفَرۡدًا فِيۡهِ بِالتَّاءِ عُرِفۡ		قُرَّتُ عَيۡنٍ جَنَّتُ فِيۡ وَقَعَتۡ اَوۡسَطَ الۡاَعۡرَافِ وَكُلَّمَا اخۡتُلِفۡ

اور لفظ قُرَّتُ عَيۡنٍ لِّيۡ وَلَكَ کہ ایک مقام مین سورۂ قصص مین ہی اور لفظ جَنَّتُ کا کہ سورۂ اِذَا وَقَعَتِ الۡوَاقِعَةُ مین ہی فَرَوۡحٌ وَّرَيۡحَانٌ وَّجَنَّتُ نَعِيۡمٍ اور لفظ فِطۡرَتَ کا کہ ایک مقام مین سورۂ روم مین ہی فِطۡرَتَ اللّٰهِ اور لفظ بَقِيَّتُ کا کہ ایک مقام مین سورۂ ہود مین ہی بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيۡرٌ لَّكُمۡ اور لفظ ابۡنَتَ کا

کہ

کہ ایک مقام مین سورۂ تحریم مین ہی مَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْ اور لفظ کلمت کا کہ سورۂ اعراف مین ہی وَتَمَّتْ کَلِمَتُ رَبِّکَ الْحُسْنٰی یہہ سب تار فوقانی کے ساتھہ ہی بعد اسکے مصنف قاعدہ اور ضابطہ اس باب کا بیان کرتا ہی فرماتا ہی اور جو لفظ کہ اُسمین اختلاف کیا گیا ہی قرّاکے نزدیک اُس لفظ کے جمع ہونے اور مفرد ہونے مین کہ بعضے قرّا اُس لفظ کو صیغۂ جمع کے ساتھہ پڑھتے ہین اور بعضے صیغۂ مفرد کے ساتھہ پڑھتے ہین ان سب الفاظ کو تاء فوقانی کے ساتھہ لکھنا پہچانا گیا ہی یعنے مصحفون مین تار دراز کے ساتھہ لکھا گیا ہی اور یہہ آٹھہ مقام مین ہی ایک سورۂ انعام مین وَتَمَّتْ کَلِمَتُ رَبِّکَ صِدْقًا وَّعَدْلًا اس جگہہ پر لفظ کلمتُ کا عاصم اور حمزہ اور کسائی کے نزدیک مفرد ہی اور انکے سوا سبکے نزدیک جمع ہی دوسرے سورۂ یونس کے اوّل مین ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ وَکَذٰلِکَ حَقَّتْ کَلِمَتُ رَبِّکَ عَلَی الَّذِیْنَ فَسَقُوْا اس جگہہ پر نافع اور ابن عامر کے نزدیک مفرد ہی اور باقی کے نزدیک جمع تیسرے سورۂ یوسف مین اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ اس جگہہ پر ابن کثیر کے نزدیک مفرد ہی اور باقی کے نزدیک جمع چوتھے سورۂ یوسف مین وَاَلْقُوْہُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ اور اَنْ یَّجْعَلُوْہُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ لفظ غیٰبتِ کی سب قاریون کے نزدیک مفرد ہی اور نافع کے نزدیک جمع پانچوین سورۂ عنکبوت مین وَلَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْہِ اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّہٖ اس جگہہ آیٰت کا لفظ ابن کثیر اور ابی بکر اور حمزہ اور کسائی کے نزدیک مفرد ہی اور باقی کے نزدیک جمع چھٹھی سورۂ سبا مین وَھُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ یہان حمزہ اور کسائی کے نزدیک مفرد ہی اور سبکے نزدیک جمع ساتوین سورۂ فاطر مین عَلٰی بَیِّنَتٍ مِّنْہُ یہان نافع اور ابن عامر اور ابی بکر اور کسائی کے نزدیک مفرد ہی اور سبکے نزدیک جمع آٹھوین سورۂ والمرسلات مین جِمٰلَتٌ صُفْرٌ یہان

حفص اور حمزہ اور کسائی کے نزدیک مفرد ہی اور سبکے نزدیک جمع تو بس ایسے الفاظ
جس قراءت مین کہ صیغہ مفرد کے ساتھہ ہین سو تاے فوقانی کے ساتھہ لکھے جاتے ہین برخلاف
رسم خط عرب کے سارے مصحفون کے اتفاق کے ساتھہ اور جس قراءت مین کہ صیغہ جمع کے
ساتھہ ہین سو تائے فوقانی کے ساتھہ لکھے جاتے ہین اصل قاعدے کے موافق کہ تائے
جمع کی دراز لکھی جاتی ہی ولیکن سورۂ یونس مین جو دوسرے مقام مین لفظ کَلِمٰتُ کی
واقع ہی اِنَّ الَّذِیْنَ حَقَّتْ عَلَیْهِمْ كَلِمٰتُ رَبِّكَ اور سورۂ مؤمن مین جو لفظ
كَلِمٰتُ کا واقع ہوا ہی وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمٰتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
سو ان دونون مقام مین نافع اور ابن عامر نے جمع کے صیغہ سے پڑھا ہی اور باقی
سب نے مفرد کے صیغہ سے تو یہہ دونون مقام اُنھین الفاظ مین سے ہین کہ جنکے مفرد
اور جمع مین اختلاف ہی اگرچہ قاعدہ مذکورہ مین داخل ہین دراز تاء کے ساتھہ لکھے
جانے مین ولیکن ان دونو لفظون کے تاء دراز کے ساتھہ لکھے جانے مین مصحفین
مختلف ہین اور دوسری لفظین جو سابق مین مذکور ہوئین سو تاء دراز کے ساتھہ
لکھی گئی ہین سارے مصحفون کے اتفاق کے ساتھہ تو اگر اُس رسم سے جسکا ذکر شروع
بحث مین ہوا ہی وہ الفاظ مراد ہون کہ جنکا لکھا جانا تاء دراز کے ساتھہ سارے
مصحفون مین متفق علیہ ہی تو ضرور ہی ان دونون مقام کا استثنا کرنا یعنے اُس
قاعدۂ مذکورہ سے ان دونون مقام کو الگ رکھنا اور اگر مراد تمام ہو یعنے مصحفون
کے متفق علیہ اور مختلف فیہ ہونے سے کچھہ غرض نہو بلکہ قاعدہ اور ضابطہ مذکورہ سے
مراد ہو تو ان دونون مقام کا استثنا کرنا ضرور نہین اب مصنف ہمزہ وصل کا بیان
جو وقف کے متممات یعنے پورا کرنیوالون مین سے ہی شروع فرماتا ہی ٭

اِنْ كَانَ ثَالِثٌ مِنَ الْفِعْلِ يُضَمّ	وَابْدَأْ بِهَمْزِ الْوَصْلِ مِنْ فِعْلٍ بِضَمّ

اور بعد وقف کرنیکے ابتدا کر ساتھہ ہمزہ وصل مضمومہ کے یعنے ہمزہ وصل کا جو فعل

امر مین ہی اُسکو ضمہ کے ساتھہ پڑھہ یہہ کب کہ اگر فعل امر کا تیسرا حرف مضموم ہو لازمی ضمہ کے ساتھہ مثل اُنْصُرْ اُقْتُلُوْا کے

وَاكْسِرْهُ حَالَ الْكَسْرِ وَالْفَتْحِ وَفِي | لِاسْمَاءِ غَيْرِ اللَّامِ كَسْرُهَا وَفِي
إِبْنٍ مَعَ ابْنَةٍ امْرِئٍ وَاثْنَيْنِ | وَامْرَأَةٍ وَاسْمٍ مَعَ اثْنَتَيْنِ

اور کسرہ دے ہمزہ وصل کو جبکہ فعل کا تیسرا حرف مکسورہ یا مفتوح ہو مانند اِضْرِبْ اِعْلَمْ اِذْهَبْ کے اور اگر فعل کا تیسرا حرف ضمہ غیر لازمی کے ساتھہ مضموم ہو یعنے وہ ضمہ اصلی نہو عارضی ہو مانند اِمْشُوْا کے تو اُس ہمزہ کو بھی کسرہ دے کیونکہ اس صورت مین اصل مین تیسرا حرف مکسور ہی یا مفتوح اور اسماء بغیر لام مین یعنے جن اسماء مین کہ لام تعریف کا نہین ہی ہمزہ کا کسرہ ہی یعنے اُن اسماء مین ہمزہ وصل کو مکسور پڑھہ اور جن اسماء مین کہ لام تعریف کا ہی ہمزہ وصل کا مفتوح ہی مانند اَلسَّمَاءُ اَلْاَرْضُ اَلشَّمْسُ اَلْقَمَرُ وغیرہ کے جاننا چاہیئے کہ ہمزہ وصل کا اسماء قیاسی اور سماعی دونون مین ہوتا ہی بیان قیاسی کا یہہ ہی کہ جو مصدر کہ اُسکے الف کے سوائے اُسکے فعل ماضی مین چار حرف یا زیادہ ہو اُسکا ہمزہ مکسور ہوتا ہی اور وہ گیارہ الفاظ ہین اِفْتِعَالٌ اِسْتِفْعَالٌ اِنْفِعَالٌ اِفْعِلَالٌ اِفْعِيلَالٌ اِفْعِيعَالٌ اِفْعِوَّالٌ اِفْعِنْلَالٌ اِفْعِلَّالٌ اِفْعِنْلَالٌ اِفْعِنْلَاءٌ اسیکو مصنف نے اسماء بغیر لام کہا اور سماعی لفظ اِبْنٍ اور اِبْنَتٍ وغیرہ کی جیسا کہ مصنف کہتا ہی اور کسرہ دے ہمزہ کو لفظ اِبْنٍ مین ساتھہ لفظ اِبْنَةٍ اور اِمْرِئٍ اور اِثْنَيْنِ اور اِمْرَاَةٍ اور اِسْمٍ کے ساتھہ لفظ اِثْنَتَيْنِ کے

گیارہوین فصل روم اور اشمام کے بیان مین

اب جاننا چاہیئے کہ قاری کیواسطے وقف مین تین احوال ہین ایک اِسکان مجرد یعنے جس حرف پر وقف کرتا ہی اُسکو ساکن کرنا نرے سکون کے ساتھہ دوسرا روم تیسرا

اشمام اور اصل غالب جو وقف کیواسطے لایق ہی سو وہی نرا اِسکان ہی کہ خالی ہو
ردم اور اشمام سے کیونکہ غرض وقف سے استراحت ہی یعنے آرام طلبی ہی اور نرا
اسکان خالص آرام کے حاصل ہونے مین ردم اور اشمام سے بہت زیادہ ہی اور کبھی
وقف ردم کے ساتھہ ہوتاہی اور ردم وصل کے حکم مین ہی جیسا کہ اوپر را کی
تفخیم کے بیان مین مذکور ہوا اور کبھی وقف اشمام کے ساتھہ ہوتاہی اب مصنف
ردم اور اشمام کا بیان کرتا ہی اپنی نظم مین

وَحَاذِرِ الْوَقْفَ بِكُلِّ الْحَرَكَةْ	اِلَّا اِذَا رُمْتَ فَبَعْضُ الْحَرَكَةْ
اِلَّا بِفَتْحٍ اَوْ بِنَصْبٍ وَاَشِمْ	اِشَارَةً بِالضَّمِّ فِي رَفْعٍ وَضَمْ

اور پرہیز کر اور محفوظ رکھہ اور بچاو وقف کو سب حرکت سے شرح مین فرماتے
ہین کہ اصل وقف مین اسکان مجرد ہی اور تیسیر مین کہتا ہی جان تو کہ قاریون
کی عادت ہی کہ لفظ کے آخر مین جو وصل مین متحرک ہوتا ہی سکون کے ساتھہ وقف
کرتے ہین اسکے سوا اور کچھہ نہین یعنے وقف مین کوئی حرکت نہین لاتے کیونکہ
سکون اصل ہی وقف مین سو ناظم کہتا ہی کہ وقف مین تینون حرکتون سے پرہیز
کر اور وہ حرکت مبنی کی حرکت ہو زبر زیر پیش خواہ معرب کی حرکت ہو
دو زبر دو زیر دو پیش سب سے پرہیز کر مگر جسوقت کہ ردم کرے تو وقف
مین تب تھوڑی سی حرکت پڑھہ مگر فتحہ یعنے ایک زبر یا نصب یعنے دو زبر
مین ردم مت کر کیونکہ اسمین ردم درست نہین اور اشمام کر اشارے کے
ساتھہ دونون ہونٹھون کو ملا کے اسطرح پر کہ تھوڑا سا سوراخ دونو ہونٹھون
کے درمیان مین باقی رہے اور اُسسے سانس باہر آوے اور وہ اشارہ
ضمہ کیطرف ہوے سو وہ ردم ہوتاہی ضمہ یعنے ایک پیش مین مانند نَسْتَعِيْنُ
کے اور رفع یعنے دو پیش مین مانند عَزِيْزٌ کے تیسیر مین کہتا ہی کہ حقیقت

روم کی کیا ہی کہ ضعیف کرنا تیرا ہی آواز کو حرکت کے ساتھہ اسقدر کہ اُس
حرکت کی بڑی آواز جاتی رہے اور اِس حرکت کی چھوٹی آواز پوشیدہ سُنی جاوے
کہ اندھا اُسکو کان سے سنے لیکن حقیقت اِشمام کی تیرا دونون ہونٹھون کا ملانا
ہی حرف کو اصل مین ساکن کرنیکے بعد سو اسکو اندھا نہین دریافت کرسکتا ہی
اسواسطے کہ اشمام آنکھہ سے دیکھنے سے دریافت ہوتا ہی بے دیکھے نہین کیونکہ
اشمام ایک اشارہ کرنا ہی ہانتھہ سے حرکت کیطرف آب روم اور اشمام کی
شرح ہم بیان کرتے ہین شرح مین فرماتے ہین کہ کبھی وقف روم کے ساتھہ ہوتا
ہی اور روم تھوڑی سی حرکت کا ظاہر کرنا ہی اسی جہت سے اُسکی آواز ضعیف
ہوتی ہی اُسکے زمانے کی کوتاہی کے سبب سے اور نزدیک سے سننے والا اُسکو
سُنتا ہی بسبب موجود ہونے اصل آواز کے اور دور سے سننے والا نہین سنتا
ہی بسبب ناتمام ہونے آواز کے اور روم فتحہ مین اور نصب مین نہین ہوتا
ہی مانند اَنَابَ اَلصِّرَاطَ اِنَّ تَبَّ حَكِيمًا کے بلکہ روم خاص کیا گیا ہی ضمہ کے
واسطے مانند نَسْتَعِينُ مِنْ قَبْلُ کے اور رفع کیواسطے مانند عَلِيمٌ خَبِيرٌ
کے اور کسرہ یعنی ایک زیر کیواسطے مانند وَاخْشَوْنِ دَعَانِ هٰؤُلَاءِ کے اور
جر یعنی دو زیر کیواسطے مانند مِنْ نَصِيرٍ کے اور روم اسم فعل مبنی مُعرب
سب مین ہوتا ہی اور روم فتحہ مین نہین ہوتا ہی اسواسطے کہ فتحہ بولتے ہین
ایک ہلکاپن اور جلدپن رکھتا ہی سو اگر فتحہ مین روم کرینگے تو تھوڑا نہ ادا
ہوگا بلکہ جیسا کہ حالت وصل مین پورا ادا ہوتا ہی ویسا ہی ادا ہوگا اور حرف
مین بھی روم نہین ہوتا اسواسطے کہ حرف کا آخر مفتوح ہوتا ہی اور جان تو کہ
اختلاس مانند روم کے ہی حرکت کے تھوڑے ہونے مین یعنے اختلاس مین بھی
حرکت پوری نہین ہوتی بلکہ ایک تھوڑی سی حرکت ہوتی ہی اور فرق روم اور

اختلاس مین اِسس بات کے ساتھ ہی کہ روم خاص کیا جاتا ہی ضمہ اور کسرہ کے ساتھ
لفظ کے آخر مین وقف کی حالت مین اور اختلاس عام اور شامل ہی تینون حرکتون کو
اور خاص نہین کیا جاتا ہی لفظ کے آخر اور وقف کی حالت کے ساتھ بلکہ لفظ کے اوّل
اور درمیان اور آخر مین اور وصل کی حالت مین سب کہین ہوتا ہی اور اِس بات کے ساتھ
ہی کہ روم مین ایک تہائی حرکت ثابت رہتی ہی اور دو تہائی گر جاتی ہی اور اختلاس
مین دو تہائی ثابت رہتی ہی اور ایک تہائی گر جاتی ہی چنانچہ قاریون نے یہی کہا ہی
اور ضبط مین نہین آتا ہی یہہ مضمون مگر معتبر قاریون سے سُننے سے اور کبھی وقف اشمام
کے ساتھ ہوتا ہی اور اشمام دونون ہونٹھون کا ملانا ہی اور تھوڑا سا سوراخ دونون
ہونٹھون کے درمیان مین چھوڑنا کہ اُس سوراخ سے سانس باہر آوے اور اِن
ہونٹھون کے ملانے سے ضمہ کیطرف اشارہ کرے سو اشمام دیکھا جاتا ہی اور سنا نہین جاتا کیونکہ اشمام آواز نہین
ہی اسکے سوا اور کچھہ نہین ہی کہ اشمام دونون ہونٹھون کی حرکت ہی ضمہ کی طرف اشارہ کرنے کے واسطے
گویا کہ اشمام کے ادا کرنیکے وقت حرف کو تو نے حرکت کی بو سونگھائی ہی بسبب مستعد
اور طیار ہونے عضو یعنے ہونٹھون کے اُس حرکت کے بولنے کے واسطے یعنے گویا کہ
دونون لب ضمہ کے بولنے کی طیاری مین ہین اور غرض اشمام سے فرق کرنا ہی اس
بات مین کہ وہ حرف متحرک ہی اور وقف کے سبب سے ساکن کیا گیا ہی اور اس
بات مین کہ وہ حرف اصل مین ساکن ہی یعنے اشمام کرنے سے دونو بات سمجھی جاتی ہی
اور اشمام خاص کیا جاتا ہی ضمہ اور رفع کیواسطے بسبب مناسبت اشمام کے ضمہ اور رفع
کے ساتھ کہ اشمام کے ادا کرتے وقت دونون ہونٹھ ملتی ہین جیسا کہ ضمہ اور رفع کے ادا
کرتے وقت اور یہہ بات فتحہ اور کسرہ مین نہین ہی

وَقَدْ تَقَضَّى نَظْمِيَ الْمُقَدِّمَهْ	مِنِّي لِقَارِئِ الْقُرْآنِ تَقْدِمَهْ

اور بیشک آخر کو پہنچی میری نظم کہ مقدمہ ہی اور وہ مقدمہ میری طرف سے قرآن کے

قاری کیواسطے سوغات اور ہدیہ ہی اب جاننا چاہیئے کہ اس کتاب کا نام مصنف کے نظم سے معلوم ہوتا ہی کہ مقدمہ ہی اور شرح سے معلوم ہوتا ہی کہ اسکا نام ارجوزہ ہی تو اس کتاب کو مقدمۃ الجزریہ بھی کہہ سکتے ہین اور اُرْجُوزَۃُ الْجَزَرِیَّۃ بھی کہہ سکتے ہین ؛

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَهَا خِتَامُ	ثُمَّ الصَّلٰوةُ بَعْدُ وَالسَّلَامُ
عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَاٰلِهٖ	وَصَحْبِهٖ وَتَابِعِي مِنْوَالِهٖ

اور سب تعریف اور سراہنا اللہ عز وجل کیواسطے ہی کہ اس مقدمہ کیواسطے کہ اسمین ایک سو نو اشعار ہین تمام ہونا حاصل ہوا پھر صلوٰۃ ہی بعد حمد اللہ کے اور سلام ہی قبول کیے گئے نبی پر اور اُنکے آل اور اُنکے اصحاب پر اور اُنکی چال کی پیروی کرنیوالون پر ؛

عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى الْمُخْتَارِ	وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْاَخْيَارِ

صلوٰۃ اور سلام ہی اللہ کے مقبول اور پسند کیے گئے نبی پر اور انکے آل اور اصحاب پر جو ساری امت مین بہتر ہین ؛

خاتمہ

قرآن کی تلاوت کے آداب کے بیان مین   آداب تلاوت کے بہت ہین اُنہین سے جو شرح مین لکھا ہی اُسکا کچھ خلاصہ لکھتے ہین اور بعضے باتین شرح مشکوٰۃ سے لکھتے ہین آداب تلاوت کے دو قسم ہین باطنی اور ظاہری سو باطنی آداب یہہ ہین ایک اخلاص یعنے اُسکی قرائت مین نیت خالص ہو اور اُس قرائت سے ارادہ ہو اللہ ہی کی رضامندی کا اور اُس قرائت کو اللہ کی رضامندی کے سوا اور کسی چیز کا وسیلہ نہ ٹھہراوے دوسرے تادب یعنے ادب کرنا قرآن کا دل مین یہہ بات حاضر کرکے کہ وہ شخص اپنے رب سے چپکے باتین کر رہا ہی اور اُسکی کتاب بزرگ کو پڑھ رہا ہی سو قرآن کو اُس شخص کے حال سے پڑھے کہ گویا کہ وہ شخص اللہ سبحانہ کو دیکھتا ہی پھر اگر وہ شخص اللہ کو نہین دیکھتا ہی تو اللہ اُسکو دیکھتا ہی اور نہ ہنسے اور نہ بیفایدہ کام کرے اور جو چیز کہ اسکو بھلاوے اور اس غور سے باز رکھے اسکی طرف نہ دیکھے اور قرآن پڑھنے کے وقت کسی سے بات نہ کرے پھر اگر بولنے کی بڑی ضرورت ہو تو مصحف کو

بند کرکی بات کرے بعد اسکے پھر اعوذ باللہ پڑھے اور قراءت شروع کرے اور بہتر ہی کہ جو شخص کہ قرآن
پڑھتا ہی اُسکو سلام نکرین اور اور اگر اسکو کسی نے سلام کیا تو اسکو سلام کا جواب دینا اشارے سے
کفایت کرتا ہی اور اگر سلام کا جواب مُنہہ سے بولا تو پھر سر نو اعوذ باللہ کہے تب تلاوت کرے
تیسرے اسکے معنی مین تدبر اور تفکر یعنے غور اور تامل کرنا تاکہ سینہ کشادہ ہو اور دل مین نور پیدا ہو اور
چوتھے دل کی حضوری قرآن کی قراءت مین غفلت کا دروازہ بند کرنے اور دل کے خیالات سے
دور کرنیکو اُسکی یہہ راہ ہی کہ اپنے کان کو اپنی زبان کے پاس کرے اور اپنے دل کو اپنے کان کے
پاس اور اس مقام مین دو حال ہین پہلا یہہ کہ خیال کرے کہ مین اللہ تعالی کے روبرو کھڑا
ہون اللہ تعالی کے سامنے قرآن شریف پڑھتا ہون اور وہ سبحانہ تعالی اُسے قرآن کو سنتا ہی
پھر اس صورت مین اپنا حال سوال کرنا اور بیقراری کرنا اور گریہ اور زاری اور اخلاص کے
ساتھہ دعا کرنا ہوتا ہی اور دوسرا حال یہہ ہی کہ اپنے دل کی آنکھہ سے دیکھے کہ گویا کہ اسکا رب
اپنی مہربانی کے ساتھہ اُس کیطرف مخاطب ہی اور اُس سے بات کرتا ہی اپنے احسان اور انعام
کے ساتھہ اور اس شخص کا حال اس مقام مین جیسا اور تعظیم اور کان رکھہ کے سُننا ہوگا
اور اسکے اوپر ایک درجہ ہی کہ اسکا دریافت کرنا مشکل ہی ہان مگر بعضے قاریون کو آسان
ہی اور وہ یہہ ہی کہ کلام مین کلام کرنیوالے کو دیکھے اور نہ اپنی طرف دیکھے اور نہ اپنی قراءت کی
طرف اور پانچوین استعاذہ یعنے قراءت شروع کرتے وقت شیطان کی بدی سے اللہ تعالی
کے پاس دل سے پناہ مانگنا اُسکے لطف کریم کے پاس پناہ پکڑکے اور اسپر چنگل مارکے اور زبان
سے اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ کہی اور چھٹی دعا کرنا تلاوت کے آخر مین اور
اُس مین یہہ دعا سنت ہی ✦

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ اَللّٰھُمَّ انْفَعْنَا بِہٖ
وَبَارِكْ لَنَا فِیْہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَاسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْحَیَّ الْقَیُّوْمَ

اور ظاہری آداب یہہ ہین ایک مسواک کرنا کیونکہ حدیث مین آیا ہی پاک اور صاف کرو اپنے

منہ کو مسواک سے کیونکہ منہ قرآن کا رستا ہی اور کہا گیا ہی کہ سخت کپڑے کے ٹکڑے اور انگلی
وغیرہ جیسے منہ صاف ہو کفایت کرتا ہی اور کہا گیا ہی کہ جب منہ خون وغیرہ سے نجس ہو تب
پانی سے دھو لینے کے پہلے قراءت حرام ہی اور صحیح یہہ ہی کہ مکروہ ہی دوسرے وضو کرنا تیسرے
مکان کا پاک کرنا چوتھے استقبال قبلہ کا پانچوین تحسین صوت کی یعنے آواز کو اچھی اور
خوش کرنا موافق فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ
الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا خوب اور نیک کرو تم لوگ قرآن کو اپنی آوازون سے
اسواسطے کہ اچھی اور خوش آواز قرآن کے حسن کو زیادہ کرتی ہی اور تحسین صوت سے مراد ہی
آواز کو پاکیزہ کرنا اور آراستہ کرنا اور پتلی کرنا اور رغمناک کرنا اس طور پر کہ خوف پیدا ہو اور دل
جمعی ہو دل کے غم دور ہون اور اللہ کی حضوری زیادہ ہو اور شوق پیدا ہو اور دل نرم ہو
اور سننے والون مین اثر کرے اور اسطرح کی تحسین صوت تجوید کے قاعدون کی رعایت کے
ساتھ اور قرآن کے کلمات اور حروف کے نظم کی رعایت کے ساتھ ہو یعنے جسطرح سے سونے
کی زنجیر یا موتی کا ہار برابر گوندھا ہوا ہوتا ہی کہیں اونچا نیچا نہین ہوتا اسطرح سے قرآن کی
لفظون اور حرفون کو ادا کرے جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے
پوچھا اَيُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتًا بِالْقُرْاٰنِ قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَهٗ يَقْرَأُ رَأَيْتَ اَنَّهٗ يَخْشَى اللّٰهَ
آدمیون مین سے کون شخص خوش آواز زیادہ ہی قرآن پڑھنے مین فرمایا وہ شخص کہ جب تم سنو
سنے تو قرآن پڑھتے تو معلوم کرے کہ بیشک وہ ڈرتا ہی اور ہیبت رکھتا ہی اللہ سے اور یہی معنے ہین
اس حدیث کے جو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ ہمارے طریقہ
پر نہین ہی وہ شخص جو کہ خوش آواز نہ پڑھے قرآن کو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِقْرَءُوا
الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ
الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْئُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُّرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ
حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَانُهُمْ

پڑھو تم لوگ قرآن کو عرب کے لحنون مین اور انکی خوش آوازی کے ساتھہ اور عرب کے لحنون سے مراد ہی آواز کا خوش کرنا راگ راگنی کے قاعدون کی رعایت مین تکلّف نکر کے فقط طبیعت کی مدد سے اور عرب لوگ فقط اپنی طبیعت کے لحنون سے اور نرم آواز سے پڑھتے ہین وے لوگ قراءت مین یہہ تکلّف نہین کرتے کہ ایک لحن کا قصد کرین دوسری کا نہین بلکہ طبیعت کی خوبی اور تیزی سے خوش آواز پڑھتے ہین اور یہہ بات اُس شخص پر پوشیدہ نہین ہی جسنے عرب لوگونکی قراءت کو دیکھا اور سنا ہی اور بچاؤ تم اور دور رکھو اپنی تئین عشق والون کے لحنون سے اور دو کتاب یعنے توریت اور انجیل والونکے لحنون سے عشق والون کی لحن وہی جو شعرین اور غزلین عورتون کی ذکر کی راگ کے قاعدون سے پڑھتے ہین اسمین تکلّف کرتے ہین اور یہود و نصارا بھی اپنی کتاب کو اُسی طرح پڑھتے ہین اور قریب ہی کہ آوینگے میرے بعد ایک گروہ کہ ترجیع کرینگے یعنے گٹکری لینگے قرآن مین مانند ترجیع راگ گانے اور نوحہ کرنے یعنے بلکنے کے اوپر نہین جاتا ہی قرآن انکے گلون سے یعنے قبولیت کے مقام مین نہین پہنچتا فتنہ اور بلا مین ڈالے گئے ہین انکے دل دنیا کی محبت اور لوگون کی تعریف کے خیال کے سبب سے اور اُنکے دل کہ جنکو خوش لگتا ہی انکی حال کے سبب حدیثین مشکوۃ مین ہین **فائدہ** ترجیع کے دو معنے ہین ایک قراءت کا دوہرانا اور یہہ بلا اختلاف درست ہی جیسا کہ پڑھا ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِيْنَ إِلَّا پھر دوہرایا إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا دوسرے حلق مین آواز کا ہلانا اور اس معنے کی راہ سے بھی ترجیع دو قسم ہی ایک ترجیع راگ کی اور یہی منع ہی اور دوسری شرعی ترجیع راگ کی ترجیع کے سوائے اور وہ ایک آواز کا ہلانا ہی نہایت پاکیزگی اور شیرینی اور آواز کی دردناکی کے ساتھہ اور لوگون کو اُسکا شعور نہین ہی وہ ترجیع عرب لوگونکی عادت جبلّی ہی سو وہ خوش آوازی مین داخل ہی مشکوۃ کی شرح مین ہی کہ اگر یہہ خوش آوازی طبیعت کی خوش آوازی ہی جو عرب لوگ رکھتے ہین اور طبیعت کی مدد سے اُسکی

آراستگی مین کوشش کرتے ہین کہ اسکو لحن عرب کہتے ہین تو یہہ بہتر اور خوب ہی لیکن تکلف کرنا
موسیقی راگ کے لانے مین مکروہ ہی اور راگ سے قرآن کی لفظ بگڑ جاوے تو حرام ہی طیبی نے
کہا کہ آواز کو اچھی کرنا خوش آوازی کے ساتھہ اور آراستہ کرنا لحنون کے ساتھہ درست ہی جس
وجہ سے ہو جب تک کہ قرأت کے حد سے باہر نہ نکل جاوے انتہیٰ اور قرأت مصحف دیکھہ کے
حفظ پڑھنے سے افضل ہی یعنے قرآن کا حفظ کرنا بڑا ثواب ہی اور دیکھہ کے تلاوت کرنا افضل
ہی بموجب قول علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے زبانی پڑھنے سے ہزار درجہ ثواب ہوتا ہی اور مصحف دیکھہ
کے پڑھنے مین اسکا دونا ثواب ہوتا ہی دو ہزار درجہ تک اور اسواسطے کہ مصحف مین نظر کرنا
اور اسکا اُٹھانا اور چھونا ثواب کو زیادہ کرتا ہی اور قرأت کھڑے ہوکے نماز مین افضل ہی
نماز کے سوا اور مقام مین اور قرآن کی قرأت کسی وقت مین مکروہ نہین ہی جیسا کہ نماز بعضے
وقت مین مکروہ ہی اور جو بعضے مشایخ سے لوگون نے روایت کیا ہی کہ اُن لوگون نے عصر
کے بعد قرأت کو مکروہ جانا اور کہا کہ یہہ یہود کے پڑھنے کا وقت ہی سو اسکی کچھہ اصل نہین
اور کسی مکان مین مکروہ نہین ہی جب مکان پاک صاف ہو اور قرآن پڑھنے کے افضل اوقات
یہہ ہین آخری رات اور مغرب اور عشا کی نماز کے درمیان اور صبح کی نماز کے بعد اور جمعے کے
روز اور دوشنبہ کے روز اور جمعہ رات کے روز اور عرفے کے روز اور رمضان کے
مہینے مین خصوصًا رمضان کے آخری دس روز مین اور ذی الحجہ کے اول دس روز مین اور افضل
ہی یہہ کہ سورۂ والضحیٰ سے لیکے آخر قرآن تک ہر سورہ کے آخر مین تکبیر یعنے اللّٰہ اکبر کہے
کیونکہ یہہ سنت ہی تو ہر سورہ کے تمام ہونے وقت کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور اسی قدر پر کفایت
کرے اور مختار یہہ ہی کہ تہلیل زیادہ کرے اور کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
اور بعضون نے کہا ہی کہ بلکہ تحمید بھی زیادہ کرے یعنے وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ بھی کہے اور افضل
ہی کہ بعد ختم کے شروع کرے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ تمام سورہ تک اور سورۂ بقرہ کے
شروع سے اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک ایسا ہی روایت کیا ہی اُسکا فعل

اور حدیث مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اُس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ سب عملون مین بہتر عمل ہی اُترنا اور کوچ کرنا لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ دونون
کون کام ہین فرمایا قرآن کا ختم کرنا اور شروع کر دینا اور بعد ختم کے آیۃ الکرسی اور آمن الرسول آخر
سورہ تک پڑھنا بھی مستحب ہی اور قرآن عظیم کے ختم کے بعد دعا کرنا بڑی تاکید کا مستحب
ہی اور ختم کیوقت دعا قبول ہوتی ہی حدیث مین آیا ہی کہ ہر ختم کیوقت دعا قبول ہوتی ہی اور ایک
درخت جنت مین طیار ہوتا ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن پڑھے بعد
اُسکے دعا کرے تو اُسکی دعا پر چار ہزار فرشتے آمین کرتے ہین فرمایا شیخ امام محی الدین نووی رحمۃ اللہ علیہ
نے اور چاہئے کہ ختم کے بعد دعا مین خوب اڑے اور رنجیدہ ہو کے دعا کرے اور یہہ کہ دعا کرے بڑے بڑے
کامون اور مہمون کے پورا ہونیکے واسطے اور دعا کی لفظین ایسی ہون کہ سب طرح کی بھلائی اُسمین
جمع ہون اور یہہ کہ دعا کا بڑا مطلب یا سارا مطلب ہو آخرت کے کامون اور مقدمہ کیواسطے اور مسلمانون کے حق مین اور اُنکے
بادشاہ کی بھلائی کیواسطے اور اُنکی کام کیواسطے جتنے حاکم ہین سب کی بھلائی کیواسطے دعا کرے کہ اللہ تعالی اُنکو بندگی
کی توفیق دے اور اُنکو شرع کی مخالفت سے بچاوے اور نیکی اور پرہیزگاری کی مدد مین دے لوگ
قایم رہین اور حق پر قایم رہین اور سبکے سب حق پر جمع رہین اور دین کے دشمنون اور سارے
مخالفون پر اللہ تعالی اُنکو غالب رکھے اور بیشک حدیث مین آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قرآن ختم کرنے کے وقت کہتے تھے اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ اَللّٰهُمَّ
ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً
اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَاءَ اللَّيْلِ
وَاَطْرَافَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ حُجَّةً لِيْ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ یعنے یا اللہ میرا انیس اور ساتھی ہو اور مجکو
آرام اور چین دے میری وحشت کیوقت میری قبر مین یا اللہ مجپر رحم کر قرآن بزرگ کے سبب
اور کر قرآن کو میرے واسطے امام اور نور اور ہدایت اور رحمت کا وسیلہ یا اللہ مجکو یاد دلا جو کچھہ مین قرآن
سے بھول گیا ہون اور مجکو تعلیم کر جو کچھہ مین قرآن مین سے نہ جانتا ہون اور میرے نصیب کر

قرآن

قرآن کی تلاوت رات کی گھڑیوں مین اور دن کے حدون مین اور کر قرآن کو میرے واسطے دلیل نجات کی ای پروردگار سارے عالم کے وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ✤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَقُوْلُ رَاجِيْ رَحْمَةِ الْغَفُوْرِيْ ‏ ‏ دَوْمًا سُلَيْمَانُ هُوَ الْجَمْزُوْرِيْ

کہتا ہی امیدوار رحمت بخشش کرنیوالی ہمیشہ کا سلیمان جمزوری کا رہنے والا ✤

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُصَلِّيًا عَلٰى ‏ ‏ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَمَنْ تَلَا

سب تعریف ثابت ہی واسطے اللہ کے درانحالیکہ رحمت ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور انکی آل پر اور جو پیروی کرنیوالی ہیں

وَبَعْدُ هٰذَا النَّظْمُ لِلْمُرِيْدِ ‏ ‏ فِي النُّوْنِ وَالتَّنْوِيْنِ وَالْمُدُوْدِ

پیچھے حمد اور صلوٰۃ کے پس یہہ نظم واسطے طالب کے بیچ بیان حکم نون ساکن اور تنوین اور مدونکی ہی ✤

سَمَّيْتُهٗ بِتُحْفَةِ الْاَطْفَالِ ‏ ‏ عَنْ شَيْخِنَا الْمِيْهِيْ ذِي الْكَمَالِ

نام رکھا میں نے اس نظم کو تحفۃ الاطفال درانحالیکہ نقل کیا میں نے اسکو اوستادا پنی صاحب کمال سے جو کہ قصبہ میہی کے رہنے والے ہین

أَرْجُوْ بِهٖ أَنْ يَّنْفَعَ الطُّلَّابَا ‏ ‏ وَالْاَجْرَ وَالْقَبُوْلَ وَالثَّوَابَا

امید رکھتا ہون مین اللہ سے یہہ نفع دے طالبونکو ساتھ اس کتاب کے اور امید رکھتا ہون مین اللہ سے اجر اور قبول اور ثواب کا

احکام نون ساکن اور تنوین کی

لِلنُّوْنِ اِنْ تَسْكُنْ وَلِلتَّنْوِيْنِ ‏ ‏ اَرْبَعُ اَحْكَامٍ فَخُذْ تَبْيِيْنِيْ

واسطے نون کے اگر ساکن ہو اور واسطے تنوین کے چار حکم ہین پس لے تو ان بیان اونکا

فَالْاَوَّلُ الْاِظْهَارُ قَبْلَ الْاَحْرُفِ ‏ ‏ لِلْحَلْقِ سِتٌّ رُتِّبَتْ فَلْتَعْرِفِ

پس پہلا حکم اظہار کرنے نون ساکن اور تنوین کا پہلے حرفونکی جو کہ واسطے حلق کے ہین اور وہ چھہ ہین ترتیب کے ساتھہ پس چاہئے کہ پہچانے تو

هَمْزٌ فَهَاءٌ ثُمَّ عَيْنٌ حَاءٌ ‏ ‏ مُهْمَلَتَانِ ثُمَّ غَيْنٌ خَاءٌ

اوّل ہمزہ ہی دوسرا ہا تیسرا عین چوتھا حا یہہ دونون مہملہ ہین پانچوان غین چھٹا خا یہہ سب مثالین ہین نون ساکن اور تنوین کی مع ہمزہ کے ایک کلمہ مین ینئون مثال ہمزہ کی دو کلمہ مین مَنْ اٰمَنَ مثال

تنوین کی یہہ ہمیشہ دو کلمہ مین ہوتی ہی جیسے کہ جنّاتٍ اَلفافًا مثال ہا کی ایک کلمہ مین ینہون
مثال ہا کی دو کلمہ مین مَنْ ہاجَرَ مثال تنوین کی جُرُفٍ ھارٍ مثال عین کے ایک کلمہ مین اَنْعمتَ
مثال دو کلمہ کے مِنْ عِلْمٍ مثال عین کی تنوین کے حَقِیْقٌ عَلیٰ مثال حا کی ایک کلمہ مین تَنْحِتُوْنَ
مثال نون ساکن اور حا کی مِنْ حَکِیْمٍ مثال تنوین کی حا کی ساتھہ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ مثال غین کی ایک
کلمہ فَسَیُنْغِضُوْنَ مثال دو کلمے کی مِنْ غِلٍّ مثال تنوین کی حَلِیْمًا غَفُوْرًا مثال خا کی
اَلْمُنْخَنِقَۃُ مثال دو کلمے وَلِمَنْ خَافَ مثال تنوین کی یَوْمَئِذٍ خَاشِعَۃٌ

وَالثَّانِ اِدْغَامٌ بِسِتَّۃٍ اَتَتْ فِیْ یَرْمَلُوْنَ عِنْدَھُمْ قَدْ ثَبَتَتْ

اور دوسرا حکم ہی نون ساکن اور تنوین کے ادغام کا چھہ حرفون مین یرملون کے آیا ہی ✦

لٰکِنَّہَا قِسْمَانِ قِسْمٌ یُدْغَمَا فِیْہِ بِغُنَّۃٍ بِیَنْمُوْ عُلِمَا

لیکن یہہ حروف دو قسم پر ہین ایک قسم مین ادغام کیا جاتا ہی ساتہہ غُنّی کی
اور وہ چار حرف ینمو کی جانے گئے ہین وہ یا اور نون اور میم اور واو ہی ۔ مثال نون ساکن کی اور یا کی
دو کلمہ مین مَنْ یَقُوْلُ مثال تنوین کی بَرْقٌ یَّجْعَلُوْنَ مثال نون کی مِنْ نُوْرٍ مثال تنوین کی یَوْمَئِذٍ
نَاعِمَۃٌ مثال میم کی مِمَّنْ مَنَعَ مثال تنوین مَثَلًا مَّا مثال واو کی مِنْ وَالٍ مثال تنوین کی غِشَاوَۃٌ وَّلَھُمْ

اِلَّا اِذَا کَانَ بِکِلْمَۃٍ فَلَا تُدْغِمْ کَدُنْیَا ثُمَّ صِنْوَانٍ تَلَا

مگر جبکہ ہوئین یہہ دو نو ایک کلمہ مین پس نہ ادغام کر تو مانند دُنْیَا و صِنْوَانٌ اور قِنْوَانٌ کی ✦

وَالثَّانِ اِدْغَامٌ بِغَیْرِ غُنَّہْ فِی اللَّامِ وَالرَّا ثُمَّ کَرِّرَنَّہْ

اور دوسری قسم مین ادغام کیا جاتا ہی بغیر غنہ کے لام مین اور را مین پس تکرار کر تو اسکو ✦
مثال لام کی وَلٰکِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ مثال تنوین کی ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ مثال را مِنْ رَّبِّھِمْ
مثال تنوین کی ثَمَرَۃٍ رِّزْقًا ✦

وَالثَّالِثُ الْاِقْلَابُ عِنْدَ الْبَاءِ مِیْمًا بِغُنَّۃٍ مَعَ الْاِخْفَاءِ

تیسرا حکم بدلنیکا ہی نزدیک با کے میم سے ساتھہ غنہ کے ساتھہ اخفا کے ۔ مثال جیسے مِنْ بَعْدِ اور خَبِیْرٌ بَصِیْرٌ ✦

مِنَ الْحُرُوفِ وَاجِبٌ لِلْفَاضِلِ	وَالرَّابِعُ الْإِخْفَاءُ عِنْدَ الْفَاضِلِ

اور چوتھا حکم اخفا کرنا واجب ہی نزدیک باقی حرفون کے واسطے شخص فاضل کے

فِي كِلْمِ هٰذَا الْبَيْتِ قَدْ ضَمَّنْتُهَا	فِي خَمْسَةٍ مِنْ بَعْدِ عَشْرٍ رَمْزُهَا

یعنی پندرہ حرف مین رمز ان حرفون کی بیچ کلمون اس بیت کے تحقیق جمع کیا مین نے

دُمْ طَيِّبًا زِدْ فِي تُقًى ضَعْ ظَالِمًا	صِفْ ذَا ثَنَا كَمْ جَادَ شَخْصٌ قَدْ سَمَا

صاد صف سے ذال ذا سے ثا ثنا سے کاف کم سے جیم جاد سے شین شخص سے قاف قد سے سین سما سے دال دم سے طا طیبا سے زا زد سے فا فی سے تا تقا سے ضاد ضع سے ظا ظالما سے مثال صاد کی اَنْ صَدُّوْكُمْ اور يَنْصُرْكُمْ اور رِيْحًا صَرْصَرًا اور مثال ذال کی مِنْ ذِكْرٍ وَمُنْذِرٌ سِرَاعًا ذٰلِكَ مثال ثا کی مِنْ ثَمَرَةٍ وَمَنْثُوْرٌ اور جَمِيْعًا ثُمَّ مثال کاف کی مَنْ كَانَ وَيَنْكُثُوْنَ اور عَادًا كَفَرُوْا مثال جیم کی اِنْ جَاءَكُمْ اور فَاَنْجَيْنَا اور شَيْئًا جَنّٰتٍ مثال شین کی مَنْ شَاءَ اور يَنْشَاءُ عَلِيْمٌ شَرَعَ مثال قاف کی وَلَئِنْ قُلْتَ اور يَنْقَلِبُوْنَ اور شَيْءٍ قَدِيْرٌ مثال سین کی اَنْ سَلَامٌ اور مِنْسَاَتَهٗ اور عَظِيْمٌ سَمّٰعُوْنَ مثال دال کی مِنْ دَابَّةٍ اور اَنْدَادًا اور قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ مثال طا کی وَاِنْ طَائِفَتَانِ اور يَنْطِقُوْنَ اور قَوْمًا طَاغِيْنَ مثال زا کی فَاِنْ زَلَلْتُمْ اور اَنْزَلْنَا اور يَوْمَئِذٍ زُرْقًا مثال فا کی وَاِنْ فَاتَكُمْ فَانْفِرُوْا اور عُمْيٌ فَهُمْ مثال تا کی مِنْ تَحْتِهَا اور يَنْتَهُوْا اور جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مثال ضاد کی فَاِنْ ضَلَلْتُمْ اور مَنْضُوْدٍ اور قَوْمًا ضَالِّيْنَ مثال ظا کی اِنْ ظَنَّا اور يَنْظُرُوْنَ اور قَوْمًا ظَلَمُوْا

بیان نون اور میم مشدد کی حکم کا

وَسَمِّ كُلًّا حَرْفَ غُنَّةٍ بَدَا	وَغُنَّ مِيْمًا ثُمَّ نُوْنًا شُدِّدَا

اور غنہ کی جاتی ہین میم اور نون مشدد اور نام رکھ تو ہر ایک کا حرف غنہ مثال اِنَّ اور عَمَّ اور مثل مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

بیان میم ساکن کے قاعدون کا

وَالْمِيمُ اِنْ تَسْكُنْ تَجِي قَبْلَ الْهِجَا ‖ لَا اَلِفٍ لَيِّنَةٍ لِذِی الْحِجَا

اور میم جبکہ ساکن ہو تو آتا ہی پہلی حروف ہجا کی مگر نہ پہلی الف لینہ کے واسطے صاحب حجت کے مثل انعمت اور تمسون اور الکم اور ذالکم کے

اَحْکَامُهَا ثَلٰثَةٌ لِمَنْ ضَبَطْ ‖ اِخْفَاءٌ اِدْغَامٌ وَاِظْهَارٌ فَقَطْ

حکم میم ساکن کے تین ہین واسطے ضبط کرنیوالے کے اخفا اور ادغام اور اظہار فقط

فَالْاَوَّلُ الْاِخْفَاءُ قَبْلَ الْبَاءِ ‖ وَسَمِّهِ الشَّفْوِيَّ لِلْقُرَّاءِ

پس پہلا اخفا کرنا ہی میم کا قبل با کے اور نام رکھہ تو اوسکا شفوی نزدیک قرا کے جیسے من یعتصم باللہ

وَالثَّانِي اِدْغَامٌ بِمِثْلِهَا اَتٰی ‖ وَسَمِّ اِدْغَامًا صَغِيرًا يَا فَتٰی

اور دوسرا ادغام کرنا بیچ مثل اوسکے کی آیا ہی اور نام کر تو اوسکا ادغام صغیر اے جوان مثل ام من یجیب المضطر اور ولکم ما کسبتم

وَالثَّالِثُ الْاِظْهَارُ فِي الْبَقِيَّهْ ‖ مِنْ اَحْرُفٍ وَسَمِّهَا شَفْوِيَّهْ

اور تیسرا حکم میم ساکن کا اظہار کرنا ہی بیچ باقی حرفون کے اور نام رکھہ تو اوسکا شفوی ؀

وَاحْذَرْ لَدٰی وَاوٍ وَفَا اَنْ تَخْتَفِي ‖ لِقُرْبِهَا وَالْاِتِّحَادِ فَاعْرِفِ

اور بچ تو نزدیک واو اور فا کے تا کہ اخفا نہو جاوے اوسمین بسبب قرب اور اتحاد کے مخرج بیچ این دونو اوسکے

بیان لام ال و لام فعل کا ؀

لِلَامِ اَلْ حَالَانِ قَبْلَ الْاَحْرُفِ ‖ اُولَاهُمَا اِظْهَارُهَا فَلْتَعْرِفِ

لام ال کیواسطے دو حکم ہین پہلی حرفون سے پہلا اون دو کا اظہار کرنا ہی اوسکا پس جان تو اوسکو ؀

قَبْلَ اَرْبَعٍ مَعْ عَشْرَةٍ خُذْ عِلْمَهُ ‖ مِنْ اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيمَهُ

پہلی چودہ حرفون سے سمجہہ تو انکو ابغ حجک وخف عقیمہ سے ؀

ثَانِيهِمَا اِدْغَامُهَا فِي اَرْبَعٍ ‖ وَعَشْرَةٍ اَيْضًا وَرَمْزُهَا فَعِ

دوسرا اون دو کا ادغام کرنا ہی لام کا بیچ چودہ حرفون کے بہی اور اشارہ انکا یاد کر ؀

طِبْ ثُمَّ صِلْ رُحْمًا تَفُزْ ضِفْ ذَا نِعَمْ ‖ دَعْ سُوْءَ ظَنٍّ زُرْ شَرِيفًا لِلْكَرَمْ

طب سے طاء اور ثم سے ثاء اور صل سے صاد ‖ رحما سے را تفز سے تا ضف سے ضاد اسے

ذال

ذال نعم سے نون دع سے دال سو سے سین ظن سے ظا زر سے زا شریفاً سے شین

للکرم سے لام

وَاللَّامُ الْأُولَىٰ سَمِّهَا قَمَرِيَّهْ ‖ وَاللَّامُ الْأُخْرَىٰ سَمِّهَا شَمْسِيَّهْ

اور لام پہلی کا نام رکھو قمریہ اور لام دوسری کا نام رکھو شمسیہ ؛

وَأَظْهِرَنَّ لَامَ فِعْلٍ مُطْلَقَا ‖ فِي نَحْوِ قُلْ نَعَمْ وَقُلْنَا وَالْتَقَى

اور اظہار کر لام فعل کا مطلقاً جیسا کہ بیچ قُلْ نَعَمْ اور قُلْنَا جب بولیں اور بیان مثلین متقاربین و متجانسین کا

إِنْ فِي الصِّفَاتِ وَالْمَخَارِجِ اتَّفَقْ ‖ حَرْفَانِ فَالْمِثْلَانِ فِيهِمَا أَحَقّْ

اگر صفتوں میں اور مخرجوں میں متفق ہو جاویں دو حرف انکو مثلین کہنا ان دونوں کو زیادہ لائق ہے مثال اِذْ ذَهَبَ و اضْرِبْ بِعَصَاكَ

وَإِنْ يَكُونَا مَخْرَجًا تَقَارَبَا ‖ وَفِي الصِّفَاتِ اخْتَلَفَا يُلَقَّبَا

اگر ہوویں دو حرف مخرجوں میں قریب اور صفات میں مختلف نام رکھا جائیگا متقاربین جیسے وَلَقَدْ جَاءَكُمْ اور قَدْ سَمِعَ کے

بِالْمُتَقَارِبَيْنِ أَوْ يَكُونَا اتَّفَقَا ‖ فِي مَخْرَجٍ دُونَ الصِّفَاتِ حُقِّقَا

اور اگر ہوویں دو حرف متفق المخرج مختلف الصفات تحقیق میں وہ متجانسین جیسے مثال

يَلْهَثْ ذَٰلِكَ بِالْمُتَجَانِسَيْنِ ثُمَّ إِنْ سَكَنْ ؛ أَوَّلُ كُلٍّ فَالصَّغِيرَ سَمِّيَنْ ؛ پھر اگر ساکن ہو اول

ہر ایک قسم کا صغیر نام رکھو ؛ أَوْ حُرِّكَ الْحَرْفَانِ فِي كُلٍّ فَقُلْ ؛ كُلٌّ كَبِيرٌ وَافْهَمَنْهُ بِالْمُثُلْ ؛

اور اگر متحرک ہوں دونوں حرف بیچ ہر ایک قسم کی پس کہہ تو ہر ایک کو کبیر اور سمجھ انہیں سب کو مثالوں سے

بیان مد کی قسموں کا

وَالْمَدُّ أَصْلِيٌّ وَفَرْعِيٌّ لَهُ ؛ وَسَمِّ أَوَّلًا طَبِيعِيًّا وَهُوْ ؛ مد جو ہے اصلی ہے اور فرعی ہے واسطے

اوسکے اور نام رکھو تو اول کا طبعی ؛ مَا لَا تَوَقُّفَ لَهُ عَلَىٰ سَبَبْ ؛ وَلَا بِدُونِهِ الْحُرُوفُ تُجْتَلَبْ ؛

اور وہ وہی ہے کہ نہ موقوف ہو اوپر کسی سبب کے اور نہ سوا اوسکے حروف کھینچیں ؛ بَلْ أَيُّ حَرْفٍ غَيْرِ هَمْزٍ

أَوْ سُكُونْ ؛ جَا بَعْدَ مَدٍّ فَالطَّبِيعِيَّ يَكُونْ ؛ بلکہ جونسا حرف سوای ہمزہ و سکون کی آجاوی بعد

حرف مد کے پس طبعی ہوگی ؛ وَالْآخَرُ الْفَرْعِيُّ مَوْقُوفٌ عَلَىٰ ؛ سَبَبٍ كَهَمْزٍ أَوْ سُكُونٍ مُسْجَلَا ؛

اور دوسری قسم مد فرعی کی موقوف ہے اوپر سبب کی مانند ہمزہ او سکون کی عموماً مثل یکلون و الضالین ؛

حُرُوفُهُ ثَلَاثَةٌ فَعِيهَا ؛ مِنْ لَفْظِ وَايٍ وَهِيَ فِي نُوحِيهَا ؛ اور حروف اسکی تین ہیں ساتھ ضبط

کرتو او نکو لفظ واٰتِی سی اور وہ بیچ نوجیھا کے ہین ÷ وَالْکَسْرُ قَبْلَ الْیَا وَقَبْلَ الْوَاوِ ضَمْ ÷
شَرْطٌ وَفَتْحٌ قَبْلَ اَلِفٍ مُلْتَزَمْ ÷ اور زیر قبل یا کی اور پیش پہلی واو کے ہونا شرط ہی اور زبر ہونا
پہلی الف کی لازم ہی ÷ وَاللِّیْنُ مِنْھَا الْیَاءُ وَالْوَاوُ سَکَنَا ÷ اِنِ انْفِتَاحٌ قَبْلَ کُلٍّ اُعْلِنَا ÷ اور حرف
لین انمین سی واو اور یا ساکنہ ہی جبکہ زبر پہلی ان دونونکے ہوے ÷ **بیان مد کا ساتھ ہمزہ کی**
لِلْمَدِّ اَحْکَامٌ ثَلَاثَةٌ تَدُوْمُ ÷ وَھِیَ الْوُجُوْبُ وَالْجَوَازُ وَاللُّزُوْمُ ÷ واسطے مد کے تین حکم ہمیشہ
ہین اور وہ احکام کیا ہین وجوب اور جواز اور لازم ہین ÷ فَوَاجِبٌ اِنْ جَاءَ ھَمْزٌ بَعْدَ مَدْ ÷
فِیْ کَلِمَةٍ وَذَا بِمُتَّصِلٍ یُعَدْ ÷ پس واجب ہی جبکہ آجاوے ہمزہ بعد حرف مد کے ایک کلمہ مین اور یہہ
متصل گنا جایگا مثال اُولٰئِکَ اور سَوَاءٌ ÷ وَجَائِزٌ مَدٌّ وَقَصْرٌ اِنْ فُصِلْ ÷ کُلٌّ بِکَلِمَةٍ
وَھٰذَا الْمُنْفَصِلْ اور جایز ہی مد اور قصر جبکہ فصل ہووی ہر ایک کو الگ کلمہ مین اور یہہ منفصل ہے
جیسے بِمَا اُنْزِلَ اور یَا اَیُّھَا النَّاسُ ÷ وَمِثْلُ ذَا اِنْ عَرَضَ السُّکُوْنُ ÷ وَقْفًا کَتَعْلَمُوْنَ
نَسْتَعِیْنُ ÷ اور اسی طرح ہی حکم سکون عارض کا بسبب وقف کے مانند تَعْلَمُوْنَ نَسْتَعِیْنُ کی ÷
اَوْقُدِّمَ الْھَمْزُ عَلَی الْمَدِّ وَذَا ÷ بَدَلْ کَاٰمَنُوْا وَاِیْمَانًا خُذَا ÷ اور اسیطرح ہی اگر مقدم ہو ہمزہ
حرف مد پر اور یہہ مد بدل کہی گئی مانند اٰمَنُوْا اور اِیْمَانًا اور اُوْتِیَ وَھٰٓؤُلَآءِ اٰلِھَةً کی ÷ وَلَازِمٌ
اِذَا السُّکُوْنُ اُصِّلَا ÷ وَصْلًا وَّوَقْفًا بَعْدَ مَدٍّ طُوِّلَا ÷ اور مد لازم ہی جبکہ ساکن اصلی ہو
حالت وصل اور وقف مین بعد حرف مد کے طول کیا جایگا مثال اَلصَّآخَّةُ وَالضَّآلِّیْنَ اور دَآبَّةٍ
وَالصّٰٓفّٰتِ کی **بیان اقسام مد لازم** - اَقْسَامُ لَازِمٍ لَدَیْھِمْ اَرْبَعَةٌ ÷ وَتِلْکَ کِلْمِیٌّ وَّ
حَرْفِیٌّ مَّعَهْ ÷ اقسام مد لازم کی نزدیک قاریون کے چار ہین اور وہ ایک کلمہ ہی اور ایک حرفی ہی ساتھ
اوسکے ÷ کِلَاھُمَا مُخَفَّفٌ مُثَقَّلُ ÷ فَھٰذِهٖ اَرْبَعَةٌ تُفَصَّلُ ÷ ہر ایک ان دونون سے مخفف
ہی اور مثقل ÷ فَاِنْ بِکِلْمَةٍ سُکُوْنٌ اجْتَمَعْ ÷ مَعْ حَرْفِ مَدٍّ فَھُوَ کِلْمِیٌّ وَّقَعْ ÷ پس
اگر ایک کلمہ مین سکون جمع ہوجائی ساتھ حرف مد کے پس وہ ہی کلمی مثل اَلصَّآخَّةُ اور دَآبَّةٍ
اَوْفِیْ ثُلَاثِیِّ الْحُرُوْفِ وُجِدَا ÷ وَالْمَدُّ وَسْطُهٗ فَحَرْفِیٌّ بَدَا ÷ یا بیچ تین حرفی کی پائی جاے

اور

اور حرف مد بیچ مین اوسکی ہوئیں پس حرفی ہی ظاہر ؛ كِلَاهُمَا مُثَقَّلٌ اِنْ اُدْغِمَا ٭ مُخَفَّفٌ كُلٌّ اِذَا لَمْ يُدْغَمَا ٭ ہر ایک ان دونو کا مثقل کہا ئیگا اگر ادغام کیا گیا ہی اور مخفف کہا ئیگا ہر ایک اگر ادغام نہین کیا گیا مثال مثقل کی بعضا آبّن اور ضا لّوّن اور ضالا یہہ مثقل ہین کلمی اور آلٰئن یہہ مخفف ہی کلمی ؛ وَاللَّازِمُ الْحَرْفِيُّ اَوَّلَ السُّوَرْ ٭ وُجُوْدُهٗ وَفِيْ ثَمَانٍ انْحَصَرْ ٭ اور مد لازم ایک حرفی سورہ کی اوّل مین وجود اوسکا ہی اور منحصر ہی بیچ آٹھ حرفونکی . يَجْمَعُهَا حُرُوْفُ كَمْ عَسَلٍ نَقَصْ ٭ وَعَيْنُ ذُوْ وَجْهَيْنِ وَالطُّوْلُ اَخَصّْ ٭ جمع کیا ہی اوسکو حروف کم عسل نقص نی اور اونمین عین مین دو وجہ ہین اور طول کو خصوصیت ہی یعنے طول افضل ہی مثال کاف کی اور مثال میم کی الٓمّٓ اور مثال عین کی عسٓقٓ اور مثال سین کی یسٓ اور مثال لام کی الٓرٰ مثال نون کی نٓ وَالْقَلَمِ مثال ق کی قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اور مثال صٓ کی صٓ وَالْقُرْاٰنِ ؛ وَمَا سِوَى الْحَرْفِ الثُّلَاثِيْ لَا اَلِفْ ٭ فَمُدَّهٗ مَدًّا طَبِيْعِيًّا اُلِفْ ٭ اور سوای کلمہ ثلاثی کے نہ الف کے پس مد اوسکی مد طبیعی ہی ؛ وَذَاكَ اَيْضًا فِيْ فَوَاتِحِ السُّوَرْ ٭ فِيْ لَفْظِ حَيٍّ طَاهِرٍ قَدِ انْحَصَرْ ٭ اور یہہ بھی ابتدا مین سورتون کی جمع کیا گیا ہی بیچ لفظ حیّ طاہر کے تحقیق منحصر ہوا اور یہہ مد دو حرفی ہی جیسے حٰمٓ کا حا اور یسٓ کی یا اور طٰہٰ کی طا اور ہا ؛ وَيَجْمَعُ الْفَوَاتِحَ الْاَرْبَعَ عَشَرْ ٭ صِلْهُ سُحَيْرًا مَنْ قَطَعَكْ ذَا اشْتَهَرْ ٭ اور جمع کیا ابتدا کو ان چودہ سورتون کی - مَنْ قَطَعَكَ صِلْ سُحَيْرًا کی حرفون نی ؛ وَتَمَّ ذَا النَّظْمُ بِحَمْدِ اللّٰهِ ٭ عَلٰى تَمَامِهٖ بِلَا تَنَاهِيْ - اور تمام ہوئی یہہ نظم ساتھہ تعریف اللہ کے اوپر اختتام اسکی کے بغیر انتہا کی ثُمَّ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَبَدًا ٭ عَلٰى خِتَامِ الْاَنْبِيَاءِ اَحْمَدَا ٭ پس درود اور سلام ہو ہمیشہ اوپر خاتم الانبیا محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ؛ وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ وَكُلِّ تَابِعٍ ٭ وَكُلِّ قَارِئٍ وَكُلِّ سَامِعٍ ٭ اور اوپر آل کی اور اوپر اصحاب کی اوپر ہر ایک پیروی کرنیوالیکی اور اوپر ہر ایک پڑھنے والیکی اور ہر ایک سننے والیکے ؛ اَبْيَاتُهٗ نَدٌّ بَدَا لِذِي النُّهٰى ؛ تَارِيْخُهٗ بُشْرٰى لِمَنْ يُتْقِنُهَا ٭ بیتین اسکی اٹھہ ہین واسطے صاحب یقین کے ٭

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَقُوْلُ رَاجِيْ رَحْمَةَ الْقُدُّوْسِيْ   فَقِيْرُهُ عَلِيُّ الْبِيْسُوْسِيْ

کہتا ہی امیدوار بخشش قدوس کا   محتاج اوسکا علی قصبہ بیسوس کا رہنے والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ قَدْ شَرَّفَا   اَهْلَ الْكِتَابِ بِاتِّبَاعِ الْمُصْطَفٰی

سب تعریف ثابت ہی واسطے اللہ کے وہ اللہ کہ تحقیق بزرگی دی صاحب کتا بونکو بسبب تابعداری کرنے مصطفیٰ کے

وَبَعْدُ لِلْحُرُوْفِ اَوْصَافٌ اَتَتْ   خَمْسًا فَمَا فَوْقُ اِلٰی سَبْعٍ ثَبَتْ

اور پیچھے حمد صلوٰۃ کے واسطے حرفونکی صفات آئی ہین پانچ سے لیکر سات تک ثابت ہوئین ہین

لِلْهَمْزِ جَهْرٌ وَّاسْتِفَالٌ ثَبَتَا   فَتْحٌ وَّشِدَّةٌ ثُمَّ اُصْمِتَا

واسطے ہمزہ کے صفت مجہورہ اور مستفلہ اور منفتحہ اور شدیدہ اور مصمتہ ثابت ہی

لِلْبَاءِ فَتْحٌ وَّشِدَّةٌ تُسَفَّلُ   ذَلَاقَةٌ جَهْرٌ كَذَا تُقَلْقَلُ

واسطے بے کے صفت منفتحہ اور شدیدہ اور مذلقہ اور مجہورہ اور قلقلہ کے ثابت ہی

لِلتَّاءِ وَالْكَافِ اسْتِفَالٌ اُهْمِسَتْ   وَشِدَّةٌ فَتْحٌ كَذَا وَاُصْمِتَتْ

واسطے تے کے صفت مستفلہ اور منفتحہ اور مہموسہ اور شدیدہ اور منفتحہ اور مصمتہ ثابت ہی

لِلثَّاءِ الْاِسْتِفَالُ مَعْ فَتْحٍ كَذَا   هَمْسٌ وَّرِخْوٌ ثُمَّ اِصْمَاتٌ كَذَا

واسطے ثا کے صفت مستفلہ اور منفتحہ اور مہموسہ اور رخوہ اور مصمتہ ثابت ہی

لِلْجِيْمِ دَالٌ شِدَّةٌ صَمْتٌ سَفَلْ   قَلْقَلَةٌ فَتْحٌ وَّجَهْرٌ قَدْ حَصَلْ

واسطے جیم کے اور واسطے دال کے صفت شدیدہ اور مصمتہ اور مستفلہ اور قلقلہ اور منفتحہ اور مجہورہ حاصل ہی

لِلْحَاءِ صَمْتٌ رِخْوَةٌ هَمْسٌ اَتٰی   وَالْاِنْفِتَاحُ الْاِسْتِفَالُ يَا فَتٰی

واسطے حا کے صفت مصمتہ رخوہ اور مہموسہ اور منفتحہ اور مستفلہ کی ثابت ہی

لِلْخَاءِ الْاِسْتِعْلَا وَفَتْحٌ اُعْلِمَا   رِخْوٌ وَّصَمْتٌ ثُمَّ هَمْسٌ اُفْهِمَا

واسطے خا کے صفت مستعلیہ اور منفتحہ اور رخوہ اور مصمتہ اور مہموسہ کی ثابت ہی

لِلذَّالِ اَبَدًا اِسْتِفَالٌ فُتِحَا ۔۔۔ جَهْرٌ وَّرِخْوٌ ثُمَّ صَمْتٌ وُّضِحَا

واسطے ذال کی ہمیشہ صفت مستفلہ اور منفتحہ اور جہر اور رخوہ اور مصمتہ کے ظاہر ہے ۱

لِلرَّاءِ ذَلْقٌ وَّانْحِرَافٌ كُرِّرَتْ ۔۔۔ فَتْحٌ وَّجَهْرٌ وَّاسْتِفَالٌ وُّسِّطَتْ

اور واسطے را کے صفت مذلقہ اور منحرفہ اور تکرار اور منفتحہ اور جہر اور مستفلہ اور توسط کے ثابت ہے

لِلزَّاءِ اِسْتِفَالٌ صَفِيْرٌ فُتِحَا ۔۔۔ جَهْرٌ وَّرِخْوٌ ثُمَّ صَمْتٌ وُّضِحَا

واسطے زا کی صفت مستفلہ اور صفیر اور منفتحہ اور جہر اور رخوہ اور مصمتہ ثابت ہے ۱

لِلسِّيْنِ رِخْوٌ ثُمَّ صَمْتٌ سَفَلَتْ ۔۔۔ هَمْسٌ صَفِيْرٌ يَّا فَتٰى وَانْفَتَحَتْ

واسطے سین کے صفت رخوہ اور مصمتہ اور مستفلہ مہموسہ اور صفیر اور منفتحہ کے ثابت ہے اے جوان

لِلشِّيْنِ هَمْسٌ مَّعَ تَفَشِّيْ مُتْفِلْ ۔۔۔ صَمْتٌ وَّرِخْوٌ ثُمَّ فَتْحٌ قَدْ نُقِلْ

واسطے شین کے صفت مہموسہ اور تفشی اور مستفلہ اور مصمتہ اور رخوہ اور منفتحہ کے ثابت ہے ۱

لِلصَّادِ الْاِسْتِعْلَاءُ وَهَمْسٌ مُّطْبَقَهْ ۔۔۔ رِخْوٌ صَفِيْرٌ ثُمَّ صَمْتٌ حَقَّقَهْ

واسطے صاد کے صفت مستعلیہ اور مہموسہ اور مطبقہ اور رخوہ اور مصمتہ کے ثابت ہے ۱

لِلضَّادِ اِصْمَاتٌ مَّعَ اسْتِعْلَاءٍ جَهْرٌ ۔۔۔ اِطَالَةٌ رِخْوٌ وَّاِطْبَاقٌ شُهِرْ

واسطے ضاد کے صفت مصمتہ اور مستعلیہ اور مجہورہ اور مستطیل اور رخوہ اور مطبقہ کے ثابت ہے

لِلطَّاءِ جَهْرٌ شِدَّةٌ وَّاُصْمِتَتْ ۔۔۔ قَلْقَلَةٌ عُلُوٌّ كَذَا وَاُطْبِقَتْ

واسطے طاء کے صفت مجہورہ اور شدیدہ اور مصمتہ اور قلقلہ اور مطبقہ کے ثابت ہے ۱

لِلظَّاءِ صَمْتٌ مَّعَ اِطْبَاقٍ عُرِفْ ۔۔۔ عُلُوٌّ وَّجَهْرٌ ثُمَّ رِخْوٌ قَدْ وُصِفْ

واسطے ظا کے صفت مصمتہ اور مطبقہ اور مستعلیہ اور مجہورہ اور رخوہ کے ثابت ہے ۱

لِلْعَيْنِ جَهْرٌ ثُمَّ وَسْطٌ سَفُلَا ۔۔۔ فَتْحٌ وَّرِخْوٌ ثُمَّ صَمْتٌ نُقِلَا

واسطے عین کے صفت مجہورہ اور مستفلہ اور رخوہ اور متوسط اور منفتحہ اور مصمتہ کی ثابت ہے ۱

لِلْغَيْنِ الْاِسْتِعْلَاءُ وَصَمْتٌ اِنْفَتَحْ ۔۔۔ وَرِخْوَةٌ كَذَاكَ جَهْرٌ قَدْ رَجَحْ

واسطے غین کے صفت مستعلیہ اور مصمتہ اور منفتحہ اور رخوہ اور مجہورہ کی ثابت ہے ۱

لِلْفَاءِ فَتْحٌ اِسْتِفَالٌ قَدْ رُسِمْ	رِخْوٌ وَذَلْقٌ ثُمَّ هَمْسٌ قَدْ وُسِمْ
واسطے فا کے صفت منفتحہ اور مستفلہ	اور رخوہ اور مذلقہ اور مہموسہ کی ثابت ہی ۵
لِلْقَافِ اِصْمَاتٌ وَجَهْرٌ قَلْقَلَهْ	وَشِدَّةٌ فَتْحٌ وَعُلُوٌّ فَاعْقِلَهْ
واسطے قاف کے صفت مصمتہ اور مجہورہ اور قلقلہ اور شدیدہ اور منفتحہ اور مستعلیہ کی ثابت ہی ۵	
لِلَّامِ الْاِسْتِفَالُ مَعْ وَسْطٍ فَتْحْ	جَهْرٌ وَالْاِنْحِرَافُ وَذَلْقٌ وُضِحْ
واسطے لام کے صفت مستفلہ اور متوسطہ اور منفتحہ اور مجہورہ اور منحرفہ اور مذلقہ کی ثابت ہی ۵	
لِلْمِيمِ نُونٍ ثُمَّ فَتْحٌ جَهْرَا	ذَلْقٌ تَوَسُّطٌ اِسْتِفَالٌ ذُكِرَا
واسطے میم کی اور نون کی صفت منفتحہ اور مجہورہ اور مذلقہ اور متوسطہ اور مستفلہ کی ثابت ہی ۵	
لِلْهَاءِ مِثْلُ الْهَمْزِ فِيمَا قَدْ حُتِمْ	وَحَرْفُ مَدٍّ مِثْلُ ذَالٍ قَدْ خُتِمْ
واسطے ہا کی مثل ہمزہ کی ہی بیچ اون امور کے کہ تحقیق واجب کیا گیا اور حرف مد کا مثل ذال کی ہی تحقیق گزرا ذکر اونکا	
ثُمَّ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَبَدَا	لِلْمُصْطَفٰى وَاٰلِهٖ ذَوِي الْهُدٰى
پھر رحمت اور سلام ہووے ہمیشہ	واسطے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انکی آل پر جو صاحب ہدایت تھے

اعلم ان التصویر مبنی علی حال اکثر الناس فی ان الاسنان اثنان وثلاثون ستة عشر منها فی الحنك الاعلى مثلها فی الاسفل مقدمها الثنیة وجمعها ثنایا ثم یلیها الرباعیة وجمعها رباعیات ثم یلیها الناب وجمعها انیاب ثم یلیها الضاحك من الاضراس وهو اولها وجمعه ضواحك ثم یلیه من كل شق ثلاثة طواحن ومفرده طاحن ثم یلیها الناجذ وجمعه نواجذ وهكذا ترتیب الاسنان السفلی ثم لینبه لاستخراج ما ذكر من انحصار المخارج فی الاعضاء الخمسة الجوف وهو مخرج والحلق ومخارجه ثلاثة واللسان ومخارجه عشرة والشفة ومخرجها اثنان والخیشوم وهو مخرج واحد

اشتہار
جملہ احباب ... کیخدمت میں مخفی نرہے کہ
خاکسار میر عبد الرحمن نے
اس کتاب کا ترجمہ ...
بموجب قانون ...
... داخل ...
...
العبد
میر عبد الرحمن دہلوی

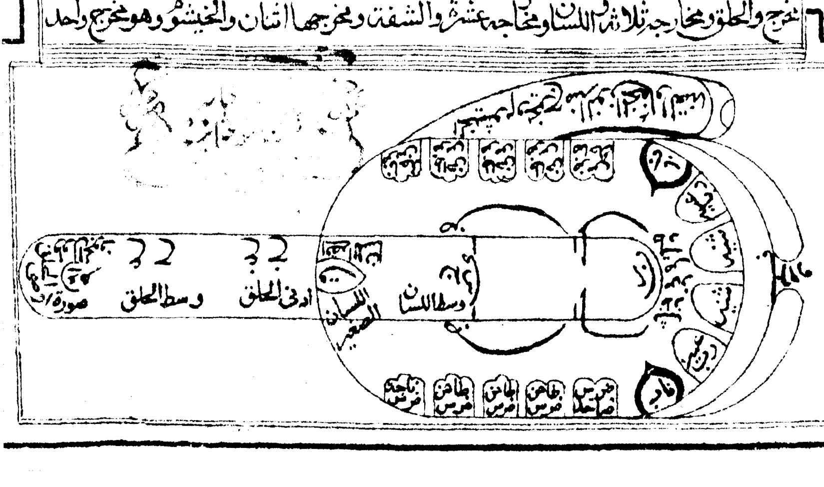

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ

[illegible]

فقط